

Vol. II  
No. 8



Saturday  
19th September, 1953

**HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY  
DEBATES  
Official Report**

**PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN  
QUESTIONS AND ANSWERS**



# THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

SATURDAY, 19TH SEPTEMBER, 1953

The House met at Two of the Clock

[*Mr. Speaker in the Chair*]

QUESTIONS AND ANSWERS  
(SEE PART I).

**The Hyderabad House Rent Control (Amendment) Bill, 1953.**

*Mr. Speaker* : Let us proceed to the next item.  
Shri A. Raj Reddy.

*Shri V. D. Deshpande* (Ippaguda) : I am informed by Shri A. Raj Reddy that due to the illness of his wife he could not attend the House and that he might be permitted to introduce this Bill on the next non-official day or somebody might be authorised in that behalf.

*Mr. Speaker* : Shri A. Raj Reddy's Bill may be taken up on the next non-official day. Now, Shri G. Hanumanth Rao.

شری جی۔ ہمنت راؤ (ملگ)۔ اسپیکر سر۔ میں نے یہ امنٹمنٹ بلن رفتہ کنشروں آرڈر سنہ ۱۹۵۳ ف کے مسلسل میں پیش کیا ہے۔ اسکے اشیئنٹ آف آبیکش اینڈ ریزنس میں اس کا ذکر کیا گیا ہے کہ.....

مسٹر اسپیکر۔ میں ہاؤس کی توجہ روں نمبر ۱۰۰ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ اسکی پوری پابندی کیجاۓ تو ٹھیک ہے۔

*Shri G. Hanumanth Rao* : I beg leave of the House to introduce 'The Hyderabad House Rent Control. (Amendment) Bill, 1953'.

*Mr. Speaker* : Motion moved.

\**Shri G. Hanumanth Rao* : According to Clause 10 of the Rent Control Order 1953 F., it is provided that the order shall not apply to any such house as is mentioned in sub-section (a) to (d) thereof. sub-section (d) exempts such houses whose income or rent as are reserved or secured for public benefit or for charitable purposes or for educational purposes or for ~~wakf~~ under any special orders in force.

By reason of the above sub-section, certain institutions and trusts which are rack-renting from tenants are enabled, under the guise of being called public, religious or charitable or waky institutions, to deprive their tenants from the beneficial provisions of the rent control law, whose main object is to prevent such profiteering, impose a control or rents and save tenants from harassments.

It is therefore just, necessary and essential to amend the clause (d) para 10 of the Hyderabad House Rent Control Order of 1953 Fasli.

میں نے اپنا امنڈمنٹ ہیدر آباد ہاؤس رٹنٹ کنٹرول آرڈر کے سلسلہ میں لایا ہے۔  
 اس میں چاریشیل پرپریز کیلئے جو مکانات اور عمارتیں ہیں وہ اکرمپٹ ہیں۔ جیسے  
 سیتا رام باغ ہے جس میں کٹی دوکانات اور ملگیاں بھی ہیں۔ ہاؤس کے سب ممبرس جانتے  
 ہیں کہ سیتا رام باغ کے مالک کیسے شخص ہیں۔ ایسے عمارتوں کا جو رٹنٹ وصول ہوتا  
 ہے وہ چاریشیل پرپریز کیلئے استعمال نہیں ہوتا۔ ایسے اور مقامات ہیں کشن باغ ہے  
 لکشمی باغ ہے جو پنالال پٹی کا ہے رام گوبال دھرم شالہ ہے۔ مدینہ بلڈنگ ہے.....  
 مسٹر اسپیکر۔ آنریبل ممبر خاص طور پر کسی شخص کا نام نہ لین کیونکہ وہ یہاں  
 اسکا جواب نہیں دے سکتے۔ آنریبل ممبر عام طور پر کہہ سکتے ہیں کہ فلاں پراویزن  
 (Provisoin) کی ضرورت ہے۔

شری بھی۔ ہمنت راؤ۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جو چاریشیل پرپریز کیلئے وقف ہوتی  
 ہیں انکا استعمال چاریشیل پرپریز کیلئے نہیں ہوتا۔ اور پھر یہ ہوتا ہے کہ وہ ان جائیدادوں  
 کے کرایہ داروں کو جب چاہے بلکہ نوش دئے نکال دے سکتے ہیں.....

مسٹر اسپیکر۔ آنریبل ممبر کا اسٹیٹمنٹ مختصر ہونا چاہئے۔  
 شری بھی۔ ہمنت راؤ۔ بہت بrif ہی کمہ رہا ہو۔ نوش کے بغیر نکال دیتے  
 ہیں۔ یاد کیر کٹھے میں اور ہرجگہ ایسا ہوتا ہے۔ اکسپلائیٹ کیا جاتا ہے۔ اسکے مالک  
 تو موڑوں میں بیٹھکر پھرتے ہیں۔ لیکن ٹینٹ کیلئے گنجائش نہیں رہتی کہ اس کو  
 بیدخل کر دیا جائے تو کوئی کارروائی کر سکے۔

اس سلسلے میں میں نے ہندوستان کے دوسرے اسٹیٹس کے قوانین بھی دیکھئے ہیں۔  
 میں نے دیکھا کہ اُزسے یو۔ پی بنگال میں، ایسا قانون نہیں ہے۔ بھٹی دھلی اور مدرس میں  
 ایسا ہے مگر نوعیت ایسی نہیں ہے۔ بھٹی ایکٹ کا سکش (r) یہ ہے۔

Bombay:-Section 4 : The Provincial Government may direct that all or any of the provisions of this Act shall not apply to premises used for public purposes of a charitable nature,

اسکر بعد دہلی اور اجیمیر میں یہ ہے کہ :-

Delhi & Ajmere : " To any premises the construction of which is not completed and which are not let to a tenant before the commencement of this Act."

اسطح دہلی اور اجیمیر میں آنسی چارٹبیل پر بیز رکیٹھے اگزیپشن نہیں ہے۔ مدراس میں یہ ہے کہ :-

Madras : Notwithstanding any thing contained in this Act, the Provincial Government may by notification in the Gazette exempt any building or class of buildings from all or any of the provisions of this Act".

اسطح بھٹی کے سوا ہندوستان کے جتنے بھی استیش ہیں وہاں چارٹبیل پر بیز کی پر اپنیز کیتھے اگزیپشن نہیں ہے۔ ہمارے پاس جو سنہ ۱۹۳۳ ف کا قانون ہے وہ بہت ہی بوسیلہ ہے۔ جو کلائز ٹینٹ کے مفاد میں ہونے چاہئیں وہ نہیں ہے۔ انسٹی ٹیوشنس یا منڈریا کسی اور کے نام پر یہ جائیدادیں ہوتے ہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ پنا لال بٹی۔ لکشمی نیواس گنیروال یا رام گوپال جیسے لوگ ان سے مزے اڑاتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ سکندر آباد میں جو ایک دھرم شالہ ہے اس میں ایک کمرے کا کرایہ روزانہ دو روپیہ لیا جاتا ہے اس طرح گویا ایک کمرے کا کرایہ باہمانہ مائیں باشٹہ روپیہ لیا جاتا ہے۔ یہ رقم اگر ایجو کیشن یا کسی دوسرے قویی تعمیری کاموں پر صرف کیجاتی تو مجھے عذر نہ ہوتا لیکن یہ رقم مزے کرنے پر خرچ کیجاتی ہے۔ دوسری جگہ جس کمرے کا کرایہ پندرہ روپیہ ہو سکتا ہے یہاں مائیں روپیہ لیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کے ملازمین جنکا وطن اضلاع میں ہے انکو یہاں مکان نہیں ملتا ہے۔

مسٹر اسپیکر - مختصر طور پر فرمائیے -

شری جی - ہمنت راؤ - ہاں میں مختصر طور پر کہونا گا۔ میں چاہتا ہوں کہ اگزیپشن نہ ہونا چاہئے۔ گورنمنٹ جو رول بنائے اس میں اسکو اکسپٹ کرے۔

شی. دی. کے. کوئٹکار :— گنڈنمنٹ کی جانش سے میں اسیں بیل کی مुखالیفیت کرتا ہوں، کیونکہ گنڈنمنٹ کے بے رے گیر یہ پروپریوٹر ( Proposal ) ہے کہ یہ کا نون بहت پورا نہ ہے اور بuss میں تباہی لیلی کی جرعت ہے۔ اور یہ پورا کا نون جلد سے جلد آپکے سامنے رکھا جائے گا۔ اگر آپ چاہئے تو بuss سماں بuss میں ترجمیں لے سکتے ہے۔ بuss پورا نہ کا نون میں آنرے بل میں بر کی جیسے ترجمیں کو ونسل ( Insert ) کرنے کی جرعت نہیں ہے۔ آپ یہ ہے کہ دو یا تین آدھیں کو لیے کوئی کا نون نہیں بنتا۔ کوچھ لੋگ بuss کا نون سے اگر ناجائز آدم بٹھتے ہے تو وہ بات اکلگا ہے۔ گنڈنمنٹ کے بے رے گیر یہ مسالہ ہے اور وہ پورا کا نون کنکر بہت جلد ہابس کے سامنے آیے گا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ کیا اسی مشن میں پیش کیا جائیگا؟

شی. وی. کے. کورٹکر:—کوشاش تو بہتر جلد ایسی سeson مें لाने के لिये कی جा رہی है। شری جی۔ ہنمٹ راؤ۔ اگر منسٹر صاحب اسکا بقین دلاتے ہیں کہ یہ بل اسی مشن میں پیش کیا جائیگا تو میں اسکو وتو ڈرا (Withdraw) کرنے کیلئے تیار ہوں۔

مسٹر اسپیکر۔ اگر مگر کی شرط کی ضرورت نہیں ہے۔ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اسکی کوشش کیجا رہی ہے۔

شری جی۔ ہنمٹ راؤ۔ آجکل کی گرانی کے لحاظ سے کسی آدمی کو ایو نٹ (Evict) کرنا اور اسکو گھر سے نکالنا مناسب نہیں ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ گورنمنٹ کی جانب سے ذمہ دار منسٹر یہ کہہ رہے ہیں کہہ عنقریب اس قسم کابل ہاؤس میں لا یا جائیگا۔ ایسی صورت میں کیا آنریل سبر و تھہ ڈر اکرینگے اور نہ بہر اس سئلہ کو ہاؤس کے کنسیڈریشن (Consideration) کے لئے رکھنا پڑے گا۔

شری جی۔ ہنمٹ۔ اگر اسی مشن میں اس بل کو لا یا جارہا ہے تو ...

مسٹر اسپیکر۔ میں نے کہا کہ اگر سگر کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہہ عنقریب لا یا جائیگا۔

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے۔ آخر کب تک آجائیگا؟

شی. وی. کے. کورٹکر:—ایسی سeson مें آयेगा और नहीं बताया जा सकता। پहले सے यहां पर कافی बिल्स آये हैं। फिर भी यितना तो बता सकता हूँ कि तीन ساڑे تین سال तो नहीं लगें।

شری جی۔ ہنمٹ راؤ۔ منسٹر صاحب اسکا بقین دلا رہے ہیں۔

I beg leave of the House to withdraw the motion.

The Motion was, by leave of the House, withdrawn.

### **The Hyderabad Money Lender's Amendment Bill, 1953.**

*Shri K. Venkat Ram Rao (Peddamangal) : Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to introduce 'The Hyderabad Money Lender's Act (Amendment) Bill, 1953.*

*Mr. Speaker : Motion moved.*

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ۔ یہ جو امنڈمنٹ میں نے پیش کیا ہے دفعہ ۲ قانون  
قرض دھنگان کی ضمن ۱۰ سے متعلق ہے جو یہ ہے ۔

"کاشتکار سے مراد اوس شخص سے ہو گی جو قانون انسداد انتقال زرعی اراضی نشان  
(۳) سنہ ۱۹۴۹ء کے منہود میں زراعت پیشہ طبقہ کا رکن ہوا اور جسکی گذر بسر کا اصل  
ذریعہ زراعت ہو، اس میں میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ اس میں سے یہ الفاظ نکالے  
جائیں "جو قانون انسداد انتقال زرعی اراضی نشان ۳ سنہ ۱۹۴۹ء کے مفہوم میں زراعت  
پیشہ طبقہ کا رکن ہو اور" یہ نکل دینے کے بعد کاشتکار کی تعریف یہ رہتی ہے کہ  
"جسکی گذر بسر کا ذریعہ زراعت ہو" ہم جانتے ہیں کہ قانون انسداد انتقال زرعی  
اراضی نظام کی حکومت نے نافذ کیا تھا، ہاؤں کے کئی ایک آفریبل ممبر ان نے اس سے  
اختلاف کیا اور پریزور مطالبه کیا تھا کہ اسکو منسوخ کیا جائے کیونکہ اس قانون کی  
بنیادیں فرقہ وارانہ اسامن پر تھیں اسلئے اسکو ایسی بنیادوں پر ڈھالنا چاہئے جو مناسب  
ہوں۔ لیکن اب تو اسکا سوال ہے کہ کیونکہ یہ قانون منسوخ ہو چکا ہے اسکی جگہ پر  
قانون لگان داری زرعی اراضی آچکا ہے لیکن آثار قدیمہ کے طور پر چند الفاظ رکھئے گئے ہیں  
کہ قانون قرض دھنگان کی اغراض کیلئے منسوخ شدہ قانون کے مندرجہ تعریف کاشتکار  
کو دفعات ۱۱، اور دفعہ ۱۲ کے اغراض کیلئے نافذ متصور ہوگا۔ دفعہ ۱۱ کے  
تحت صود اصل سے زائد نہیں دلا یا جائیگا اس میں اسکو بھی سلجوظ رکھا گیا ہے کہ ڈگری  
میں جو قانون قرض دھنگان سے پہلے کی ہو اقساط کا حکم دیا جاسکتا ہے۔  
دفعہ ۱۲ کے تحت کاشتکار یا مزدور کو جو پچاس روپیہ زرمالکزاری ادا کرتا ہو اور مزدور  
کو جو ایک روپیہ روز کاتا ہو محض دیوانی میں رکھئے جانے کیلئے گرفتار نہ کیا جاسکیگا۔  
قانون انسداد انتقال اراضی زرعی میں جو تعریف کاشتکار کی کیگئی ہے وہی تعریف اس میں  
لانی چاہئے یعنی کسی شخص کی گذر بسر کا ذریعہ زراعت ہو تو کاشتکار کو جتنی سہولت  
ملتی ہے اسکو ملنی چاہئے۔ اسلئے ساتھ میں کہونگا کہ یہ جو نامکر یعنی  
( Discrimination ) ہے بنیادی اور کاستی ٹیوشن آف انڈیا کے آرٹیکل ۱۹ و ۲۰  
کی جو اسپرٹ ہے اسلئے خلاف ہوتا ہے۔ اسلئے میں کہونگا کہ اسکو رکھنا ضروری نہیں ہے۔  
میں آرٹیکل ۱۵ ایوان کے ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں۔

"The State shall not discriminate against any citizen  
on grounds only of religion, race, caste, sex, place of birth or  
any of them."

اسلئے ہم نے اس سے اختلاف کیا ہے اور یہ دستور ہند کے بھی خلاف ہے۔ اسلئے کاشتکار  
کی تعریف میں یہ ترمیم پیش کیگئی ہے۔ مزدور کی تعریف میں بھی ایک روپیہ میں نے  
پیش کی ہے۔ مزدور سے مراد اوس شخص سے ہو گی جو محض جسمانی محنت سے اپنی روزی  
کاتا ہو اور جسکو شکل نقد یا جنس ہواز انہے ایک روپیہ راما ہائٹہ تھیں روپیہ سے زائد اجرت  
نہ ملتی ہو اس میں سے الفاظ بالا کو نکالنے کیلئے میں نے ترمیم پیش کی ہے۔ آجکل، ہم

جانترے ہیں کہ افراط زر کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہو گیا ہے اسکی وجہ سے اجرتوں میں بھی اضافہ ہوا ہے - نقد یا جنس ایک روپیہ ملتا تھا تو اب آنہ دوائے زیادہ مل رہے ہیں - زرعی مزدوروں کے لئے مینیم ویجز کے سلسہ میں سوا روپیہ مقرر کیا گیا ہے - جب ایسی سہولتیں نہ ملیں تو تھوڑے سے فرق کی وجہ سے قانون کا منشأ فوت ہو جائیگا - اس لئے قانون کے منشأ کی تعديل کیلئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے - ایوان سے استدعا کرتا ہوں کہ بلا کسی ذہنی تحفظ کے اسکو منظور کیا جائے -

شری وی۔ کے - کورٹکو - ہاؤس کے اس سائیڈ کو کوئی خاص عذر نہیں ہے -  
منظوری دیجاسکی ہے -

**مسٹر اسپیکر** - ہاؤس جب ابوز ( ) نہیں کر رہا ہے تو اسکے  
چھاپنے کی اجازت دیجائیگی -

The question is :

"That leave be granted to introduce 'The Hyderabad Money Lender's (Amendment) Bill 1953.'"

The motion was adopted.

**Shri K. Venkat Ram Rao** : Sir, I beg to introduce The Hyderabad Money Lender's (Amendment) Bill, 1953.

**Mr. Speaker** : The Hyderabad Money Lender's (Amendment) Bill, 1953, is introduced. Let us now proceed to the next item on the Agenda.

### Non-Official Resolution Re:Supply of Oil Engines on Taccavi Loans

**Shri K. L. Narsimha Rao (Yellandu-General)** : Sir, I beg to move :

"That this Assembly is of opinion that the purpose of Grow More Food Campaign is not being served properly by Supply of Oil Engines on Taccavi Loans. This Assembly, therefore, recommends to the Government of Hyderabad to stop this practice and undertake construction of Minor Projects and repairs to breached tanks for the above purpose."

**Mr. Speaker** : Motion moved.

\* شری کے - ایل - فرستھار اؤ - اسپیکر سر - میں اس رزویوشن کو کیوں پوشی کیا ہوں اس کی کیا ضرورت تھی اس پر میں کچھ کہنا چاہتا ہوں - آئیں الجنس جو رعایا کیا

تفاوی پر دئے جاتے ہیں اس سلسلہ میں ایسا ہورہا ہے کہ دو ہزار روپیہ تو منظور ہوتے ہیں لیکن وہ پورے کے پورے رعایا کو نہیں ملتے۔ کیونکہ چہ ہزار روپیہ کی ملکیت ہو تو دو ہزار روپیہ تفاوی منظور ہوتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ غریب کسانوں کو یہ تفاوی نہیں ملتی۔ میرے دیزویشن کے بیش کرنے کا یہ منشاء نہیں کہ اگریکلچرل مشتری کام میں نہیں آتی لیکن پہپ سنس وغیرہ دئے جانے کے متعلق جو عمل ہورہا ہے وہ نہیک نہیں ہے۔ ہر ایک کسان کو جس کو تفاوی منظور ہوتی ہے دو ہزار روپیہ دئے جانیکا پروویزن ہے لیکن اس کے متعلق جو شرائط عائد کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ یہ پہپ سنس انہی کمپنیوں سے خریدے جائیں جن کے ساتھ حکومت کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ تب ہی اونکو رقم دیجائیگی۔ ہمیں اس سلسلہ میں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ حکومت نے کس قسم کے کمپنیوں کا انتخاب کیا ہے۔ حکومت نے پہپ سنس بنس کرنے والے صرف چار کمپنیوں سے اپنا ناطہ جوڑا ہے شائد سپلائی ڈپارٹمنٹ کے ہائز ا تھار یہیزتے اپنا الوسیدہ کرنے کے لئے ایسا کیا ہو۔ ان ہی چار کمپنیوں سے خریدنے پر رعایا کو تفاوی دیجاتے ہیں۔ یہ چار کمپنیاں یہ ہیں۔

۱۔ کرلوسکر۔ ۲۔ کوپر۔ ۳۔ سٹرل اور امانت انجینس اس وقت پہپ سنس کی قیمت بازار میں (۱۰۸۰) روپیہ ہے۔ لیکن حکومت نے کسانوں کو مجبور کیا کہ وہ کرلوسکر کمپنی سے تفاوی پر (۱۳۸۰) روپیہ پر پہپ سٹ خریدیں۔ اس طرح ہر کسان کو (۱۴) سو روپیہ کا نقصان ہوتا ہے۔ اس کی وجہ حکومت یہ بتاتی ہے کہ یہ کمپنیاں انسٹالمنٹ یسنس (Instalment basis) پر حکومت کو پہپ سپلائی کرتی ہیں۔ ہمیں اس سلسلہ میں یہ بھی دیکھنا پڑیگا کہ آیا یہاں کی کمپنیوں کو بھی اس کا موقع دیا گیا یا نہیں۔ جو کمپنیاں فارین پہپ سنس کی تجارت کرتی ہیں اون کے متعلق حکومت نے کمپنیوں پر یہ شرط عائد کی ہے کہ آئندہ پانچ سالوں میں ان کو اقساط پر پوری رقم دیجائیگی پہلے قیمت کا کوئی حصہ نہیں دیا جائیگا جو یوروفی پہپ سنس فراہم کرتے ہیں۔ ان مقامی کمپنیوں سے کہا گیا ہے کہ ان شرائط کے تحت جو گورنمنٹ کو سپلائی کرنا چاہتے ہیں کریں۔ مقامی نیشنل انٹسٹریز کی خاطر سمجھئے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے نیشنل انٹسٹریز کے لئے صرف شرط یہ رکھی گئی ہے کہ پہلے ان کو اس قیمت کا پچاس فی صد خریدنے کے وقت حکومت کی طرف سے دیا جائیگا باقی رقم اور دوسال میں اقساط پر دیجائیگی۔ یوروفی پہپ سنس سپلائی کرنے والے مقامی کمپنیوں پر کڑی شرائط عائد کرنے سے اس شرط کی وجہ سے ہیدر آباد کی پوری کمپنیوں نے اس کو قبول نہیں کیا اور رقمی معاملات کا تو جو کچھ حال ہے ہم دیکھ رہے ہیں۔ سال بیوستہ میں آٹھ سو پہپ سنس تفاوی پر دئے گئے تھے۔ سال گزشتہ صرف سات سو پہپ سنس دئے گئے تھے۔ لیکن سال حال دو ہزار پہپ سنس تفاوی پر دینے کا حکومت نے طے کیا ہے۔ گویا یہ معاملہ ۳۰ لاکھ کا ہے۔ دو ہزار پہپ سنس کے لئے ۳۰ لاکھ روپیہ منظور کئے گئے ہیں۔ بازار کی قیمت دیکھیں تو معلوم ہوا کا

کہ ایک پمپ (۱۰.۸۰) روپیہ میں ملتا ہے۔ لیکن ان کمپنیوں سے لین تو (۱۳۸۰) روپیہ میں ملیگا۔ گویا حکومت کے اعلیٰ عہدہ دار ان چار کمپنیوں سے ناطہ جوڑ کر رعایا کو دھوکا دے رہے ہیں۔ مشتری کی شکل میں تو حکومت رعایا کو (۲۲۶۰۰۰) لا کرہ روپیہ دیگی لیکن اون سے کا غذات (۴۰) لا کو معہ سود کے باقی سوں کے ادا کرنے کے لئے لکھوائے جاتے ہیں۔ گورنمنٹ نے کرلوسکر سے ایک ہزار پمپ سش اور دوسرا کمپنیوں سے ایک ہزار پمپ سش خریدنے کا معاہدہ کیا ہے۔ کرلوسکر کمپنی سے ایک ہزار پمپ سش خریدنے جائیگے۔ یعنی اوس کمپنی سے خریدنے والے پمپ سش کی کل قیمت ۴۰ لا کو روپیہ ہوتی ہے۔ چونکہ اسی کمپنی سے خریدنے پر کسانوں کو مجبور کیا جا رہا ہے اس لئے اگر ہم بازاری قیمت سے اس کا مقابلہ کریں تو معلوم ہو گا کہ (۷۰) فی صد تقاضان رعایا کو برداشت کرونا پڑتا ہے۔ اگر (۲۰) لا کوہ کا تنااسب نکالیں تو معلوم ہو گا کہ (۷۰) لا کوہ (۴۰) ہزار کا زائد منافع کرلوسکر کو اس سال ہو گا۔ اور یہ زائد منافع رعایا کو مجبور کر کے اس کمپنی کو دلایا جا رہا ہے۔ اس کے بعد (۵۰) فی صد کرلوسکر حکومت کو دینے والی ہے۔ اور (۳۰) فی صد کے حساب سے (۱۰) لا کوہ ۶۰ ہزار میں سے ۱۰ لا کوہ نکالے جائیں تو دو لا کوہ ۶۰ ہزار روپیہ ہورہا ہے چونکہ کرلوسکر کمپنی دو لا کوہ ۶۰ ہزار روپیہ کیلئے دو سال رکھ رہا ہے۔ اس لئے کسانوں سے ۱۰ لا کوہ ۶۰ ہزار کا تقاضا الہا نا پڑھا ہے جو ناجائز منافع ہے جو حکومت کرلوسکر کو دلوائیگی۔ گویا (۲۳۰۰۰) لا کوہ روپیہ کرلوسکر کو اس میں سے ملیجگے۔ اس میں حکومت کا کتنا حصہ ہے معلوم نہیں دوسرا کمپنیوں سے بھی جو پمپ سش خریدنے جائیجے (۲۰) لا کوہ کے معاملہ میں سے بھے حساب (۵۰) فی صد (۵) لا کوہ روپیہ ان کمپنیوں کو اضافہ دیا جائیگا۔ کیونکہ وہ تو گھائی میں نہیں بچینگ کافی منافع لیکر بیچنگ۔ اگر پورا کیلکولیٹ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ حکومت (۱۲۳۰۰۰) روپیہ زیادہ منافع ان کمپنیوں کو حکومت دلوائیگی۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ آیا یہ کمپنیاں پرانی ہیں یا نئی۔ ہمارے پاس کرلوسکر کمپنی کے ایجنٹوں برائے بھی ہیں اور اس اسکم کے لئے نئے بھی آئے ہیں۔ بیری اینڈ کمپنی کرلوسکر پمپس ڈسٹری بیوٹ کرنے کے لئے یا بیچنے کے لئے ایجنٹیں لیتی تھیں۔ وہ گورنمنٹ کے ایجنٹ کے طور پر حیدر آباد اسٹیٹ میں کام کر رکھتی تھی۔ لیکن اب اس کام کو کرنے کے لئے اعلیٰ عہدہ داران سیلانی ڈپارٹمنٹ کے ایک دوست گٹھی صاحب نے ایجنٹیں کھو لی ہے اور اسے معاہدہ کیا گیا۔ مالہا مال سے جو کمپنی کام کر رہی تھی اور کرلوسکر کا سامان بیچ رہی تھی اوس سے معاہدہ نہیں کیا گیا۔ جن کا اس اسکم کو عمل میں لانے سے پہلے پمپس سے کوئی واسطہ نہیں تھا اون کو پمپس کے ڈسٹری بیوشن کا موقع دیا گیا۔ اور اس کے نتیجہ میں چونکہ گٹھی صاحب اور دوسرے کمپنیاں (۲۶۰۰۰) روپیہ کے لئے دو سال انتظار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے ان کو (۱۲۳۰۰۰) روپیہ کا ناجائز فائدہ پہنچا جا کر رعایا کا تقاضا کیا جا رہا ہے۔ ہم کو یہ بھی دیکھنا ہے کہ ”غلہ زیادہ اگلو“، کی مہم کے تحت پمپس جو تقاضا پر دئے جا رہے ہیں اون سے فائدہ بھی ہورہا ہے یا نہیں۔ لیکن حق

ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی قابل کاشت ایریا انکریز ( Increase ) نہیں ہوا۔ صرف اتنا ہی ہوا کہ جہاں باولیوں کے تحت کاشت کی جاتی تھی وہاں اب تیسرا فصل بھی تیار کیجا رہی ہے۔ لیکن تلنگانہ کو نظر میں رکھ کر اگر ہم سوچیں تو معلوم ہو گا کہ چالیس لاکھ روپیہ جو پمپس کے لئے دئے جائے ہیں اور ( ۲۳۰۰۰ ) روپیہ کمپنیوں کو دینے کے قام پر سیلانی ڈپارٹمنٹ کے ہائز اتحادیشیز کہا جا رہے ہیں اگر یہ رقم تلنگانہ میں خرچ کیجاتی تو کاشتیا بل ایریا ( Cultivable Area ) زیادہ ہوتا۔ جہاں تک میری معلومات ہیں اونکی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ تعلقہ یلندو میں چار پانچ کھنچ ایسے ہیں جن کو دو ہزار روپیہ سے کم میں مرمت کر کے اچھا کیا جاسکتا تھا۔ اور اون کے تحت ۱۲ سے ۲۰ ہے ایکراضی تک جو چار پانچ سال سے بڑا ہو گئے زیر کاشت لائی جاسکتی تھی۔ جو روپیہ اس طرح خرچ کیا جا رہا ہے اوس سے کئی تلاں ہوں اور کتنہ جات کی مرمت کی جاسکتی اور نئے تعمیر کئے جاسکتے ہیں۔ یہ بھی ہمیں دیکھنا ہے کہ جو پمپس ہمیں دئے گئے ہیں وہ برابر کام کر رہے ہیں یا نہیں۔ کرلوسکر کے پمپس ایسے ناقص ہیں، کہ وہ معقول طور پر کام نہیں کرتے۔ اون کو تھوڑے ہی دنوں میں ریپر کے لئے بھیجا پڑتا ہے یا اون کے پرے بدلنا پڑتا ہے۔ اور ان پرزوں پر حکومت کی جانب سے سیلس ٹیکس بھی عائد کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے آئیل کی بھی ضرورت ہوئی۔ پولیس ایکشن کے پہلے آئیل کی قیمت ( ۱۲ ) آنے فی گیلن تھی۔ آج کل ایک روپیہ دس آنے فی گیلن ہو گئی ہے داموں کے بڑے جانے کی وجہ سے پروڈکشن کمپیسٹی بڑھانے کی کسان کو جو کوشش کر رہے ہیں وہ کامیاب نہیں ہو رہی ہے۔ اسکے علاوہ یہلوں کے ذریعہ موٹ کشی کرنے سے زیادہ خرچ پمپس کے ذریعہ کرنے میں ہو رہا ہے۔ چنانچہ بہت سے پمپس بند پڑے ہوئے ہیں اور وہ کام نہیں کر رہے ہیں۔ اس لئے اس قرارداد کے ذریعہ میں یہ مطالبہ کر رہا ہوں گے تالاب کتنہ جات وغیرہ جلد زیادہ تعداد میں تعمیر و مرمت کرانے جائیں۔

[*Mr. Deputy Speaker in the Chair.*].

اب فارن پمپ میں لینے والوں پر ایک شرط لگائی گئی ہے۔ پہلے کچھ نہیں کہا گیا تھا اور پانچ سال کیلئے اقساط پر یہ رقم دیکھی۔ لیکن اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آبایا کرلوسکر اپنی دیسی انسٹری ہے۔ اس پر تو فارن کیا پیشیل بہت کچھ لگا ہوا ہے۔ کرلوسکر ایک قام لیوا دیسی انسٹری ہے وہ باہر کے کیا پیلٹسٹ ہیں اور وہ جو پمپ میں سیلانی کرتے ہیں اسیں زیادہ تر باہر ہی کے پرے ہوتے ہیں۔ تب ان ہی سے حکومت نے معاہدہ کیوں کیا ہمیں یہ سوچنا ہے۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کمپنی اور حکومت کے اعلیٰ عہدہ داروں کے درمیان گئے جوڑ ہیں۔ کل ہی آنریل منٹر آبکاری فرمانارہ تھے کہ اپنا الوسیدہ کرنا چاہتے تھے اسلئے یہ ناتا جوڑا ہے۔ ان تمام باتوں سے یہ صاف ظاہر ہے کہ اس سے کاشتیا بل ایریا میں کوئی اضافہ ہونے والا نہیں ہے۔ بلکہ کتنے۔ تالاب وغیرہ کی مرمت کیجائے تو اس سے ایریا میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اسلئے میں

یہ امید کرتا ہوں کہ اس اسکیم کو مسترد کیا جائیگا اور اسکی بجائے مائنٹر پراجکٹس تعییر کئے جائیں گے ۔

۱ شری ایسا راؤ (نارائن کھیڑ) - مسٹر اسپیکر سر - آج اسکے معزز ممبر نے ایوان کے سامنے جو روپیوشن پیش کیا ہے وہ انکی ناواقفیت اور ساتھ ہی رسد کے اعلیٰ عملہ داروں پر چھینٹے اڑانے کیلئے پیش کیا گیا ہے - انکے طرز کلام سے یہ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ صرف چھینٹے اڑانے کیلئے ہی پیش کیا گیا ہے - میں اسکے متعلق چند تفصیلات ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں - وہ یہ ہیں - ایک چیز یہ یاں کیتی ہے کہ انہیں کی تباہی کو بند کر کے مائنٹر پراجکٹس پر اس رقم کو صرف کیا جائے - لیکن معزز ممبر یہ بھول یہشی ہیں کہ انہیں کی رقم بطور قرض دیجاتی ہے جو بعد میں کاشتکاروں سے وصول کیا جاتا ہے - لیکن تالابوں کی مرمت وغیرہ ایسی چیز ہے جس سے ہر گورنمنٹ پیسے صرف کرتی لیکن اسکا بدل فوری نہیں ملتا - غالباً معزز سبر نہیں جانتے میں انہیں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ پراجکٹس پر لاکھوں روپیہ خرچ ہو رہا ہے - سال گوشته محبوب نگر میں زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے تیرہ سو کے قریب تالاب ٹوٹ گئے تھے جسکی تعییر کے لئے سٹرل گورنمنٹ نے ۳۸ لاکھ روپیہ دئے ہیں اور یہ روپیہ خرچ کر کے چھ سو سے زیادہ کٹشی درست کرنے کریں ہیں - پانچ ماہے اسکیم کے تحت ہر چھوٹے بڑے تالاب کی مرمت کی جائیگی اور یہ کام تین سال میں مکمل ہو جائیگا - یہ منکر آنریبل ممبر کو تعجب ہو گا کہ اس بارے میں ۶۵ لاکھ روپیہ سٹرل گورنمنٹ نے دیا ہے - انہوں نے جو چھینٹے اڑانے کی کوشش کی ہے میں کہتا ہوں کہ یہ انکی پکوانی ہے ۔

**شری می ایچ - وینکٹ رام راؤ - بکواس کیسا لفظ ہے؟ یہ ان پارلیمنٹری (Un-parliamentary) لفظ ہے اسکو واپس لیا جائے ۔**

شری ایسا راؤ - میں اسکے جواب میں کہہ رہا ہوں - الو سیدھا کرنا ۔

شری می ایچ - وینکٹ رام راؤ - ایک سے زیادہ مرتبہ آپکے منسٹر میں نہ کہا ہے ۔

مسٹر ڈبی اسپیکر - ایسے الفاظ نہ کہیں جائیں ۔

شری ایسا راؤ - معاف چاہتا ہوں - میں واپس لیتا ہوں (Cheers from the)

(Opposition Benches) خیر آپکو معلوم نہیں ہے کرلوسکر کے جیسے انہیں بازاریں نہیں ہیں - اگر آپ بازار میں پھرتے تو آپکو معلوم ہوتا - صرف انہیں کی قیمت ۱۰۸۰ روپیہ ہے - لیکن امکن ساتھ چوپپ اور بد (Bed) ہوتا ہے اسکی قیمت علحدہ ہوتی ہے - چوپھنے پہلے میں سے دوست نے ۱۳۳ روپیہ میں کرلوسکر کے پاس سے انہیں خریدا ہے - آج جبکی میں اس سے بھی زیادتے ہیں - وہاں مکمل انہیں دو ہزار میں ملتا ہے ۔

*Supply of Oil Engines on  
Taccavi Loans.*

آنریل مبر نے کہا ہے کہ یہ نام لیوا انڈسٹری ہے - میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ دیش کی انڈسٹری کو فروغ دینے کا بھی رجحان ہے - آج ہندوستان میں تھوڑے بہت کارخانے ہیں جہاں انہیں تیار ہوتے ہیں - کرلوسکر ہے - کوہر ہے - پیری کمپنی ہے - حکومت نے ہر انجن بنانے والے کو دعوت دی تھی اور کہا تھا کہ آپ کتنے انہیں فراہم کر سکتے ہیں - اسی ایک کمپنی سے یہ مطالبہ نہیں کیا گیا تھا - یہ کہا گیا تھا کہ جتنے انہیں دے سکتے ہیں فراہم کئے جائیں - کرلوسکر کمپنی آجکل کی نہیں ہے - وہ تیس چالیس سال سے بڑھتے بڑھتے امن نوبت پر آئی ہے - ممکن ہے کہ وہ نوزوس اور دوسرا سے پارٹنر باہر کے استعمال کرتے ہوں لیکن اسکے معنے یہ نہیں ہیں کہ یہ نام لیوا انڈسٹری ہے - اب رہا یہ سوال کہ کرلوسکر ہی کو کیوں پسند کیا گیا - وہ اعلیٰ عہدہ داروں کے کیا ہوتے ہیں - میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ پیری کمپنی کرلوسکر کی بیجنٹ تھے انہوں نے گئی کمپنی کے نام سے ایک علحدہ کمپنی قائم کر لی ہے - بعض ایسے انہیں ہیں جو زیادہ کارا مد نہیں ہیں - لیکن اگر اس کمپنی کے درکشاپ کو جا کر دیکھئیں تو معلوم ہو گا کہ وہاں اعلیٰ سے اعلیٰ انجینئرز موجود ہیں - جو آپکے انہیں کی درستگی کے لئے مشورہ دینے کرے - یہ کہا گیا ہے کہ ایک ہزار اسی پر چار سو اسی روپیہ کیوں اضافہ دئے گئے ہیں - یہ آنریل مبر کے حساب سے ناواقف ہونے کی دلیل ہے - اگر اس سہولت کیلئے جو وہ دے رہے ہیں ایک سو روپیہ (کیونکہ ایک سو روپیہ ہی کا فرق آتا ہے) سود یا منافعہ کے طور پر لے رہے ہیں تو یہ قابل اعتراض نہیں ہے - یہ کچھ ایسا زیادہ نہیں ہے جس پر اعتراض کیا جائے - بار بار اس چیز کو بتلانے کی کوشش کی گئی کہ اس میں حکومت کے اعلیٰ عہدہ داروں کا تعلق ہے - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس مقصد سے یہ رزویوشن پیش کیا گیا ہے اسکے پس پرده کوئی اور چیز بھی ہے - کرلوسکر اور دوسرے نیشنل انڈسٹریز سے چنانی صاحب کا تعلق نہیں - یہ جائزے کے باوجود بھی کہ ان انہیں سے آج گاؤں میں ہزاروں ایکر زمین کو قابل کاشت بنایا جا رہا ہے اور اس سے کافی فائدہ پہنچ رہا ہے آنکھوں پر بُنی باندھکر یہ رزویوشن شخص چھیٹئے اڑانے کیلئے پیش کی گئی ہے - ان وجوہات کی بنا پر میں امید کرتا ہوں کہ آنریل مبر اس رزویوشن کو واپس لینے گے -

شری کٹارام ریڈی - مستر اسپیکر سر - آج کا رزویوشن آئیں انہیں پر جو تقاضی دیجارتی ہے اوس سے متعلق اگر اسکو مائنر پراجکٹس پر خرچ کیا جائے تو کیا فائدہ ہو گا - یہ مستلزم ایوان کے سامنے زیر بحث ہے - اس میں بعض تو ٹیکیکیں چیزیں ہیں اور بعض تجربات کی چیزیں ہیں - ابھی ایک آنریل مبر نے فرمایا کہ تقاضی کوئی بھیک کے طور پر نہیں دیجاتی بلکہ سود سے قرضہ دیا جاتا ہے - امن پر سود لینے کے باوجود یہ زبردستی کیجا تی ہے - جیبور کیا جاتا ہے کہ ہمارے لیجنس سے ہی کام کرائیں چاہے وہ اچھا ہو یا برا - اگر حکومت کی یہ

پالیسی ہے کہ یہاں کی انڈسٹریز کو ڈپٹریشن تو کیا آپ دعویٰ کے ساتھ یہ کتمہ سکتے ہیں کہ کرلوسکر کے انجن انڈیا میں بن رہے ہیں یا اسمبل ہو رہے ہیں۔ ہمیں اس بروغور کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ تمام پرزاں پاہر سے لا کریاں انجن فٹ کیا جا رہا ہے۔

قیمتوں کے متعلق میں یہ مستتا ہوں کہ اس میں بازار کی قیمتوں کے مقابلہ میں بہت فرق ہے۔ گورنمنٹ نے اتنی زیادہ تعداد میں انجن فراہم کرنے کیلئے کہا ہے کہ اسکے لئے کا مپیشیں ہے اور ہماری یہ پالیسی ہونا چاہئے کہ جو شخص کم سے کم قیمت پر اس وقت دیتا ہے اسی سے معاملہ کیا جائے۔ جب آپ قرض دیکر اس بات پر مجبور کر رہے ہیں کہ فارن کمپنی والے ہی سے خریدا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے آپکا کوئی خاص تعلق ہے۔ کوئی خاص بات ہے۔ جب کسان مرکار سے روپیہ لے رہا ہے اور اسکا نصف دو سال میں واپس دیتا ہے تو یہ دیکر امن پر کیوں لازم گردانا جاتا ہے کہ اسی کمپنی سے لیا جائے۔ آج سالمپ کیوجہ سے جو فائلہ مل سکتا ہے تو وہ پرچیز رہی کو ملتا چاہئے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ ۱۳۰۰ کا انجن ایک ہزار اسی میں مل جائے۔ یہ فائلہ ایجنسی کو نہ ملتا چاہئے۔ کیونکہ یہ مسکن ہے کہ اس زمانے میں کمیشن زیادہ ہو اور بعد کے زمانے میں نقصان ہو جائے۔ اس رعایت کا پرچیز رہی کو حق رہنا چاہئے جو قرضہ لے رہا ہے۔ آپ پیسہ دیتے ہیں تو اس قرض میں آپ اسکی زمین مکفول کر لیتے ہیں۔ پھر اسکو آپشن کیوں نہیں دیتے کہ وہ جہاں سے چاہے خریدے۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ ملکی انڈسٹریز کو انکریچ کر رہے ہیں۔ اگر یہ انجن پورے ہندوستان میں تیار ہوتے تو اوریات تھی۔ لیکن یہ " ہندستان کا ر " کے جیسا ہے جسکے سب پرزاں پاہر بتتے ہیں۔

دوسری چیز یہ کہ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ تقاوی کی وجہ سے رعایا کو کتنا فائدہ ہوا۔ انجن سے وہی شخص کاشت کر سکتا ہے جسکے پاس کم سے کم ۶ یکر تری زمین ہو۔ یا جسک باؤلی کی گہرائی اتنی زیادہ ہو کہ وہ پانی اسقدر مقدار میں سریراہ کر سکے۔ اور اگر باؤلی اتنی بڑی نہ ہوتو ہم دیکھئے ہیں کہ اسکی وجہ سے ۰۰۶۰ فیصد کاشتکاروں کا دیوالیہ ہو گیا ہے۔ پہلے انکی باؤلیوں میں موٹ کشی ہوتی تھی تو اس سے پانی آتا بھی رہتا تھا جتنا کہ خارج ہوتا تھا۔ لیکن انجن سے دو گھنٹے میں باؤلی کا پورا پانی خالی ہو جاتا ہے۔ اس لائن اسکا لحاظ کرنا ضروری ہے کہ آئیل انجن لینے والے کا پوزیشن کیا ہے۔ اور پھر اس سلسلے میں انتشیو کلٹی ویشن کو بھی ملحوظ رکھنا پڑتا ہے۔ یہ تو چاروں کھانے ہیں لیکن انجن آدھی پیداوار کھا جاتا ہے۔ آئیل وغیرہ خریدنا پڑتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ کیا رعایا میں اتنی سکت ہے.....

شروع اپنی اداں راؤ۔ اسیکر سر۔ آنریل سیر جیب میں ہاتھ رکھ کر اسیجھ دے رہے ہیں۔

مسٹر ڈیپٹی اسپیکر۔ وہ کچھ نہیں۔ آنریل سیر اپنی تقریر جاری رکھیں۔

شروع کثا رام ریڈی - میں نے انہیں پر خرچ کا حساب نکلا ہے تو معلوم ہوا کہ وہ آدھی پیداوار کیا جاتا ہے - اور پھر آپ تو جانتے ہی ہیں کہ کاشتکار کے پاس سال میں ایک دفعہ پیسہ آتا ہے لیکن انہیں کیلئے تیل خریدنا پڑتا ہے - اور بغیر پیسے کے دوکان والا تین نیں دیتے - میں کہونگ کے نلگنڈہ میں در تعلقہ کیلئے گل براہی کیلئے ایک لا کٹہ تقاوی کیلئے ایک لا کٹہ اور آئیل انہیں کیلئے ایک لا کٹہ روپیہ منظور کئے گئے ہیں - مجھے گ براہی کی نسبت یہ کہنا ہو گا کہ گورنمنٹ انڈکشن ہے - گورنمنٹ کسی قانون کو نافذ کرنے کے لیے یا کوئی اصول نکالتی ہے تو اس پر عمل اسوقت ہوتا ہے جب اسکا موقع نہیں رہتا - میں کہونگ کے ان کی بجائے چھوٹے چھوٹے اریگیشن پراجکٹس کیوں نہ لئے جائیں۔ خصوصاً نلگنڈہ میں ایسے کئی چھوٹے چھوٹے تالاب ہیں جن کے نالے درست کئے جائیں تو ان سے کافی رقمہ زیر کاشت آسکتا ہے - لیکن کوئی اس بروگور نہیں کرتا اگر ہم آئیل انہیں کی نسبت یہ دیکھوں کہ جس مقام پر پہلے آئیل انہیں نصب کرنے کے بعد اس سے سکندر ہوتی تھی اور کتنی پیداوار ہوتی تھی اور آئیل انہیں نصب نہیں تھا اس وقت کیا کاشت پیداوار ہو رہی ہے تو اس سے آئیل انہیں سے کتنا فائدہ ہو رہا ہے بخوبی معلوم ہو جائیگا - جب آپ اس کے لئے تقاوی دے رہے ہیں تو حکومت کو اس پر غور کرنا چاہئے - آپ انہیں کیلئے ۲۰۰۰ روپیے دے رہے ہیں تو کوئی منت نہیں دے رہے ہیں - اس پر کئی پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں - یہ کیوں - میں کہونگ کے آپ اس حد تک نگرانی کر سکتے ہیں کہ آیا وہ یہ رقم لیکر کسی دوسرے کام میں تونہیں صرف کر رہا ہے - آپ فیر پرچیز کا کا موقع دیجئے - اور پھر اس "پیٹر" ، انہیں کی بھی کیا گیا رٹنی ہے - مہینہ دو مہینے چاو سہنے میں ریبر کروانا ہی پڑتا ہے - اور ریبر کرنے کیلئے جو آتا ہے اسکا خرچ کہانا بس کا کرواہ برداشت کرنا پڑتا ہے - پبلک کیلئے یہ مجب پیچید گیاں کیوں رکھتے ہیں - اصلیے اب تک جن لوگوں کو تقاوی منظور کی گئی ہے ان پر کوئی پابندی عائد نہیں کرنا چاہئے - اور آئندہ یہ رقم مائنر پراجکٹ پر خرچ کرنا چاہئے - اگر چاہیں تو میں ایسے تالابوں کے نام کوٹ کرسکتا ہوں جنکے نالے اگر صاف کر دئے جائیں تو ان سے کافی رقمہ زیر کاشت آسکتا ہے - چنانچہ نلگنڈہ میں پانگل کا تالاب ہے جسکے تحت ۸ ہزار ایک رقمہ زیر کاشت آسکتا ہے - مادھماں کے تحت ۱۰ ہزار ایک اور شالی گورام کے تحت بھی کافی رقمہ زیر کاشت ہو سکتا ہے - انکے صرف نالے صاف کرنے کی ضرورت ہے - اگر ہم اس کام کیلئے کہتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ فیتاں ہیں اسکی اجازت نہیں دیتا - لیکن یہ کیا اسی کی اڑی میں شکار کھیلنا ہے - کیا اس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ حکومت کسی کمپنی کے ساتھ اپنا رشتہ جا رہی ہے - آپ دوسری کمپنیوں کو بھی کمپنیشن میں آئنے کا موقع دیجئے - اگر وہ کم دام میں اچھا مال دیتے ہیں نہیں - آپ اس طرح پابندی عائد کرنے سے اب دوسرے کمپنیاں بھی ہندوستان میں بننے پڑتے ہیں - آپ جو تقاوی دیتے ہیں وہ فری بھی تونہیں - قرض دے رہے ہیں سو ڈال رہے ہیں - آپ جو تقاوی دیتے ہیں وہ فری بھی تونہیں -

امن پر لیتے ہیں۔ آپ جائیداد مکفول کرنے کے اسکو دیتے ہیں۔ پھر فری پروچیزینگ کا حق اپکو کیون نہیں دیتے۔ اور پھر اگر آپ اسکے بجائے مائینر اریکیشن ورکس انجام دیں تو اس سے چند کی بجائے سیکڑوں لوگوں کو فائدہ پہنچیگا۔ ۳-۲ یکر پر کشت کرنے والے بھی اس سے مستفید ہوسکنگے۔ انہیں بھی تو سہولت ملنی چاہئے۔ وہ نہ تو آئیں انہن خریدنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور نہ خریدنے تو انکے لئے وہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ اسلئے اگر مائینر اریکیشن ورکس انجام دئے جائیں تو اس سے انکو فائدہ ہوگا۔ سب استفادہ کریں گے۔ زیادہ کہنے اس سے بروش پائیں گے۔ اسکے لئے منٹر بھی آپ کو کافی مدد دیرہا ہے یہاں سے بھی آپ لا کھوں روپیہ لے رہے ہیں۔ حکومت کے پاس تین مرتبہ ریزولوشن کیا جا چکا ہے کہ ہمارے مطالبات پر غور کیا جائے۔ لیکن کچھ نہیں ہوا۔ اگر یہی رقم جو نلگنہ میں دیکھی ہے تالابوں کی درستی کیلئے صرف ہوتی تو اس سے تین تالاب اچھے ہو جاتے اور ۱۰ ہزار ایکر زمین پر کاشت ہوسکتی۔ آئیں انہیں میں یہ بھی ہے کہ پارٹی خراب ہو جائیں تو انکو ٹھیک کروانے ہیدر آباد لانا پڑتا ہے۔ اس لحاظ سے میں ایوان سے درخواست کروں گا کہ آئندہ حکومت یہ رقم مائینر پراجیکٹس پر خرچ کرے۔ اور اب تک جن لوگوں کو تقاضوی دیکھی ہے انکو فری پروچیزینگ کا حق دیا جانا چاہئے۔ یہ کہنا کہ ملکی چیز یہ سمجھو میں نہیں آنے والی بات ہے۔ اگر کہیں ۱۰ روپیے میں پرانی موٹر ملتی ہے تو وہ لیتا ہے۔ ہمکو تو امشیلی دیکھنا ہے۔

آخر میں اس ریزولوشن کی تائید کرتا ہوں۔

\* شری. بھینیکا سردار میلس لیکر (ہم نا باد-جنرل) :- اधیक مہدو دی، جو رے جو لپیٹھان آیا ہے بُسوں میں سا س تُور سے دو چیزوں ہے۔ اُنکے چیز یہ ہے کہ آبیلیں یجین کی تکا وی دے کر پڑے مُو ا بر فُود کِمپنی میں کوئی ترک کو نہیں ہو رہی ہے جیسا لیے بُسوں کو بُند کر دیسا جایا اُندر ایس میں جو پیسہ سا س تُور کیا جا رہا ہے، وہ ماینر اریگیشن کے بُو پر سا س تُور کیا جایا تو جیسا دا بُنڈا ہو گا۔ یہ رہیں رے جو لپیٹھان کی مانشہ ہے۔ لیکن ایس رے جو لپیٹھان کے مُوکھر نے اُندر دُس رے سا ہبادا نے جو تکاری ر کی ہے بُسوں تُور میں نہیں سماں سکا کیا کہ ایس رے جو لپیٹھان کی کیس تریکے سے تا ابی د کر رہے ہے۔ جو تکاری ر بُسوں ترک سے کی گئی ہے بُونے سا س تُور پر یہی مالو بُم ہوتا ہے کہ سیکھ کیلے سکر کانپنی سے گا گیل لیجیل یجینس لے نے کی وجہ سے کوئی فاٹدا نہیں ہو رہا ہے یا جیسا دا بُنڈا ہو رہا ہے یا کوئی گوہ دے داروں کی بٹ جو ڈ ہے اُندر یسی چیز کو بار بار دُوہ را کر دا جے کر لے کیوں کی اپنی سکھی کی گئی۔ میں یس کا مُت لب نہیں سماں سکا کیا کہ کیسی سا س کانپنی سے لے نے کی وجہ سے کا گلہی گوہ دے داروں کی بٹ جو ڈ ہے اُندر یسی چیز کو بار بار دُوہ را کر دا جے کر لے کیوں کی اپنی سکھی کی گئی۔ میں یس کا مُت لب نہیں سماں سکا کیا کہ کیسی سا س کانپنی سے لے نے کی وجہ سے کا گلہی گوہ دے داروں کی بٹ جو ڈ ہے اُندر یسی چیز کو بار بار دُوہ را کر دا جے کر لے کیوں کی اپنی سکھی کی گئی۔

میں یس کا مُت لب نہیں سماں سکا کیا کہ کیسی سا س کانپنی سے لے نے کی وجہ سے کا گلہی گوہ دے داروں کی بٹ جو ڈ ہے اُندر یسی چیز کو بار بار دُوہ را کر دا جے کر لے کیوں کی اپنی سکھی کی گئی۔

लाया गया है अुससे मालूम होता है कि यह जो आजील अिजिन तकावी पर देने की सिस्टम है अुसको बंद किया जाय चूंकि अुससे ग्रो मोअर फूड में कोओी मदद नहीं मिलती और अिसलिये ब्रीच्ड टैक्स के प्रोग्राम को ज्यादा तरजीह दी जाय तो यह समझ में आने की बात नहीं है। मैं कहूँगा कि यह सिर्फ मालूमात की कमी है। अगर फैक्टस और फीगर्स को आप देखते और अिससे कितनी ज्यादा पैदावार होती है अुस जानिव अगर गौर करते और अिस आबिल अिजिन की बजह से कितना ज्यादा रकवा जेरे काश्त आता है अुस पर गौर करते तो शायद अिस तरह के रेजोल्यूशन को लाने की जुरूरत नहीं कीजाती। लेकिन मैं समझता हूँ कि रेजोल्यूशन लाने का मतलब यह नहीं है, मतलब तो वही है जैसा कि मुखरिरान ने कहा है। लेकिन अनुकी तकारीर से अिस तरह के रेजोल्यूशन की ताओं नहीं होती है। अुसमें अेक भी पार्टिट ( Point ) अैसा नहीं रखा गया है जिसकी बजह से यह मालूम हो सके कि अेक तरीका मजदूद किया जाय और दूसरे तरीके को रायज किया जाय तो जिरायत की तरक्की हो सकती है। गवर्नर्मेंट ने तो जिरायत की तरक्की के लिये पचासों तरीके अपनाये हैं। ब्रीच्ड टैक्स प्रोग्राम को गवर्नर्मेंट ने कम अहमियत नहीं दी है। अुसके अधे भी हर तरह की मदद दी जा रही है। मुझे मालूम है गुजिश्ता महबूबनगर जिले में अिसके लिये गवर्नर्मेंट की तरफ से हजारों रुपये खर्च किये जा रहे हैं लेकिन अिससे यह न समझा जाय कि यही अेक अैसा तरीका है जिससे जिरायत की तरक्की होती है। अिसके सिवा गवर्नर्मेंट जिरायत की तरक्की के लिये अिम्प्रोव्ड सीड्स(Improved Seeds) देती है, कम्पोस्ट खात बनाने का तरीका रायज कराती है। लेकिन यह कहना कि दो तरीकों में से अेक को रायज रखा जाय और दूसरे को मजदूद रखा जाय तो अिसका मतलब यह है कि ब्रीच्ड टैक्स और मायनर बिर्रिगेशन से ही ग्रो मोअर फूड कैम्पेन को फायदा होता है और दूसरे तरीके से खास कर आबिल अिजिन्स और पंप सेट्स तकावी पर देने से जिरायत में तरक्की नहीं होती है तो कोओी भी आदमी थोड़ा भी गौर करें तो अिसको किसी हालत में सही नहीं समझ सकता कि सिर्फ अेक तरीका रायज करने से और वहभी खास कर ब्रीच्ड टैक्स प्रोग्राम को तरक्की देने से जिरायत की तरक्की हो सकती है। गवर्नर्मेंट कब कहती है कि वह अगर ब्रीच्ड टैक्स प्रोग्राम को रकम नहीं देगी और अुसको नहीं चलायेगी। जिरायत की तरक्की के बहुत से तरीके होते हैं और अिसके अिक्सपर्ट्स बतायें कि अिन तरीकों से तरक्की हो सकती हैं तो अन तमाम तरीकों को रायज करना पड़ेगा। सिर्फ अेक ही तरीके को रायज कर के दूसरे तरीके को मजदूद रखा जाय यह नहीं हो सकता। शायद मेरे दोस्तों की निगाह में अिस रियासत का कुछ खास अिलाका है। शायद तेलगाने की हालात को मद्देनजर रखते हुये अुस तरफ के आनरेबल मैंबरों ने कुछ बातें कहीं हैं लेकिन मैं अुनसे बताता हूँ कि तेलगाने के हद तक भी बुनकी दलीलें ठीक नहीं हैं। अगर तेलगाने के फैक्टस और फीगर्स का भी वे सही तरीके से मुतालिया करते तो भी वे अिस रेजोल्यूशन को यहां नहीं रखते। यह कोओी मामूली सवाल नहीं है। ब्रीच्ड टैक्स और मायनर बिर्रिगेशन का सवाल अितना अहम है अुतना ही बावलियों के रकबे का सवाल अहम है। आज रियासत में अिस तरह की करीब पांच लाख अेकड जमीन का सवाल है। आप जब चाहते हैं कि पांच लाख अेकड जो बावलियों के जेरेकाश्त है अुसको नजरअंदाज कर दिया जाय। अुसको अिमदाद देने से नजरबंराज किया जाय या अिस रकबे की तरफ ध्यान न दिया जाय तो यह मुझे कहना चाहिये कि वह कोओी मामूली सवाल नहीं है। अिसकी बजह से आप कहां जा रहे हैं और किस तरफ

जिरायतपेशा लोगों को ले जा रहे हैं जिसका पता चल जाता है, मैं समझता हूँ कि तेलंगाने में भी करीब ढाई लाख अेकड़ का रक्वा है जो बावलियों के जरिये से काश्त होता है और मराठवाडे में और कर्नाटक में भी . . . . .

**شري آر۔ ب۔ دیشکھ - یہ فیگرس کب کے ہیں؟**

ش्री. श्रीनिवासराव अखेलीकर:—ये बिल्कुल हालिया फीगर्स हैं, बिल्कुल ताजा हैं। तेलंगाने में दो लाख से ज्यादा रक्वा बावलियों के जेरेकाश्त हैं और मराठवाडे और कर्नाटक में साढ़ेतीन लाख अेकड़ के करोबर रक्वा बावलियों के जेरेकाश्त हैं . . . . .

**شري جي - ہمنت راؤ - یہ فیگرس کہاں سے نئے گئے ہیں؟**

श्री. श्रीनिवासराव अखेलीकर:—ये मैंने अपनी मालूमात की बिना पर जमा किये हैं, वही सामने रख रहा हूँ। मुझे बड़ा ताज्जुब होता है कि खुद तकारीर करते हैं तो खुद कोभी मालूमात हासिल नहीं न करना, वैसे ही रेजोल्यूशन रख देना और दूसरे जब फीगर्स देते हैं तो युन पर गौर न करना यह कहां तक सही है? अगर आपके पास कोभी फीगर्स हैं तो आप भी युनको रख सकते हैं लेकिन . . . . .

श्री. व्ही. डी. देशपांडे:—स्पीकर सर, अगर आन्ध्रेश्वर में बरसे पूछा जाता है कि युनहोंने कहां से फोगसं लाये हैं तो क्या युसमें कोभी गुनाह है? बताने में क्या हर्ज है, आप चोरी से तो कहीं से नहीं ला रहे हैं? (Laughter)

श्री. श्रीनिवासराव अखेलीकर:—सरकारी मोहकमों से जो किताबें शाया की जाती हैं युनमें से ये आदादोगुमार हैं। ये किताबें आपको भी मिली होंगी, आपने युनको न पढ़ा होगा तो बात बलग है।

**شري جي - ہمنت راؤ - کتابوں के نام پढ़ादिए تو اچना ہو گا۔**

श्री. श्रीनिवासराव अखेलीकर:—जरूरत हुयी ती किताबों को भी पार्टिट औट कर दूंगा युनको पढ़ लैजिये।

जिस तरह से करीब पांच लाख अेकड़ रक्वे का सवाल है और जिस तरह का रेजोल्यूशन रखने वाले हमारे युस तरफ के दोस्त मह चाहते हैं कि जिसकी तरफ कोभी ध्यान न दिया जाय। जिन चार पांच सालों के बदर जो पांच लाख अेकड़ का रक्वा जेरे काश्त हुआ है युसकी सास बज्जह यही है कि काश्तकारों को तकाबी पर बहुत से आविल बिजिन्स गवर्नमेंट की तरफ से दिये गये। सिफ़ बरकार ने ही आविल बिजिन्स तकाबी पर दिये औसी बात नहीं है लेकिन काश्तकारों को भी महसूस होने लगा कि सरकार को युनहें मजबूर करने की जरूरत नहीं है। बहुत से काश्तकारों ने सरकारी द्वारा पर नहीं लेकिन खुद अपनी रकम देकर आविल बिजिन्स सरीदे हैं और अपनी जिरायत को पाली दे रहे हैं और अपनी बावलियों में भी जिजाफ़ा कर रहे हैं। यह मत समझिये कि हुक्मत काश्तकारों को वे आविल बिजिन्स मजबूर कर के दे रही हैं बल्कि वैसे खानपानी अवशालक हैं जिनहोंने यह समझकर कि जिससे जिरायत की पैदावार में लातररखा जिजाफ़ा होता है और हमारी हालत बेहतर होती है, मध्यमेंट से कोभी ताल्लुक न रखते हुवे आविल बिजिन्स खुद की रकमसे खरीदे हैं।

गये दस पांच सालों में जो हालात पैदा हुअे अनुमें वैलों की कीमत बढ़ गयी, चारे की कीमत बढ़ गयी . . . . .

شروعی ایم۔ بھیجا۔ کبما آئیل انجین سستے ہو گئے ہیں؟

ش्री. श्रीनिवास अखेलीकर:—बहुत से जानवर भर गये अिससे गिरानी हुई। अध्यक्ष महोदय, मैं जानना चाहता हूँ कि अिस तरह से मिनट मिनट पर मदाखलत करना कहां तक कायदे की तहत है। अगर आपको कुछ कहना है तो स्पीकर साहब से बाजाव्वा कहिये, मैं स्पीकर साहब से सारी बातें कह रहा हूँ लेकिन अिस तरह से एटरस्ट करने का कोओी सही तरीका नहीं समझा जाता। अिस लिहाज से कि न दस साल में जानवरों की कीमत बढ़ गयी, चारे की क्षिल्लत हो गयी जानवर भर गये बनिस्वत मोट के जरिये से पानी लेने के अनुको महमूम होने लगा आजिल अिजिन्स से पानी देने से हमारा ज्यादा फायदा होता है। अेक बक्त में बैल, चारा और दीगर जित-जामात करने के लिये अेकदम से पैसा न रहने की वजह से अुहोंने अिसको लेना ज्यादा मुनासिब समझा। अिन हालात में आपको यहीं देखना पड़ेगा और यह तो विल्कुल मुसलिम बात है कि मोटकशी से पानी देने से आजिल अिजिन से पानी देने से ज्यादा रकवा काश्त होना है और असमें ज्यादा पैदावार भी होती है। अिससे कोओी अिन्कार नहीं कर सकता। आपको मालूम होगा कि जैसे-जैसे जमाना बदलता गया, अेक साल से दूसरे साल में लोग दाखिल होने लगे तो जिराओत पेशा लोगों को यह अहसास होने लगा कि अिन आजिल अिजिन्स से जिरायत को पानी देन से हमारा ज्यादा फायदा होता है। अिस वजह से लोग १९४९-५० से १९५१ में आये तो अिजिन्स लेने के ज्यादा रुकाहिशमंद हुअे, १९५२ में आये तो और ज्यादा हुअे और १९५३ में आये तो अुससे भी ज्यादा हुअे। और यह आजिल अिजिन्स खरीदने को रफतार खानगी खरीदारों को है। अिससे पता चलता है कि काश्तकारों का यह तजुर्बा है—अगर कोओी काश्तकार बहां पर हो तो वह बेहतर जानता है—और ये आदादोशुमार बतलाते हैं कि काश्तकार दिन-ब-दिन महसूस करने लगे कि आजिल अिजिन्स की वजह से हमारी जिरायत में काफी तरकी होती है और बाबलियों में खातिररुक्खाह अिजाफा होता है। अिसीलिये वे ज्यादा आजिल अिजिन्स लेने पर मायल हुअे। काश्तकार यह समझने लगे हैं कि आजिल अिजिन्स से हमारा फायदा हो रहा है, हम नुकसान में नहीं हैं। अिसमें शक नहीं कि ब्रीच्ड टैक्स और भाथनर अिरिंगेशन का जो प्रोग्राम है—मैं नहीं कहता कि अिससे फायदा नहीं हुआ, बहुत फायदा हुआ है—लेकिन अगर आप और डीटेल्स में चले जायं तो पता चलेगा कि अेक बेकड रक्कवे पर अेक आजिल अिजिन से पानी देने पर जितना खर्च होता है अुससे ज्यादा टैक्स से पानी लाने से होता है और मेजर प्रोजेक्ट का खर्च तो अुससे भी ज्यादा होता है। अिस लिहाज से आजिल अिजिन्स तकाबी पर देने के प्रोग्राम से हमारी रियासत का बहुत बड़ा रकवा काश्त होता है और विसमें अगर कंपरेटिव्हली (Comparatively) देखें तो विसमें काश्तकारों को कम खर्च होता है। सासकर यह सवाल भराठवाडे और कर्नाटक में बहुत अहम है क्यों कि बहां पर हर भांव में बाबलियात हैं और अनुके जरिये से बहुत बड़ा रकवा काश्त होता है। बीदर बिले के काश्तकारों ने और सासकर ज्यहीराबाद और कोहीर के बिलाके के काश्तकारों ने महसूस किया कि आं बिल अिजिन्स से पानी देने से आलू की पैदावार में खातिररुक्खाह अिजाफा होता है और बहुहोंने बहुत से

आविल बिजन्स लिये हैं। आज वे अससे बहुत सुश हैं। जहीराबाद और हुमनाबाद के काश्त-कारों में यह स्थाल पैदा हो रहा है कि आविल बिजिन से आलू और दीगर फूड ग्रेन्स की पैदावार बढ़ती है। मैं यह बताना चाहता हूँ कि अगर अन चार पांच सालों में गर्वन्मेंट आविल बिजिन्स का प्रोग्राम न रखती और असके जरिये से रकवा काश्त न करती तो पचास फीसद प्रोडक्शन कम होता। ड्राय लैंड और वेट लैंड दोनों के बारे में मैं यह बता रहा हूँ। अस तरह से पैदावार में खातिरखाह बिजाफा हुआ है। यह रेजोल्यूशन जिरायतपेशा लोगों की मदद नहीं करता और न यह ग्रो मोअर फूड कैम्पेन पर किसी तरह से मुतास्सिर होता है। लेकिन जहां तक मैं समझा असका मकसद कुछ और है और रेजोल्यूशन कुछ और है जिसी लिये यह आपके स्थालात की तर्जु-मानी नहीं करता। अस लिहाज से मैं अर्ज करूँगा कि यह रेजोल्यूशन साफ तौर पर अितना ही कहता है कि ब्रीच्ड टैक के प्रोग्राम को रखा जाय और आविल बिजिन की तकावी के प्रोग्राम को बंद किया जाय। यह चीज किसी तरह से सही नहीं है। असलिये मैं अस रेजोल्यूशनके मूवर से अस्तदुआ करूँगा कि वे अस रेजोल्यूशन को वापिस ले लें।

**شريمني شاهجهان بيم (پر گي) -** مجھے اس ریزولوشن کو دیکھکر افسوس ہورہا ہے۔ آج دنیا ہزاروں سال سے آگے بڑھ رہی ہے لیکن میں افسوس کے ساتھ کہونگی ہم پیچھے ہی پیچھے ہٹ جائے کی گوشش کر رہے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ میں سے کام لینے میں خرچہ زیادہ ہوتا ہے لیکن بیلوں وغیرہ کی طیا اور اون کے چارہ پر بھی تو پیسے خرچ ہوتا ہے۔ اور اسکے علاوہ ہم بیلوں پر ہی اپنی زندگی کا دار و مدار نہیں رکھ سکتے۔ آج کل دنیا انہن کل پرزوں پر اپنی زندگی قائم رکھنے کی گوشش کر رہی ہے اور اب یہ بتایا جارہا ہے کہ صرف پیس سے کام لینے سے ہی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ چھوٹے چھوٹے پراجکٹس سے بھی کام لینا چاہئیے۔ یہ صحیح ہے لیکن اس اسکیم کے لئے پمپ اور تقاوی کو بند کر دینا چاہئیے یہ بھی صحیح نہیں ہو سکتا۔ چھوٹے چھوٹے پراجکٹس عمل میں لائے جانے چاہئیں کیونکہ آج کل ہمارے پاس غذائی مشکلات ہیں لیکن اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ پیس کو چھوڑ کر بیلوں سے کام لیں۔ اگر یہ پیس (۱۰۸۰) روپیہ میں ملتا ہے تو اسکے ساتھ دوسری بھی چیزیں ہوتی ہیں۔ گھر میں صرف دو پیسے کی بھاجی لا کر ہی کھایا نہیں جاسکتا اسکے واسطے ہلندی کی ضرورت ہوتی ہے تب کی ضرورت ہوتی ہے تب کہوں بھاجی پکتی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر پرزوے خراب ہو جائیں تو اسکے لئے شہر کو آنا پڑتا ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ صرف اس کے لئے پیس کو کنٹم (Condemn) کرنا نہیں چاہئیے۔ آج ساری دنیا انہی کل پرزوں سے کام لے رہی اور اس کو چھوڑنا نہیں چاہتی۔ اگر پیس خراب ہو جائے ہیں اور ان کو درست کیا جاسکتا ہے لیکن اگر بیل بر جائے تو کیا اسکو زندہ کرنے کے لئے بھگوان کو آسان سے نیچے لائیں گے۔ آج دنیا انہی کل پرزوں کی مدد سے آگے بڑھ رہی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم پیچھے ہٹنے کی گوشش کر رہے ہیں۔ انسان اور چانور کی قوت سے مشین کی اور برق کی قوت زیادہ ہوتی ہے اس سے زیادہ کام لیا جاسکتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کریلو مسکر اجنبی زیادہ قیمت پر دیتا ہو۔ لیکن

میں پوچھتی ہوں کہ کیا پرائیوٹ خریدنے والوں کو بھی اتنی ہی قیمت پر یہ پیسہ دئے جانے ہیں کیا؟ آپ اسکے ثبوت دیسکٹر ہیں -

ایک آنریل میو۔ ہم اس کا پروف ( Proof ) دے سکتے ہیں -

شریعتی شاہجہان ییگ۔ اگر کسی آنریل میو کو اس کا علم ہو تو آپ حکومت کے علم میں اس کو لاسکتے ہیں کہ فلاں شخص کو وہ کم قیمت پر دے رہا ہے اور ہم کو زیادہ قیمت پر اسکی کیا وجہ ہے۔ آپ اس کو ثابت کیجئے۔ آپ اسکو پکڑئے۔ لیکن ناحق آفسروں پر الزام لگایا جاتا ہے کہ کھارہ ہے ہیں۔ کھارہ ہے ہیں۔ ابھی کھانے والے کھانے ہونگے تو وہ کھانے ہونگے۔ کھانے والا بھی کیوں کھلاتا ہے۔ اگر میرا معاملہ سچا ہے تو میں تو ایک دوڑی بھی نہیں دونگی۔ بلکہ سچائی پر رہکر کام نکال لونگی۔ لیکن معاملہ اگر ڈھل مل ہے ناجائز طریقہ پر کام نکالنا چاہترے ہیں تو ناجائز طریقہ پر کھلانا پڑتا ہے اس میں آفیسر و نکا کیا قصور ہے۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ ( بھوکردن - عام ) - اس ریزو لیوشن کا منشا بھی یہ ہے -

شریعتی شاہجہان ییگ۔ میں معاف چاہتی ہوں پہلے تو آپ کو عوام کو سدهارنا چاہئی،

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ۔ وہ عوام کیا آپ کے نہیں ہیں -

شریعتی شاہجہان ییگ۔ لیکن میں پہلے آپ کو اور عوام کو سدهارنے کی کوشش کروں گے۔ دوسروں کو گالیاں نہیں دونگی۔ لیکن اس طرح چو میں گھٹئے گورنمنٹ پر جھوٹے الزام لگانے سے کیا گورنمنٹ چل سکتی ہے۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ آپ گورنمنٹ کو چلانے کی بجائے اوسکو ٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج آپ نے یہ کہا کہ آپ یہ کہنے کے لیکن میں چونکہ مشنری ہوتی ہے اس پر خرچہ ہوتا ہے اس لئے ہاتھ سے کڑوا پہنچ اور پھر آپ کہنے کے بھی نہیں ہونا تو کیوں نہیں آپ پتھر لگا کر زندگی پس رکھ جس طرح باوا آدم کرتے تھے۔ آج دنیا ایک ہزار سال آگے پڑھ چکی ہے ہمارے ماموں چچا انگریزوں نے ہم کو آگے پڑھانے کی کوشش کی اون کے بہان سے بھاگ کر ہی پھر ہم واپس جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بیل اور موٹس سے کب تک زندگی گزاری جائیگی۔ میں یہ بھائی۔ کپا بیاولوں سے آپ کو پریشانی اٹھانی نہیں پڑتی۔ کیا اون کو چارہ کھلانا نہیں پڑتا۔ کیا موٹ سے پانی نکلنے کے لئے خرچہ نہیں ہوتا۔ اس میں تو یہ ہے کہ ۱۔ بیلوں سے زیادہ ایک پہپ سے کام لے سکتے ہیں۔ یہ ہو سکتا ہو کہ کرپشن ہورہا ہو لیکن اگر ایسا ہو رہا ہے تو آپ ثبوت پیش کیجئے۔ حکومت کے سامنے رکھئیے۔ اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ ناحق آفسروں کو بدنام کرنے کا موقع نکلا جا رہا ہے یا یہ کہ خود آپ کا ہی کوئی ایجنسٹ ہو گا جس کو ایجنسی دلوانے کی کوشش میں یہ کہا جا رہا ہو گا۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کرپشن ہورہا ہے اور ( ۱۳۰۰ ) سے کم میں ضروری پروزون کے ساتھ انہیں مل سکتا ہے تو مہربانی کیجئے آپ اسکو حکومت کے سامنے لائیجے۔ جو شخص تقاضوی

ایک آنریل میر - جب تک الکشن رعنگے -

شریکی شاہ ہجمہان ییگ - معاف کیجئے میری تقریب میں اندر پیش مت کیجئے - اگر آپ چاہیں تو بعد میں دس گالیاں مجھے دیں -

شری بی - ہنمٹ روؤ - میرا خیال ہے کہ ہم کو یہاں گالیاں دینے کا حق نہیں ہے -

شریکی شاہ ہجمہان ییگ - میں تو گالیاں نہیں دے رہی ہوں میں تو یہ تمہے رہی تھی کہ جو ریزو لیوشن پیش کیا گیا ہے اوس سے پہنس کو کنٹم کرنا منصود ہے اس سے کوئی فائدہ نہیں - اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ مائنز اریگیشن کو ترجیح دیجائے تو اسکو گورنمنٹ خود ترجیح دے رہی ہے - آپ کے مہرباں کرنے کی ضرورت نہیں ہے - ضرور آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ کرلوسکر والے زیادہ پیسے لیکر پہنس دیتے ہیں لیکن اگر ابسا ہے تو آپ اسکو گورنمنٹ کے عالم میں لائے اور بتائے کہ ایسا کیا جا رہا ہے - تریسیزم اس طرح نہیں ہونا چاہئے کہ پہنس کے اسکیم کو بند کر دیا جائے یا الکٹریسٹی کو بند کر دیا جائے - اگر ایسا ہوگا تو پھر ہم باوا آدم کے وقت کی طرف چلے جائیں گے - ہمیں چاہئیں کہ آج مشینوں سے جو کام لیا جاتا ہے ٹریکٹر سس سے اور الکٹریسٹی سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں اون کو بند کرنیکا مشورو نہ دین بلکہ اسیں اصلاح کا مشورو دین لیکن اسکو بند ہی کر دیا جائے اسکو اسٹاپ کر دیا جائے اسکے کیا معنی ہیں ؟ اگر آپ یہ سمجھتے کہ گورنمنٹ کا تقبیحان ہورہا ہے تو منسٹر صاحب متعلقہ سے ماں کر آپ انکو متوجہ کر سکتے ہیں کہ ایسا ایسا تقبان ہورہا ہے - اس طریقہ کو چھوڑ کر یہ تمہا کہ آفیسرس رشوت لے رہے ہیں ان کا گول مول معاملہ ہے نہیں معلوم اس میں حکومت کا لتنا ہرستیج ہے وغیرہ وغیرہ یہ صحیح نہیں ہے - جو گورنمنٹ خود اپنے ہاتھوں پناہی ہوئے ہے آپ اسکو

کوئی سے نہ رائپہ سکھنے شہ - پہنچے ہئے آب کو اصلاح کرنیں کی ضرورت ہے اسکے بعد دوسروں کی اصلاح کرنے چاہئے - آب سہنے ہیں پہم کا سسم خراب ہے ترینکریس کا سسم خراب ہے یہ کہاں تک صحیح ہو سکتے ہے - دوسری ذمیں والے آج اُس سے ہزاروں یکر زمین کاست کر رہے ہیں ورنہ لا کپیوں میں غمہ بیدا کر رہے ہیں - فلاں شخص رشوٹ کیا رہا ہے فلاں چیز کندم ہے ایسے تھنے سے کام نہ چل سکتا - اس لئے میں میرے بیان سے التجاگرتی ہوں گے وہ اپنے ریزو نیشن دو وابس لیں .....

**مسٹر ڈبی اسپیکر -** میں آنریبل ممبر کی توجہ روں (۱۵۷) کی طرف مبذول کراؤں گے جسکے تحت (۱) منٹ سے زیادہ تقریر نہیں کیجا سکتی۔

شریتی شاہجهان بیگ - آج تقاوی کون نے رہا ہے .. جسکو واقعی ضرورت ہے - کتوںی دوستمند نہیں فقط چنی سرچی کھانا کر بھی جو لوگ پیسے جمع کئے ہیں وہ تقاوی نہیں نے رہے ہیں - تقاوی وہی لوگ لیتے ہیں جنکے پاس پیسے نہیں ہے - آج حالات ایکر ہیں - کسی کے پاس پیسے نہیں ہے - اگر ان ضرورت مدد لوگوں کو پیسے نہیں ملیگا تو وہ عرب - اور سکھوں سے سود پر پیسے لینگے اور دوسرے ہی دن وہ لوگ اسکی زمین پر قابض ہو جائیں گے - غریب کو بے دخل کر دیں گے - بتائیے کہ آپ ان دونوں میں کونسی چیز زیادہ مناسب سمجھتے ہیں - آیا انہیں حکومت پیسے دے یا وہ ان لوگوں سے پیسے قرض لیں - اسلئے میں کہوں گے اس ریزو نیشن کو واپس لیں اور ترق کے واسطہ میں رکاوٹ پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں -

\* شری وی - ڈی - دیشپانڈے - مسٹر اسپیکر سر - ہاؤس کے سامنے جو ریزو نیشن آیا ہے اسکے سلسلہ میں کچھ غلط فہمی پائی جا رہی ہے - میں پہلے اس چیز کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ اس سائیڈ کے آنریبل ممبرس یہ نہیں کہتے کہ ہم رام راج کے زمانے میں جانا چاہتے ہیں - ہمیں چرخہ لا کر کام کونا ہے - یہ الزام ہم پر نہیں لگایا جاسکتا - کیونکہ ہم نے ان چیزوں کا دعوی نہیں کیا - کم از کم اس سائیڈ کے آنریبل ممبرس نے اسکا دعوی نہیں کیا ہے - اسلئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئیں انجن کے پارے میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے - اور یہ کبھی نہیں کہا گیا ہے کہ آئیں انجن کے استعمال سے زیادہ پیداوار نہیں ہوتی - لیکن گرو مور فوڈ (Grow More Food) کے سلسلہ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پرائیوری آرڈر (Priority order) کے لحاظ سے کیا ہونا چاہئے - ہمیں ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ آئیں انجن پر غیر معمولی طور پر زور دیا جا رہا ہے -

This Assembly is of opinion that the purpose of Grow More Food Campaign is not being served properly by supply of oil engines on Taccavi loans.

اس رزویوشن میں تقاضہ ہوسکتے ہیں اور ہاؤس کی اجازت سے اسمیں میں ترمیم بھی پیش کروں گا۔ لیکن اب مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ۵۰-۲۰۵ میں لوں چھ سات سو آئیں انہیں کیلئے تھا اور اب ہاؤس کے سامنے دو ہزار آئیں انہیں دینے کا سوال آیا ہے۔ یہ اسکیم بہت بڑی اور ایک ایمپیشنس اسکیم ( Ambitious Scheme ) ہے جس پر ۱۰ لاکھ روپیہ صرف کیا جانے والا ہے۔ میں یہ پوچھتا چاہتا ہوں کہ جب اس ہاؤس میں تلنگانہ اور مرہٹوڑہ کیلئے مائنر پراجکٹس ( Minor projects ) کی مانگ کی جاتی ہے تو انکی طرف زیادہ توجہ دینے کی وجہ سے آئیں انہیں پر زیادہ توجہ کیوں دیجارتی ہے؟ دوسری بات جو میں پوچھتا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بازار میں دوسری کمپنیوں کے انہیں کی قیمت کم ہے۔ کرلوسکر پیٹر انہیں کی قیمت ۱۰۱۰ روپیہ اور مدرس سے لانے کے چارجس ۹-۸۰ ہے لیکن جب کوئی ٹیشن ( Quotations ) دئے جاتے ہیں تو وہ ۱۰۰۰ روپیہ والی کی طرف جاتے ہیں۔ میں یہ پوچھتا چاہتا ہوں کہ تین چار سو روپیہ کا جو اضافہ ہورہا ہے وہ کیوں ہورہا ہے؟ ہم یہ سمجھتے ہیں اور ہمارا یہ چیلنج ( Challenge ) ہے کہ خاص لوگوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے ایسا کیا جا رہا ہے نہ صرف ہمارا یہ کہنا ہے بلکہ پریکا پریش میں بھی ہی ہے۔ انہوں نے یہ لکھا ہے کہ پہلے جو کوئی ٹیشن آئے تھے اور بازار میں جو قیمت تھی اسکے لحاظ سے اسکی قیمت ۲ لاکھ سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ لیکن حکومت چالیس لاکھ روپیہ دے رہی ہے۔ اس گھائے کو حکومت پر لادا جا رہا ہے۔ دراصل حکومت نہیں بلکہ عوام پر لادا جا رہا ہے کیونکہ یہ عوام ہی کا پیسہ ہے۔ اسکو ہم اپراہر ( Improper ) کہتے ہیں۔ آپ ان چار کمپنیوں سے جو انہیں خرید رہے ہیں وہ انسٹالمنٹ ( Instalment ) پر نہیں خرید رہے ہیں بلکہ ان سے یہ کہا گیا ہے کہ میں لاکھ روپیہ فوراً دیا جائیگا۔ اور صرف سات ساڑھے سات لاکھ روپیہ بتایا رہیگا۔ اگر ساڑھے سات لاکھ ہی کی ضرورت ہے تو پولیس کے بھٹ میں کمی کر کے وہ پیسہ بھی دیا جاسکتا ہے۔ ۲ لاکھ میں انہیں خرید کر عوام کو دے سکتے ہیں لیکن حکومت نے ۱۰ لاکھ کا معافہ کیا ہے جو وہ ان چار کمپنیوں پر انسوٹ ( Invest ) کرنے والی ہیں۔ اسے۔ وینکٹیشور راؤ صاحب جو حیدرآباد اسٹیٹ اگریکلچرل پیننگ سٹ ڈیلرس اسوسیشن کے سکریٹری ہیں انکا پڑاک میسے پاس ہے۔ جسیں انہوں نے پوری اسکیم کو عوام اور حکومت کے سامنے پیش کیا ہے۔ اسیں یہ کہا گیا ہے کہ کرلوسکر کمپنی کی طرف سے جو ایک ہزار انہیں خریدے جانے والی ہیں اور اسپر جو کمیشن دیا جانے والا ہے وہ ۳۷ فیصد سے زیادہ ہے۔ ۲ لاکھ حکومت اذوانس دے رہی ہے اور سات لاکھ چالیس ہزار روپیہ دئے جانے والی ہیں تو اسکے معنے یہ ہیں کہ سات لاکھ اور پانچ لاکھ جملہ پارہ لاکھ کا گھانا حکومت کو ہونے والا ہے۔ دوسری کمپنیوں پر ۱۰ لاکھ اور کرلوسکر پر سات لاکھ کا گھانا ہو گا۔ خاص کمپنیوں سے معافہ کرنے کی وجہ سے یہ نقصان ہورہا ہے۔ ہم یہ پوچھتا چاہتے ہیں کہ پارہ لاکھ کا نقصان کیوں ہورہا ہے؟ یہ کمپنیاں ایسی ہیں جو عین وقت پر

وجود میں آئی ہیں۔ مسٹر کنڈی کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ بہت معتبر آدمی ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل فینائنس منسٹر اور آنریبل منسٹر فار کا مرس اینڈ انڈسٹریز جائز ہیں کہ انکی معتبری کتنی ہے۔ جب ایک جگہ انجن ایک ہزار میں مل رہا ہے تو دوسرا کمپنیوں سے ۱۰۰۰ میں خریدنے کی ضرورت ہے؟ اس سے ہمیں ضرور شہہ ہوتا ہے اور اس سے بڑھکر کربشنا کوئی نہیں ہو سکتا۔ حکومت عوام کو رعایت نہیں دے رہی ہے بلکہ من مانے وہ ایجنس کو رعایت دے رہی ہے۔ آج دس بارہ ووٹس زیادہ ملنے کی وجہ سے کانگریس کی حکومت ہے تو عوام کا پیسے اس طرح برباد کیا جا رہا ہے۔ عوام یہ پوچھتے ہیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ میں یہ مطالبہ کروں گا کہ ہاؤس اس پر کمیشن بٹھائے۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس بارے میں خود کانگریس میں کمیشن بیٹھا ہوا ہے اور یہ چیز منسلک گورنمنٹ تک گئی ہوئی ہے۔ لیکن معصومانہ انداز میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ حکومت کو بد نام کرنے کی کوشش ہے۔ میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ ہاؤس اس بارے میں تحقیقات کرنے کیلئے ایک کمیشن بٹھائے اور میرا یہ چیلنج ہے کہ اسیں عوام اور کسانوں کو دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ انکا نقصان ہو رہا ہے۔ یہی وہ واقعات ہیں جنکی بنا پر ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس اسکیم پر غیر معمولی زور دیا جا رہا ہے کیونکہ کسی خاص کمپنی سے معاہدہ کیا گیا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ہارا زریلویشن ٹھیک طور پر ہو۔ میں امتنانت دوں گا۔ اور یہ چیز صاف طور پر ہاؤس کے سامنے رکھی جائیگی۔ اسکو نہ صرف میں نے ہاؤس کے سامنے لا یا ہے بلکہ چھوٹے چھوٹے ڈیلرس (Dealers) نے ایک پتھر کا چھپا دی ہے۔ جب ایک ڈپارٹمنٹ پر بارہ۔ تیرہ لاگھ کے نقصان کا الزام لگایا جاتا ہے تو کوئی پریس اسٹیمپٹ نہیں دیا جاتا یا کم از کم ہاؤس کے سامنے یہ چیز نہیں لائی جاتی۔ یہ ایسا معاملہ ہے کہ آنریبل منسٹر جو اسکے انتچارج ہیں ان پر اسکی ذمہ داری عائد ہوئی ہے۔

دوسری بات جو میں ہاؤس کے سامنے عرض کرتا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آئیل انجنس پر جو روپیہ صرف کیا جا رہا ہے اسکے بجائے وہ ما نٹراریکیشن پر اجکس (Minor Irrigation Projects) پر صرف کیا جائے تو کتنا ایریا فوراً زیر کاشت لا یا جاسکتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ ہم آئیل انجنس نہیں چاہتے۔ ہم تو آئیل انجنس بھی چاہتے ہیں۔ کلکٹیو فارمنگ بھی چاہتے ہیں اور دوسری بڑی بڑی باتیں چاہتے ہیں۔ لیکن اسوقت زیادہ سے زیادہ ہمیں کس چیز سے فائدہ پہنچتا ہے یہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جتنی رقم ہارے پاس ہے اس سے زیادہ فائدہ کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے اور زیادہ زمین کس طرح زیر کاشت لائی جاسکتی ہے۔ اسکے معنے یہ نہیں ہیں کہ ہم آئیل انجنس نہیں چاہتے۔ آئیل انجنس کیلئے زیادہ پیسے کی ضرورت ہے اور اگر انہیں استعمال کرنا ہے تو وہ پیسے والے کو سمجھ ہیں۔

اور بھی آئی چیزیں مجھے عرض کرنی ہیں لیکن میں تفصیلات میں گئے بغیر ہاؤس ک زیادہ وقت نہ اپنے صرف ان ٹویشنس کے متعلق کہوں گا جو مختلف کمپنیوں کی جانب سے حکومت کو دئے گئے ہیں ۔ اسبارے میں شکایت یہ ہے کہ آئیں اخن کی قیمت بتلائی گئی ہے لیکن اکسسز ( Accessories ) جو عام طور پر اسکے ماتھے ہوتے ہیں انکی قیمت عاجله بتلائی گئی ہے ۔ اصرح قیمت انٹامٹ ( Inflat ) کیجئی ہے ۔ یعنی اگر بازار میں اکسسز کی قیمت ایک ہزار ہوتو یہاں پہنچ کی قیمت ۲۵۰ روپیہ الگ بتلائی گئی ہے ۔ کلینگ ( Coupling ) کی قیمت الگ ۔ وال ( Valve ) کی قیمت الگ اور فیٹر ( Filter ) کی قیمت الگ ہے ۔ ایک ہی پہنچ کی قیمت امطرخ الگ الگ کیوں دیجئی ؟ کہا کہیں نے جو ٹویشنس دئے ہیں وہ جیوئے ٹویشن ہیں ؟ ایسا اگریکلچر ڈبائیٹ کو دھوکہ دی گیا ہے ؟ اور اگر دھوکہ دیا گیا ہے تو اگریکلچر ڈبائیٹ نے ثبوت طلب کیوں نہیں کیا ؟ تحقیقات نہیں ترائی گئی ؟ میرا تو یہ دعویی ہے کہ اگریکلچر ڈبائیٹ خود دھوکہ دی رہا ہے ۔ کمپنیوں کا اگریکلچر ڈبائیٹ کے ساتھ ساز باز ہے ۔ یہ تمام چیزوں ہیں جنکے متعلق ہم جاننا چاہتے ہیں ۔ اس طریقہ سے تو گرو مور فود کے بجائے گرو مور فول کی اسکیم کمیاب ہو رہی ہے ۔ اتنا بڑا لاکھوں کا معاملہ ہو رہا ہے تو کس سے مشورہ لیا گیا ؟ یہ چیز ہاؤس کے ساتھ معصوانہ انداز میں کہی جاتی ہے کہ ہم مادرن ایکوپنٹ ( Modern equipment ) کے خلاف ہیں میں یہ کہوں گا کہ ہاؤس کے ساتھ جب ہینڈ لوم ( Handloom ) اور گرفن کے کپڑے کا سوال اٹھایا گیا تھا تو اسوقت یہ کہا گیا تھا کہ منتری کے کپڑے پر پابندی نہ لگائی جائے اور سائزیوں اور دھوکیوں کو مل میں بنانے سے نہ روکا جائے تو ہینڈ لوم کے مزدور ختم ہو جائیں گے ۔ اسوقت ہم نے یہ مانگ کی تھی کہ ایسا نہ ہونا چاہیئے کیونکہ اس سے ہزاروں مل مزدور یروزگار ہو جائیں گے ۔ اسوقت یہ کہا گیا کہ نہیں نہیں ایسا ہونا چاہیئے ۔ اسوقت آپکا یہ مادرن چیزوں سے اکوپ ( equip ) کرنے کا فلسفہ کہاں گیا تھا ؟ اسوقت یہ فلسفہ کہیں عمل میں نہ لایا گیا ؟ ہم ضرور چاہتے ہیں کہ مادرن ایکوپنٹ ہوں لیکن اگر ہم میں ہاتھی خریدنے کی قوت ہے تو ہاتھی خریدنے کی قوت نہیں ہے تو تو خریدنے کی قوت ہے تو اپنے ہاتھی خریدنے کے پاس اتنا پیسہ نہیں ہوتا کہ وہ پہ خرید سکیں ۔ مادرن تو زیادہ غنہ اگانا نہیں چاہتا ۔ وہ تو اپنی حد تک منافعہ خوری بلا ک مارکٹنگ ( Black marketing ) ایسے دہنے کر لیتا ہے ۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آئیں اخن کا واچی استعمال ہو ۔ انکی تعداد غیر معمولی طور پر بڑھ جانے کی وجہ سے حکومت مائنر اریکیشن پریاچکش بر زیادہ توجہ دے ۔ میں آنریبل منسٹر پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کے پاس اباکوڑہ کے سلسے میں تالابوں کے ریزی کی ایک اسکیم لیکر گیا تھا تو انہوں نے کہدیا کہ گنجائش نہیں ہے ۔ اگر یہ تالاب تیار ہو جائے تو ہزار پانچ سو ایکر زین کاشت کے تحت آتا ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ تلنگانہ کے ۲۰ ہزار تالابوں میں سے حکومت نے کتنے تالاب درست کئے ہیں ؟ ایک چوتھائی ہیں ۔

درست تھے کریکی۔ انکو درست کیا جائے تو زیادہ اناج پیدا ہو سکتا ہے۔ آپ۔ ہ۔ لا کہ میں سے ۶۔ لا کہ، تن مائنٹس ارزیگیشن پراجکٹس پر خرچ کیجئے۔ یہ مسئلہ بچیڑی ڈھن جاتیوں پا کسی دوسرے مسئلے کی طرح نہیں ہے۔ میں ہاؤس سے یہ عرض کروں گا کہ جو مقصد ریزویوشن کے ہے وہ ....

شریعت شاہجهہان بیک - پوانیٹ آف انفرمیشن۔ آپکے ریزویوشن میں تو یہ ہے کہ

" This Assembly, therefore, recommends to the Government of Hyderabad to stop this practice " what does this mean ?

آربیل مبین مجھے ذرا بتالاں کہ اس ریزویوشن سے یہ اسپیچ کس طرح متعق ہو رہی ہے ؟ میں کسی کے دل کا حال تو نہیں جانتی۔ ریزویوشن کے لفاظ تو ایسے دیں -

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے - میں آربیل مبین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ اس قدر آبجکٹو دیں۔ اگر آئندہ بینی اس طرح آبجکٹو رہیں تو کچھ مقصد نکل سکتا ہے۔ اسٹاپ دس پراکٹس (stop this practice) کی گنجائش ہے۔ اسلئے اگر ہاؤس اجازت دے تو میں اسکو امنڈ کر کے دوسرا جملہ اس طرح رکھنا چاہتا ہوں کہ

This Assembly, therfore, recommends to the Government of Hyderabad to see that the supply of oil engines is properly regulated and more attention is paid to construction of minor projects and repairs to breached tanks for the above purpose.

اب یہ جملہ ہے کہ

Stop this practice and undertake.

اگر موور میرے اس امنڈمنٹ کو مانتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے یہ غلط فہمی بینا ہونے کی گنجائش نہ رہیگی۔ اب اس طرح رہیگا

....to see that the supply of oil engine is properly regulated and more attention is paid to....

میں نہیں کہتا کہ اس میں غلط فہمی کا امکان نہیں ہے۔ میں موور سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ .....

*Dr. G. S. Melkote :* Sir, Is this the time for moving amendment ? We are now discussing the Resolution that is placed before the House and not the amendment.

*Mr. Deputy Speaker :* We will consider this matter after Recess. Now, the time is over. (Laughter).

The House then adjourned for Recess till Five Minutes past Five of the Clock.

The House re-assembled after Recess at Five Minutes past Five of the Clock.

[ Mr. Deputy Speaker in the Chair ]

مسٹر ڈپلی اسپیکر - آپ ( شری وی - ڈی - دیشباندھ ) اتنا امنڈمنٹ تحریر میں پوش کریجئے ۔

Meanwhile, we will continue the discussion.

شری ادھو راؤ پیشل ( عثمان آباد ) - اسپیکر سر - ہاؤس کے سامنے جو ریزویوشن لسکشن کیا ہے جو امنڈمینٹ ریزویوشن ہے اسکا رجحان اور آنر بل ممبر کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ آئیل انجن کی تقسیم کے سبب میں نقص ہے ۔ اسکی تقسیم کا طریقہ تھیک نہیں ہے ۔ جن لوگوں کو اسکی ضرورت ہے انہیں تو نہیں دیا جاتا ۔ جو لوگ خود انہی پیسوں سے خرید سکتے ہیں انہیں دیا جاتا ہے ۔ مجھے بھی اسکا تجربہ ہے ۔ میں تعلقہ سبلائی کمیٹی میں ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

شری رام راؤ ( گیورائی ) - کنسرونڈ منسٹر ( Concerned Minister ) موجود نہیں ہیں ۔

*Mr. Deputy Speaker : It does not matter.*

شری ادھو راؤ پیشل - جن لوگوں نو تقاضی تقسیم یعنی ہے آپ انکی لست انہا کو دیکھ لیجئے ۔ ظاہر ہے نہ جو بیسے والے ہیں وہ تقاضی سانگنے کیا ہے کیوں آئینے ۔ آنر بل ممبر کو اگر دیہات کا تجربہ ہوتا تو ابھیں معاف ہوتا ۔ آپ بھی وہ حیدر آباد میں افس میں لست انہا کر دیکھ سکتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کو ملی ہے جن کے پاس تین سارے ہے تین سو یکڑیں ہے دوسرے انجن ہیں اسکے باوجود انکو تقاضی کے انجن دئے گئے ہیں ایسے کمیس ہیں ۔ تقسیم کرتے وقت یہ نہیں دیکھا گیا ہے کہ کون مستحق ہے کون نہیں ہے آیا اس کے پاس انجن کی خریدی کیا ہے دو تین بزار روپے ہیں یا نہیں ۔ ریزویوشن میں کہا گیا ہے کہ ” زیادہ غلہ اگلو ” کی سہم زیادہ تر اس بیضاطکی کی وجہ سے ناکام ہوئی ہے ۔ میں جانتا ہوں آنر بل منسٹر اسکے جواب میں یہ ہمینگ نہ میںے پاس ایسے امشیشٹکس موجود ہیں اس سال اتنا اضافہ ہوا ہے گذشتہ سال اتنا ہوا تھا ۔ لیکن اناج کا اسٹاک زیادہ ہونے کی وجہ دوسری ہے یہ نہیں ہے ۔ اصل وجہ یہ ہے کہ عوام کی پرچیز نگ کیپیاٹی ( Purchasing Capacity ) کم ہرجائی کی وجہ سے صرف کم ہوا ہے ۔ آپ کا بیسہ اناج زیادہ اگانے دلائے نہیں دوسرے طریقوں سے خرچ ہوا ہے اذور نائیمنٹ بر خرچ ہوا ہے، اسٹاف بر منسٹر کے وروں ہے خرچ ہوا ہے۔ ادویہ نائیمنٹ اخبارات اور پیغفلش کے ذریعہ کیا جاتا ہے ۔ میں وجہتا ہوں یا نسان اخبارات اور پیغفلش پڑھتے ہیں ۔ منسٹر کی بھی بھی پالیسی ہے ۔ نہیں منسٹر اپنے بتکلے کے احاطہ میں

ہل چلاتے ہیں - اسپرچ کی نمائشی چیزیں آجاتی ہیں - لینڈ ریفارمس سے بھی آجھے نہیں ہو سکا - دراصل زمین کا سپرویٹن اچھا نہوئے کی وجہ سے پروڈ کشن اچھا نہیں ہو رہا ہے - ابستھی نینڈ لارڈزم کی وجہ سے بھی اڑپڑھا ہے - غریب کسان یوچارا محدث تو کرتا ہے لیکن اسکے پاس بینیور دالنے کیلئے پیسہ نہیں ہوتا - اسٹئے اسکے ایڈن اچھی نہیں ہوتے - یہ بڑی وجہ ہے - لینڈ ریفارمس کے ذریعہ جو اقدام حکومت نے کیا ہے وہ بنکل ہے مود ہے - ٹینسی ریاستن شپ ( Tenancy Relationship ) تاخ ہٹوچک ہے - ٹینٹ نو اس سے جو گین ( Gain ) ہونا چاہئے تھا نہیں ہوا - مقصد یہ تھا نہ ٹلس زمین کے مالک بن جائیں - دوسرے یہ کہ غریب کسانوں کو تقاوی دینا چاہئے - لیکن تقاوی دینے کا انسٹریشن اتنا کریٹ ( Corrupt ) ہے کہ جو تقاوی منظور ہوئے میں سمجھتا ہوں نہ وہ بُری پشیل پُری ٹریوں سے لیکر پورے اسٹاف کو دیتے ہی میں خرج ہو جاتی ہے - میرے پاس اسکی ٹھی مٹائیں ہیں - اب رہا یہ الزام کہ دینے والا تیار ہے تو لینے والا کیوں نہ لے وجہ یہ ہوئی ہے اور اگر کوئی آنریبل ممبر دیہات کے کٹوڑے پہنکر دفتر میں جائیں تو معلوم ہو گا کہ وہاں کارروائی کیلئے تین دن رتنا پڑتا ہے روزانہ تین روپیے بھی خرج ہوں تو دس روپیے لگ جاتے ہیں - اور اگر ایک دن میں کام نکل جائے تو اسکے نو روپیے بچ جاتے ہیں - ظاہر ہے کہ کوئی شخص رشوٹ خوشی سے تو پیسہ دینا - البتہ ایک طبقہ یقیناً ایسا ہے جو عملہ دار کو ایک ہزار روپیے خوشی سے دیکر ۴۰۰۰۰۰ ہزار روپیے کا لیتا ہے - لیکن کسانوں کا طبقہ ایسا نہیں ہے - اسکو مجبوراً رشوٹ دینی پڑتی ہے -

دوسری چیز یہ کہ تقاوی وقت بڑی نہیں ملتی - مثلاً میں کہونگا کہ اگر یک چربنڈگ کیلئے تقاوی دیجاتی ہے - اگر باش کے زمانے میں یہ پیسہ کسان کے ہاتھ میں جاتا تو وہ کام اچھی طرح سے آ رکھتا تھا - میں نے دریافت کیا کہ درخواست منظور ہو کر چھ مہینے ہوئے اب تک رقم نہیں دیکھی تو جواب ملا کہ پیسہ ابھی ہارے پاس نہیں آیا ہے - فینانس سے متعلق کارروائیزین میں دیر ہو اور وقت پر تقاوی نہ ملے تو جو فائدہ وقت پر تقاوی کے ملنے سے ہو سکتا ہے نہیں ہونے پاتا - آئیں الجھس کے تعقی سے میں نہونگا کہ عوام کا سائز ہے تین لا کھ روپیہ ضائع ہو رہا ہے - نہ صرف اس جانب کے ممبروں بلکہ اوس جانب کے آنریبل ممبروں کی بھی یہ کوشش ہوئی چاہئی کہ عوام کی ٹریوڑی سے پیسہ خناق نہ ہونے پائے - چونکہ عوام نے ہمیں یہاں منتخب کر کے بھیجا ہے لہذا ہم کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئی - دوسری بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آئیں الجھن کیلئے جو تقاوی دیجاتی ہے وہ قوڈ پروڈ کشن کو پڑھانے کیلئے دیجاتی ہے لیکن اسکو آٹا پیسنے کے کام میں لا یا جاتا ہے اس عمل سے مقصد قوت ہو جاتا ہے - اسکا یہ مطلب ہوئی ہے کہ آئیں الجھس کیلئے تقاوی نہ دیجائے بلکہ اصول تو یہ ہے کہ جو چھے سلٹا ہے لے لیا جائے اور جو نہیں ملا ہے اسکے حاصل کرنے کی کوشش کیجائے -

دوسری پیز یہ کہ نینک اور پراجکٹ کے لئے انہن دینے کی کوشش دیں تو اس سے بروڈ کشن نہیں بڑھ سکتا۔ دوسری مشکل یہ ہے کہ اگر اسکے بروزے خراب ہو جائیں تو غریب کسان تو انکو درست کرنا نہیں جانتا۔ یا تو اوسکو بونا جان بڑیگا یا نہیں اس انہیں کو بند کر دینا بڑیگا۔ اسلئے میں نے یہ پروپوزل رکھا ہے کہ ایک سیکریٹک ورکس شر رکھنا چاہئی تا کہ اوسکے ذریعہ سے انہن کی سپروائیزیٹک ہوتی رہے۔ اس سے ہو گا کہ فصلیں ضائع نہ ہوئے پائیں گی۔ میں ایک چیز کی طرف اور اشارہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ جس طرح گھر والے پانی کی جب ضرورت پیش آئے نل کے پاس نہیں جائے بلکہ بانی برتن میں جمع کر کے رکھ لیتے ہیں اور جب کبھی اسکے استعمال کی ضرورت ہوئی ہے استعمال کرنے ہیں یا بار بار جب ضرورت ہو نل کے پاس جانا کیوں نہیں کریں۔ استعمال نہیں ہے۔ قدرتی پانی کے استعمال میں بھی ہمیں اسی طرز استعمال کو محظوظ رکھنا چاہئی ہے وقت پر استعمال کی۔ بہولت حاصل ہو۔ جب پراجکٹس (Major Projects) جو تو بخاتے کی کوشش کیجاتی ہے میں کہونگا کہ انکے ساتھ مابین پراجکٹس (Minor Projects) کے زیر پار لحاظ رکھا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بروڈ کشن میں آسان ہر سکتی ہے کیونکہ ان سے فوری فائدہ ہاصل کیا جاسکتا ہے۔ اسلئے ہمیں چاہئی کہ چبوٹے لا بول کی بارہ سال کے بعد فائدہ ہاصل کیا جاسکتا ہے۔ مرتضی اور تعمیر کو ہمیں ہاتھ میں لینا چاہئی۔ خاص طور پر میں اس جانب منوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ حیدر آباد کے بعض اربیاز (Areas) (ایسے ہیں جنکو بہت دنوں تک نگاہ (Neglect) کیا جاتا رہا ہے اور وہ علاقہ "یتم مرہٹواڑہ"، اسکا پوچھنے والا کوئی نہیں تھا۔ دوسرے علاقہ میں بانیج کروڑ روپیہ نظام کے زمانے میں خرچ لیا گیا لیکن اس زمانے میں بھی مرہٹواڑی کے علاقے کی جانب توجہ نہیں دی گئی حالانکہ مرہٹواڑی کا علاقہ ہر وقت قحط کا شکار رہتا ہے۔ وہاں ۳۔۰۰۰ انچ پارش ہوتے ہیں اس قدرتی پانی کو جمع کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اگر ہر سال نم از کم قیمین فٹ سے ہی کچھ نہ کچھ خرچ کیا جاتا تو عوام بھوکوں نہ مرتے۔ لیکن اس جانب توجہ نہیں کی گئی۔ اسلئے میں کہونگا کہ دوسرے علاقوں کیلئے جو پلان بنائے جائیں اسکے مائل مرہٹواڑی کیلئے بھی پلانس ہونا چاہئی۔ کہا جاتا ہے کہ مرہٹواڑی میں پراجکٹس بنانا مشکل ہے۔ سنہ ۱۹۴۷ء سے وہاں پراجکٹس کیلئے اسٹیٹ بنائے جاتے رہے ہیں۔ چنانچہ وان (Wan) پراجکٹ ضلع بیٹھ جسکے تحت (۱۸۰) ایکٹر کھیڑ ضلع پریمنی جسکے تحت (۲۸۵) ایکٹر۔ اشتہا ضلع ناندیٹ جسکے تحت (۲۹۰) ایکٹر۔ کامبلی آشی جسکے تحت (۲۶۵) ایکٹر۔ قالوار آشی جسکے تحت تین ہزار ایکٹر۔ خاصا پور بیٹھ جسکے تحت ساڑھے تیرہ ہزار ایکٹر۔ کامانا بیدر جسکے تحت دو ہزار ایکٹر کو اریگیشن کے تحت لائے کامان بناتے ہوئے اسٹیٹ بنائے گئے تیرہ اگر یہ پراجکٹ نہیں بن سکتے تھے تو بھر اسٹیٹ کرنے سے کیا فائدہ تھا اور اسٹیٹ کی تیاری ہر اتنا روپیہ کیوں صرف کیا گی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مرہٹواڑی کے مرہٹواڑی کے ساتھ اس طرح کا سلوک کہا

جانتا ہے جیسے کہ موتیبے بیٹھے کے ماتحت۔ جب نگر ڈمٹر بٹ جو پیڑ کے قریب ہے اریگیشن کی اسکیتیاں تو روپیعن لاسکتا ہے صرف نگر ضعف میں تین شگر فیکریز ہیں - تو پھر کیا وجہ ہے کہ پیڑ جو اُس سے قربی علاقہ ہے اریگیشن نہیں ہو سکتا - ناسک بھی مرہٹواری کے قریب ہے وہی اریگیشن ہو سکتا ہے تو بھر اوس سے قربی علاقے میں ہمارے یہاں کیوں نہیں ہو سکتا - اس سے ہی نتیجہ نکلا جاسکتا ہے کہ کام نو اوائیڈ کرنا مقصود ہے جسکے نتیجے یہ عضرات تراسر چلتے ہیں۔ چہر ٹینکر کی ریبر کی جانب بھی کافی توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ ہمارے یہاں کی غذائی مشکلات دور ہوں - اب ان باتوں کا جواب دیتے وقت کہا جائیگا کہ کوشش تو آپجا ہے لیکن لیا رہیں پیسہ نہیں ہے۔ اس عذر کے بارعے میں کئی مرتباً اس جانب سے جوابات دئے گئے ہیں اور پیسہ حاصل کرنے کے راستے بتائے گئے ہیں لیکن اپنے منصور ہر تو پیسہ آئی گے سے لے سکتے ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ صرف ایک نظام ہی سے پیسہ لیا جائے تو آپکا فائیو ایک پلان (Five-Year Plan) کامیاب طور پر ختم ہو سکتا ہے۔ ایک انگر آپ اسکی کوشش کریں کہ بیوو کے کسانوں سے پیسہ حاصل کیا جائے یا غریب چپراسیوں کو تخفیف کر کے پیسہ حاصل کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپکا یہ فائیو ایک پلان ایک کاغذی پلان ہو گا اور وہ پورا نہ ہو سکے گا۔ میں یہ بھی عرض کروں گا کہ پیسہ حاصل کرنے کیلئے ایک ڈینیونیٹ پالیسی تو روہ کار لانے کی ضرورت ہے اگر ایک شخص نظام صاحب سے پیسا لیا جائے تو ہندوستان کا پنج سالہ منصوبہ تکمیل ہو سکتا ہے۔ مانگنے بر پیسے نہیں مل سکتا۔ ایسے لوگ تو صرف ڈرے کے مارے ہی پیسہ دے سکتے ہیں جنکو ملک کی بھلائی سے زیادہ اپنی جیب گرم کرنے کی فکر رہی ہے۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ آئیل انجنس کے تعلق سے حکومت کی جو پالسی ہے وہ ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے اور اڈمنیسٹریشن کے کریٹ (Corrupt) ہونے کی وجہ سے ایسی خرایاں پیدا ہو رہی ہیں۔ سماج میں جو برائیاں ہیں انکو دور کرنے کی کوشش جب تک نہ کیجا گئی اس وقت تک صرف اوپر کی مرہم بٹی سے ان ناسوروں کی اصلاح نہیں ہو سکتی اور نہ پروڈکشن کو بڑھانے کا جو مقصده ہے وہ پورا ہو سکتا ہے۔

مسٹر ڈیٹی اسپیکر۔ میں رول نمبر (۱۰۲) کے تحت اجازت دیتا ہوں کہ اس ترمیم کو سوو کیا جائے۔

*Shri V. D. Deshpande : Sir, I beg to move :*

"That in lines 6 and of the Resolution, for the words "to stop this practice and", the following words be substituted, namely, "to give taccavi for oil engines in cash, properly regulate it and to give more attention to".

*Mr. Deputy Speaker : Amendment moved :*

*Shri V. D. Deshpande :* The resolution, as amended, reads as follows :

“ This Assembly is of opinion that the purpose of Grow More Food Campaign is not being served properly by Supply of Oil Engines on Taccavi Loans. This Assembly, therefore, recommends to the Government of Hyderabad to give taccavi for oil engines in cash, properly regulate it and to give more attention to undertake construction of Minor Projects and repairs to breached tanks for the above purpose ”.

میں امید کرتا ہوں کہ مسور آف دی بن اس امنڈمنٹ سے منظور کرنیں گے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر وہ اشیج بعد میں آئیگا ۔

شری سری پال راؤ لکشمی راؤ نوامی کر (اوینگ آباد) - میں جناب دلائی توجہ روں (۱۰۲) کے نلاز (۲) کی طرف مبنول کراوفنگ اور روں (۳) کی طرف بہنی توجہ دلاؤنگ روں (۱۰۳) کے تحت ۔ ۔ ۔

شری ادھر راؤ بھیل - جب ایک مرتبہ رولنگ دیجھاچکی ہے تو کیا اس پر ڈسکشن ہو سکتا ہے ؟

شری سری پال راؤ لکشمی راؤ نوامی کر - جہاں تک مجھے خیال ہے رسیس کے پہلے اسپیکر صاحب نے فرمایا تھا کہ آنے کے بعد اسکے متعلق تصفیہ کیا جائیگا - ابھی رولنگ نہیں دیگئی ہے - میرا پہلا آبجکشن (Objection) یہ ہے - نلاز (۲) میں یہ ہے کہ

“ If notice of such amendment has not been given one (1) day before the day on which the resolution is moved, any member may object to the moving of the amendment, and such objection shall prevail, unless the Speaker allows the amendment to be moved.”

تو میرا آبجکشن اس وقت تک قائم رہیگا جب تک کہ اسپیکر صاحب اجازت نہ دیں - جو ریزو لیوشن سو ہوا ہے اسکی پرنسپل کا پیمان ایک عرصہ پہلے میں میں روں میں تفصیل تھیں جس سے یہ واضح ہو گیا تھا کہ یہ ریزو لیوشن ۱۹ ستمبر کو پیش ہونے والا ہے - اسٹر انگریزی آبجکشن کو کوئی امنڈمنٹ پیش کرنا ہوتا روں کے لحاظ سے ایک دن پہلے دیا جانا چاہئیجے جو امنڈمنٹ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے پیش کیا وہ ایک روز پہلے نہیں دیا گیا اس لئے وہ قابل قبول نہیں ہو سکتا - اسکا تفصیل ہونے کے بعد میں روں (۲۲) کے تحت اپنا دوسرا آبجکشن پیش کروں گا ۔

شری وی - ڈی دلشپانڈے - جس وقت امنڈمنٹ ہوا آنریبل فینانس منسٹر نے اس پر آبجکشن دیا - آبجکشن کرنے کے بعد آنریبل اسپیکر نے دفعہ (۱۰۲) کی راشنی میں اس کو دیکھا اور اسکو سوو کرنے کی اجازت دیدی - اسی وجہ سے یہ امنڈمنٹ سوو کیا جا رہا ہے

*Shri M.S. Rajalingam (Warangal) :* Mr. Speaker, Sir, Even taking it for granted that you have given a ruling, I feel that if it goes contrary to any Rule, we have got to draw your attention. It is in this light that I have to submit that whenever an amendment is moved, it is the general principle all over the world that it should be in tune with the spirit of the original resolution. The original resolution says that the practice of giving taccavi loans for oil engines should cease while the amendment goes quite contrary to this and says that it must be given. In view of the general principle and custom prevailing all over the world-and not in this House with regarding to amendments, I request you to reconsider your ruling, if it has been already given and if a ruling had not been given to bear this in mind while giving it.

مسٹر ڈپنی اسپیکر .. اسکے پہلے میں نے دفعہ (۱۰۲) کے تحت اجرازت دی ہے - رونے  
معبر (۳۷) کے تحت اگر کوئی امنڈمنٹ آئے تو وہ ریلیونٹ ( Relevant ) ہونا چاہئے۔  
یعنی

It should be relevant and within the scope of the resolution.

یہ امنڈمنٹ ریلیونٹ بھی ہے اور وہ ان اسکوپ ( Within Scope ) بھی ہے - اس  
ائے میں نے اس امنڈمنٹ کے مووکرنے کی اجازت دی - میں امنڈمنٹ پڑھ کر سہاتا ہوں -

“Delete the words ‘to stop this practice’ and substitute the following, namely :—

‘to give taccavi for oil engines in cash, properly regulate it and to give more attention to’.

*Shri K. L. Narsimha Rao :* As mover of the Resolution I accept the amendment proposed by Shri V. D. Deshpande.

*Shri M. S. Rajalingam :* Mr. Speaker, Sir, the spirit of the resolution is now entirely changed. But in spite of it, Sir, since.....

*Minister for Finance and Statistics (Dr. G. S. Melkote) :* Mr. Speaker, Sir, May I know whether the original resolution stands or the amended resolution ?

*Mr. Deputy Speaker :* We will discuss both.

*Shri V. D. Deshpande :* The practice in this House has been that if the mover accepts the amendment, it will be discussed as amended. The mover has already stated that he accepts the amendment.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ بڑیکن بہت ہے کہ جب آئی ریزوویرشن پر امنشنسٹ آتا ہے تو مزور کے منظور کرنے کے بعد سپر نسکشن اور ووٹنگ کا موقع دیا جاتا ہے۔

شری کے - ایل - ز سما راؤ - میں اکسپٹ ۱ Accept اکرتا ہوں ۔

*Shri G. Sreeramloo* : We want to move some more amendments and I would like to know whether they would be allowed.

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - لیکن اس کو پرسینٹ ( Precedent ) کے طرز بر نہ لیا جائے۔ کم از کم ایک دن پہلے امنشنسٹ دیجاتی چاہیئے۔ ریزوویرشن مسوکرنے کے دوران میں کوئی امنشنسٹ نہیں دیجاتی۔ اسلئے اسکو نظر نہ سمجھنا جائے۔

*Shri M. S. Rajalingam* : As I had said, the spirit of the resolution has entirely changed in view of the amendment. But in spite of it, I feel that the speeches made hitherto by the Opposition members had their own effects on this side of the House and also on the outside world. Therefore, it is advisable-and also reasonable, that I should try to answer certain points that have been raised by some of my friends.

Sir, we are very proud to have an Opposition in this House, which has got a fame that is well-known and it is a strong opposition also. We have to congratulate ourselves that we have got an opposition that is good enough to point out our defects and prove worthy of the responsibilities that have been cast upon it by the public and the popular vote.

Sir, after an year or more of the working of this Assembly, today a specific issue has been raised that in a way people have been put to a loss to the extent of about Rs. 13 lacs or that this public money was wasted. When this issue came up I was glad, because it is a matter of public money and a specific issue worthy of an answer. Regarding the Kirloskar oil engines, Sir, it is for the hon. Minister concerned to convince the other side regarding the figures referred and I am confident that he will do it. If the criticisms made by the opposition continue to be such as those expressed on the present resolution, I must say that we are on the better side of democracy.

But, Sir, I must mention here that the wording of the resolution as originally moved is such that each of the Members had been loosely interpreting it in his own way. Some

friends have said that the purpose of the resolution is only to change the order of priority and that in view of the priority that is now given by the Government for taccavi loans for the oil engines they have no place. Well, Sir, this argument of the opposition leader has not been accepted in a way by the Opposition itself as some of the hon. Members of the Opposition themselves have contradicted it. It is clear that there are certain principles observed in deciding the order of priority, those principles are decided in consultation with the agricultural experts also. It is not the Members of this Assembly alone who decide them in the light of their limited knowledge and experience. While considering the question of priority, I have no doubt that the Government has taken all these aspects into consideration. Hence, the taccavis for oil engines being ruled out in view of the order of priority is out of question.

The second point that has been referred by some friends is that of wrong distribution that is being made or rather in any way one-sided distribution. I will go further and say that the Members of the Opposition want that whole policy of distribution of oil engines should be changed. As far as this procedure of distribution is concerned, I think the Taluka Supply Committees have their own place and they have been functioning. If the Taluka Supply Committee Members or the Supply Committees as a whole have not been functioning properly, it becomes an administrative matter to be rectified and does not in any way concern the policy of the Government in giving taccavi loans for oil engines. So, Sir, the second point that has been raised has also no place.

What I am surprised at is that in pleading for this resolution the Opposition has taken up the cause of the small dealers. Well, Sir, I am glad to find that the sympathies of the Opposition Members are also with the middle classes as much as with lower middle classes and it is a healthy sign. And whenever the question of wholesalers has come up, the question of small dealers has been put up and it is said that the representation of the small dealers must be also taken into consideration by the Government. I agree with them but I am at a loss to understand why they should base their opinion on the representation or advice of the small dealer and say that the administration has entirely gone wrong or that the Government or that the Members of this side have

joined hands with the dealers to share the spoils of this business and it is something which I cannot bear.

*Shri V. D. Deshpande* : Not the Members of this House..

*Shri M. S. Rajalingam* : It has been categorically stated on the floor of the House that some sort of understanding or some such thing prevails with the dealers and we have been led to think that the Members are also liable to be doubted. Such a charge, I feel is uncharitable by the Members of the Opposition. A strong section of the House strongly feels that a similar charge namely that the Opposition Party is trying to share the spoils of such profits in the name of opposition, exposition and coercion is there, but shall I bring that charge is my question.

*Shri V. D. Deshpande* : My charge is on the Department and not on the hon. Members of this House. The Member should not misunderstand....

*Shrimati Shahajahan Begum* : If the charge is on the Government, it means on the Members also.

*Shri V. D. Deshpande* : My charge is on the particular Officer and on the particular Department and the Minister concerned is responsible for it and not all the 95 members on the other side of the House.

*Shri M. S. Rajalingam* : I am ready to be corrected.... My friend has again thought of correcting me. Even taking what he has said for granted, I would like to ask one thing. 'If a particular Officer of a Department has a hand in this, are we going to charge the entire department with it?' That is my question.

*Shri V. D. Deshpande* : We demand an enquiry into it....

*Shri M. S. Rajalingam* : Mr. Speaker, Sir, I am on my legs and I do not want to be interrupted like this.

If a particular Officer does something, it is the duty of the Opposition to charge that officer with that and draw the attention of the Minister to the matter and see that the Officer

19th Sept., 1953.

355

concerned is punished. I have congratulated the opposition for bringing up the matter of the alleged wrong utilization of Rs. 13 lacs of public funds. I would have certainly congratulated them if any person is referred to as responsible for the misuse of any money. But charging a Minister or charging the Members with such things in general does not create a healthy atmosphere. Looking upon the Minister or the Members with suspicion with no material to substantiate is something which is not worthy of this House. We should not take such things coolly as it is a thing which the outside world will take seriously.

It has been said that the entire policy of giving Oil Engines has to be regulated. There is a procedure to regulate it and there is a method of asking to regulate it, and I also want that it should be done. For instance, Sir, I have got an important suggestion. I will put it before the House. I have been told, Sir, that the Government of India have sanctioned certain amounts for repairs to the breached tanks. It has been specifically stated in the circular of the Govt. of India, that the money should be used only for breached tanks. There are feeder channels which take water into these breached tanks, which need repairs but in view of the fact that it has been stated that the money should be used only for breached tanks, that money is not being used for the repairs of the feeder channels. If the feeder channels are repaired, the tanks will serve their full purpose. Anytime whenever there are some works to be carried out or a programme to be launched a reference has to be made to the Government of India. The thing is that in view of the circulars or instructions of the Government of India, the money set apart for these tanks which are breached, is not being used fully and such money could certainly be put to better use. Such concrete suggestions will go a long way in building up the prestige of the whole Government as well as that of the Members of the Opposition.

In the end, even though some of my colleagues on this side of the House might have said something amazing I should frankly request my friends in the Opposition and our side not to cast aspersions which make the human nature some times lose its bearings. I hope that this will be borne in mind by the Members of the Opposition whenever they criticise a Bill or speak on any resolution.

شري بي - ڈي - ديمکھ - مسٹر اسپیکر سر - آج اس رزو لیوشن کے بارے میں ٹریبڑی پنجس کی جانب سے جو تقریریں ہوئیں انہیں میرے آنریبل دوستوں نے بڑے ہی معمومانہ طریقہ سے باتیں بنائے کر کسانوں کے دکھ درد سے ہمدردی اور حکومت کے انصاف کی داد دی - میں ہاؤز سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج ایسا بڑا چارج لگایا گیا ہے جسکے متعلق نہ صرف ہاؤز میں بلکہ ہاؤز کے باہر حیدر آباد و سکندر آباد کے چوراہوں پر - سڑکوں پر - بیسٹیوں میں - بسوں میں - رکشاوون میں بحث کیجا رہی ہے تو اسکے متعلق حکومت نے - متعلقہ محکمہ نے اور منسٹر صاحب نے کیا بیان دیا ہے - مجھے انسوس ہے کہ یہ چیز ہاؤز کے باہر کمی ہے لیکن میں ہاؤز ہی میں بحث کرتا اس موزوں سے متعلق بحث کرنے کی صحیح جگہ تصور کرتا ہوں - ورنہ آج حکومت پر جس طرح ہاؤز سے باہر جیسا کہ میں نے کہا - لعنت اور ملامت بھیجا ہے تو کیا اسکے ہمدرد اسکو گواڑ کرنے ہیں جو پوری ڈیمو کریسی پر ایک بڑا دھبہ ہے - میں ان تمام چیزوں اور شکایات پر بحث نہ کرنے ہوئے جو منشیل گورنمنٹ کی نظر میں لائے گئے ہیں اور اسکے ذمہ داری کس پر آتی ہے اور کس پر نہیں آتی - اسکو عرض بحث میں نہ لاتے ہوئے صرف آئیل انجن سے متعلق کہونا گا - آج یہ بحث کیجا رہی ہے کہ آئیل انجن سے فائدہ نہیں ہے - دنیا میں کون ایسا بیوقوف ہے جو یہ کہے کہ مشتری کے استعمال سے تقصیان ہوتا ہے (چیز) لیکن سول یہ ہے کہ گرو مور فوڈ کمپنیں کے تعلق سے انہوں کے سامنے میں جو ایجنسی دیجا رہی ہے اور جو بڑے بازی اور چالاکی ہو رہی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

شري لکشمی کوئٹا (آصف آباد - عام) - بڑے بازی کا لفظ ان پارلیمنٹری ہے - میں آنریبل اسپیکر کو فائٹنگ دینے کی خواہش کرتا ہوں -

شريمتی شانتا باٹی (سکھل - آتما کور - عام) - ان پارلیمنٹری ہے - واپس لینا پڑیگا -

مسٹر ڈپی اسپیکر - آرڈر - آرڈر یہ وردہ ان پارلیمنٹری نہیں کہا جاسکتا لیکن اسکے پابجود بھی یہ مناسب نہیں ہے -

شريمتی شاہ جہاں بیکم - لعنت کا لفظ بھی خراب ہے - وہ بھی کہا گیا ہے -

شري بي - ڈي - ديمکھ - آنریبل اسپیکر کی روشنگ کے بعد میں یہ لفظ واپس لے لیا ہوں - آج یہ سوال نہیں ہے کہ آئیل انجن استعمال کرنے جائیں یا نہیں - سوال یہ ہے کہ ہمارا موائزہ محدود ہے - اس محدود موائزہ میں حیدر آباد کے کسانوں کو کس طرح زیاد سے زیادہ فائدہ پہنچایا جائے - اس رزو لیوشن کے تعلق سے میں آنریبل منشی سے یہ پوچھتا چاہتا ہوں کہ جہاں انجن سہلائی کئے ہیں جائے وہاں کیاں پے منٹ کیا جاتا ہے - انہیں یہ اختیار حاصل ہے کہ ہندوستان بھر میں جہاں چاہیں - جس کمپنی کے پامنے پاچاہیں - جس قسم کا انجن چاہیں کاروباری طریقہ پر خرید کر حکومت کے پامن رسید پہش کریں - امیں طریقہ کو بدلتے کے بعد آج ۔ ۔ ۔ لا کہ روپیہ کا جو آئیل انجن کی قیمت کا مسئلہ

الیہ ہے اور جو شئی یا نیسی اس جمہوری دوری میں اختیار کیگئی ہے وہ کس سے پوچھکر اختیار کیگئی ہے - ایک آنریبل ممبر ابھی اشاؤ کر رہے تھے کہ سپلائی کمیٹیز ہیں کیا ان سے مشورہ لیا گیا ہے اگر نہیں لیا گیا تو کیوں نہیں لیا گیا اور اگر لیا گیا ہے تو اسیں بھی کوئی راز ہے - یہ ذمہ داری کیوں لیگئی - اپنے محدود اختیارات کا استعمال کیوں کیا گیا - جمہوریت میں کتوں پارٹی ایسا نہیں کر سکتی - کسی شخص کو اسکی اجازت نہیں دی جاسکتی - اس دفعہ کے م bers اور حکومت عوام کے ٹریٹی ہیں - وہ انکے خامن ہیں - ان پر ایک ایک پیسہ کی ذمہ داری ہے - جب آپکے پاس برائی نام ہی سپلائی کمیٹیز ہیں تو کیا آپ نے ان سے پوچھا - جیسا کہ پہنچ لیں کہا گیا ہے اور یہ واقعہ ہے کہ کرنوسکر والدی چیئر وہاں چودہ سو روپیہ میں انجن مل رہا ہے لیکن بازار میں انجن کی قیمت ۱۰۸۰ روپیے ہے - اسکے علاوہ کمپنی کی دوسرا ترکیبیں بھی ہیں - انجن کی قیمت میں جو اس کا ضروری سامان ہوتا ہے اس کے ساتھ جڑا ہوا آتا ہے لیکن یہاں کپلنگ پمپ اور دوسرا بولٹس کیلئے الگ چارچس لگائے جا رہے ہیں یہ ایک فرائی ہے - یہ ایک دھوکہ ہے - یہ تمام چیزیں نہ صرف جذباتی طریقہ پر یہاں رکھنا ہے بلکہ اس رزویوشن کو ہاؤز میں پیش کرنے کا یہ بھی منشاء ہے کہ آنریبل منسٹر ممکن ہے کہ ان چیزوں سے واقف نہوں اور باہر کے لوگ انہیں دھوکہ دے رہے ہوں -

مجھے یہ پوچھنا ہے کہ ۸۰ فیصد انجن کس علاقہ میں دئے گئے وہ اس علاقہ میں دئے گئے جہاں تقریباً ۲۰ ہزار تالاب ٹوٹے ہیں - یہ تلنگانہ کا علاقہ تھا - وہٹوڑا ہے میں جہاں انجن کی حقیقت میں ضرورت ہو سکتی ہے وہاں ہر تعلقہ میں مال میں صرف دو تین انچس دئے جاتے ہیں - اور وہ بھی صرف اسی شخص کو ملتے ہیں جو مال داو ہے - اتنا مدارکہ خود خرید سکتا ہے اگر ڈپارٹمنٹ سے دو ہزار تقاضی منظور ہوئی ہے تو حکومت کو نسا احسان جاتا ہے - کاشتکار کی زمین مکفول کیجاتی ہے - اس سے سواچھہ فیصد سو دلیا جاتا ہے - حصول تقاضی میں تقریباً دو سو روپیہ ہر کاشتکار کا خرج ہوتا ہے اور اگر واقعی وقت پر، ضرورت کے وقت، قرضہ ملے تو اس سے فائدہ بھی ہو سکتا ہے - اسیں فرق صرف اتنا ہے کہ ساہوکاروں کے پاس سے لینے کے بجائے گورنمنٹ سے قرض لیا جاتا ہے - یہ بہت اہم مسئلہ ہے اسپر آنریبل منسٹر مستجد کی سے غور کریں - کیونکہ اگر یہ اسکیم فیل ہو رہی ہے تو یہ انجن کا گناہ نہیں ہے بلکہ ان وجوہات کی بنا پر ہی فیل ہو رہی ہے - اب یہ کہ قرض دیکر مجبور کیا جاتا ہے کہ قلان کمپنی ہی سے انجن خریدا جائے - لوگوں کا خیال ہے کہ بیشتر کمپنی کے انجن یوسیدہ ناکارہ اور فالتو ہوتے ہیں اس سے خراب کوئی انجن نہیں ہو سکتا - یہ ہلکے انجن جو ۸۰۰ کے ہیں کاشتکار کو ۱۳۸۰ میں خریدنے پر مجبور کیا جاتا ہے - خصوص کمپنیوں ہی سے خریدنے پر آپ کیوں مصروف ہیں - ان پر یہ کیوں لازم گردانا جاتا ہے - آپ یہ دلالی کیوں کرتے ہیں -

کیوں صاحب - آپ اس مصیبت میں کیوں پڑتے ہیں - اگر انٹیشریز کی ترقے متعلق غور کرنا ہے تو وہ انڈسٹریز ڈپارٹمنٹ کا کام ہے - وہ غور کریکا - یحکمہ زیارت کو

تو یہ غور کرنا چاہئے کہ کسان کو زیادہ سے زیادہ فائندہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہہ سے کم قیمت پر انجن کیسے مل سکتا ہے۔ کسان گو ۲۵ پرسنٹ کمی سے انجن دلانے کی کوشش کیجئے۔ آپ کسان کی بھلائی تو نہیں سوچتے بلکہ نمائشوں اور بولاوڈ کی بھلائی سوچتے ہیں۔ کرلوسکر کے پروڈکشن کی سوچتے ہیں۔ اگر آپ ایک لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ دے رہے تو کس تناسب سے دے رہے ہیں۔ اگر اگر یکلچرل ڈپارمنٹ حقیقت میں ہمدردی رکھتا ہے تو ایسے لوگوں کو تقاوی دے جو حقیقت میں مستحق ہیں جنکے پاس پانچ پانچ چھ چھ ایکڑ کے تکڑے ہیں ان ہی لوگوں کو تقاوی دینا چاہئے۔ تقاوی روپس کیسے ہیں کیا ہیں اس سے تمام آنریل ممبرس واقف ہیں۔ ان روپس کے لحاظ سے جو شخص حقیقی معنوں میں مستحق ہے اسکو قرضہ نہیں ملتا۔ اور میرے پاس اسکے کئی نظائر موجود ہیں کہ جو اشخاص ذات سے انجن خرید سکتے تھے صرف ان ہی کو قرضہ دیا گیا۔ میں اسوقت ان تمام تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا۔ سپلائی کمیٹیز کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اسکے ممبرس نامینیٹل ہیں منتخب ہو کر نہیں آئے ہیں اور ان ممبروں کا یہ حال ہے کہ انہوں نے دس دس پندرہ روپیہ لیکر تقاوی کی تصدیق کی۔ صداقت نامہ دیا۔ بھوکردن کمیٹی کے سلسلہ میں اس جانب توجہ دلاتی گئی۔ عملہ داران متعلقہ سے کہا گیا اجیٹیشن ہوا اور اخباروں میں بیانات آئے۔ میں نے خود بیان دیا۔ اگر یہ غلط ہے تو اخبار میرے منہ پر کیوں نہیں مارا جاتا۔ ایک دفعہ ہزار دفعہ اخبارات میں دیا جاتا ہے۔ لیکن کیا اسکی مخفیات ہوتی ہے۔ کیا اسکا انسداد ہوتا ہے۔ یہ تمام پیزیں ہیں جنکے متعلق میریسلی غور کرنے کی ضرورت ہے۔ یہی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن پر غور کیا جانا چاہئے۔ ہافز میں جب ان پر بحث ہوتی ہے تو اسکے انسداد کیلئے ضروری انتظامات بھی ہونا چاہئے۔ آج ہافز کے باہر بھی ان چیزوں پر بحث ہورہی ہے اور ہافز میں بھی بحث ہورہی ہے۔ آج ۳۰ لاکھ کا معاملہ کیا جا رہا ہے۔ اگر حکومت ہند نے دیسی کمپنیوں کے تحفظ کا، ہندوستانی کارخانوں اور انڈسٹریز سے معاملہ کیا ہے تو انڈسٹریز ڈپارمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا کو لکھ جاتا۔ اس کاروبار میں ڈیلرس سے ۲۰ پرسنٹ ڈسکاؤنٹ کاشتکار کو دلا دیا جاتا یا مسکن ہے کہ حکومت کو بھی ایجنسی لینے پر ۲۰ پرسنٹ ڈسکاؤنٹ ملتا۔ ایسی پالیسی کیوں اختیار نہیں کی گئی۔

میں ایک چیز خاص طور پر ہافز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ کیوں آئیں الجنس کیلئے تقاوی لوپس بند کیا جانا چاہئے۔ مرتھواؤڑ میں پانی کی قلت کی وجہ سے وہیں کا لیول دھنس گیا۔ کچھ ۶۰ فٹ تک نیچے ہو گیا۔ اور انجن ۶۰ فٹ تک پانی کی وجہ سے وہیں کوہنچتے اس لئے مرتھواؤڑ میں بھی چھوٹے تالاب بنائے کے لیوں کو اوپر لا یا جاسکتا ہے اور انجن کا رامد ثابت ہو سکتے ہیں۔ صرف انہیں تقسیم کرنیسے غلہ زیادہ اکٹھ کا مستعلہ حل نہیں ہو سکتا۔ انجن زیادہ تر تلنگانہ میں سپلائی کرنے جاتے ہیں تو وہاں بڑی بھی یکلکر ہو جاتے ہیں۔ اس بھی کوئی فائیہ نہیں ہو رہا ہے۔ اس سے مستعلہ حل نہیں ہوتا۔ حل

ہوتا ہے لیکن پر اپریل حل نہیں ہوتا ۔ میں یہ کہونگا کہ آپ دیکھئے تباوی دینے سے انجن لگنے پر ان مقامات پر آپی اور تابی فصلوں میں اور پیداوار میں کستدر اضافہ ہوا ہے ۔ میں سٹول سپلائی کمیٹی کے سامنے دئے ہوئے اعداد ہاؤس کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ سنہ ۱۹۵۰ع میں جوزین تری کی زیر کاشت تھی وہی آج ہے ۔ تری کے رقبہ میں کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ میں آنریل ممبر کی توجہ روپ ۱۵۱ کی جانب مبنول کراتا

ہوں ۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دشمنکو ۔ ہر حال اس استینمنٹ سے واضح ہوتا ہے کہ انجن سپلائی ہونے کے بعد آپی اور تابی ایریا زمین کوئی اضافہ نہیں ہوا ہے ۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت انجن سپلائی کرنے کی پالیسی کے بارے میں بنیادی طور پر سوچے اور کاشتکاروں کو نقد رقمی امداد دیکر انکی رہنمائی کرے ۔ تاکہ وہ کم سے کم دام میں اچھے اور کارآمد انجنس خرید سکیں ۔

\*Dr. G. S. Melkote: I am really surprised at the various speeches that have been made in the course of the debate on this Resolution.

I was wondering whether I should laugh or weep over what has taken place today in the House. I have to laugh, for the simple reasons that the Members of the Opposition, sitting on that side of the House, appear to me to be committing a number of mistakes ; and weep, obsessed by the thought as to what impression a perusal of the discussion today and the resolution both in its original and amended forms might create on the minds of the people outside. A twist has been given to the idea of the original resolution ; and whether that twist has properly been conveyed into the resolution as amended is not quite clear. If, on a perusal of the resolution in the light of the speeches made on the floor of the House, people outside should find that the amended Resolution does not convey the original meaning, do they not think lightly of their representatives of the Hyderabad State and is this not a matter for regret ?

The resolution is there. In its original form, it states that no taccavi loans should be given for pumping sets. Possibly, some members of the Opposition felt hurt and they moved the matter with their leaders. Who are they ? Members from Marathwada and Karnataka areas. Why ? For the

simple reason that there are no tanks in their areas. If no taccavi loan was given for the purchase of the pumping sets and if there are no tanks in the area, then where would this money go? That is their apprehension. Naturally, a twist came into the meaning of the resolution—possibly. I have to state that it should not mean complete abandonment of pumping sets but that some sets may be purchased. The hon. Member who spoke last on the Resolution referred, by way of a charge against the Government to the way in which the sets have been purchased, etc. Whether all this idea is there contained in the Resolution as it now stands is a thing of which I am not quite sure and it is for the Members of the Opposition to say. With regard to the resolution itself and the various charges levelled I am confident the Minister in charge of Agriculture and Supply is competent enough to answer them at length.

But there were certain fundamental matters which were referred to incidentally, and I would try to answer some of them. First comes the question of water. Whether it is dry or wet cultivation, water is the most important requisite for all irrigation purposes. A person of the competence of Sri S. V. Ramamurthy told me, when I was touring with him, that if we give seeds of a better quality, that would give an increase in production by 10 per cent; if we give better manure, it would give another increase of 20 per cent; and if water is supplied, it would give an increase by 200 per cent. The importance of water thus becomes quite apparent, more so in a country like ours if we note that while better seeds give an increase of 10% and better manure 20%, better water gives 200% increase in production. Situated as we are with shortage of food-stuffs, the country has taken up a Five-Year Plan. Some Members seem to think 'Why not devote all this money for construction of tanks in the Telangana area?' Well and good. Some others would suggest 'Why not spend all the money over the education of people for the next 15 years leaving every other thing'. Man cannot develop in a lopsided manner. Every sphere of our life, economic, political and social, has to be developed. If that is to be done, it is not merely Telangana, it is not merely irrigation projects of the type of Tungabhadra, it is not merely the construction of a few minor tanks, but it is a question of

getting water to each and every village, however remote it may be.

Under the scheme, different strata of society are to be benefitted. Not merely different strata of society, but every village, if possible, and every part of the country has got to be benefitted in some measure or other, so that the prosperity of the country increases as a whole. That is the point. If that ideal is to be attained, there are some people who argue that the whole system should be a centralised one and there should be a number of big dams like Thungabhadra. There is also another section of people who opposes this and say that the construction of Tungabhadra should not proceed and that it can be taken up, say, after 15 years. Both protagonists and antagonists are there. Their points of view are these : If we carry on with big projects like the Tungabhadra, it gives employment for about 15 to 20 thousand people for a considerably long period and at the end brings a large acreage under cultivation. But this, according to the other view, does not enthuse the people in the other areas. About 15 thousand people in different villages have to be uprooted; their standard of life increases when they go to towns and they find, when they go back, that their earning capacity is considerably reduced. So, if we want this Five Year Plan, why not take up all the irrigation tanks, about 25,000 in number, spread all over the State, which will give employment not only for 15 or 20 thousand, but to lakhs of people and benefit the whole State. That is the other view expressed. It is like the question whether small cottage industries should come first or the big industries.

All these aspects were considered at length by the Central Government. Government of India has given about 2 crores for this purpose and even if we are given another 40 lakhs of rupees, to that extent we will increase the sources of supply of water for the prosperity of the people. But if you say 'why not give more pumps to Marathwada ?' it is for the Minister concerned to answer. That is why possibly, Sir, I think, this change in the resolution has taken place. It has changed from 'no pump' to 'some pumps' and from 'some' to '10 per cent—now there we are. The difference between you and me is only the question of issue. If that is the point, I fail to understand why this Resolution was brought in the House at all : and it is for this reason that I said at the outset that

I do not know whether I should laugh or weep over this resolution.

The next is the question of having a centralised or decentralised system. Members have discussed about modernism and mediævalism. Members of the Opposition, I believe have no clear conception of modernism. What do we mean by 'modernism'? I shall give you an instance. I was recently in Germany, and was taken to one of the biggest pharmaceutical firms there. I asked them to take me round. They said 'how long are you going to stay? I said 'four hours'. They said, 'even if you stay here for forty days, you cannot see our manufacturing firm completely'. They took me in a lift, 200 feet high. It took me four hours to see two small sections. One was sulphuric acid section and the other section was devoted to penicilline manufacture. At the end of it, the manager came and asked me 'what did you see?' I said 'it is all marvellous, very efficient and magnificent, because in the whole firm, there is nothing but machinery with only three people operating'. "What is your impression?" he asked. "What happens in your country is". I said "people are born to be fodder for war. So very few people will operate your machinery. But in my country, people live and we have got to work and find employment for them in factories. We are 360 millions in contrast with your small population. If possible, I will employ about 3,000 people in a firm like this in our country".

Well, if that has to be done, it does not mean that we have taken to bullocks or that we are simply going back to mediævalism. When we speak of modernism, people on the other side are all modern, but if we speak in terms of 'mediævalism', they begin to criticise us. This, as I said, is due to their not having any definite conception of what these terms indicate. What is machinery? Everything that helps man in his individual self. For instance, needle is a machine; it helps to sew; it is useful to the individual. Similarly, a charka or a takli. They help man to produce more. Likewise, a cycle is a machine. While in England, I saw a tricycle in which the husband, wife and baby could comfortably go. I say machines of this type help individuals to prosper and this type of machinery is needed most, but not the other type which kills the individual self. By 'modern' or 'modernism' we mean,

machinery which does not deprive another man of his work. With regard to taccavi loans for purchase of engines, it is very difficult to feed the bullocks. Food is necessary for the cattle and the man, who, though takes only about 15 days' work from cattle, has to feed them for one year in order that they may live and be useful for work. The question of food-stuffs has farreaching effect on the economy of our country. I suggested to some experts in England and I suggest to our people also here to manufacture a machine with a number of irons at ends which, when operated, will plough a greater area, thus saving the bullocks from strain and the man from providing fodder to them; and this contrivance should, at the same time be cheap. Machinery like cycles, charka, etc. are most welcome today in India. Machinery of the above type which helps the individual farmer and reduces his need for animals is most valuable and it is that type of machinery that we are trying to give by means of Taccavi loans all over the State. The comparison between 'modernism' and 'medievalism' made by some members of the Opposition makes no appeal to me. This is our conception of 'modernism'.

I entirely oppose the resolution as it stands. I hoped that the resolution might be given more life and I might be in a position to accept it because I do not say we have got every kind of knowledge. If Members of the Opposition could have thrown certain light in favour of this resolution, we could have accepted. But as it stands after the various modifications that have taken place, I personally feel and plead with the Members of the Opposition that they should rather withdraw the resolution than press for its being put to vote. Thank you, Sir.

\* శ్రీ రామానందం (వాసుకొండ) :-  
స్టేట్, సర్,

ఈ ప్రాంతం నెండు పాయాట్లును క్లిర్ (Clear) గా తీసుక వస్తోంది. ఒకే, ..  
مسٹر ڈپీ اسپیکر .. آپ ایسی زبان میں تقریر نہیں تو اچھا ہے جسکو زیادہ سے  
زیادہ سب سچھ سکیں ۔

*Shri S. Ramanadham :* Mr. Speaker, Sir, This resolution brings before this House two points clearly. But unfortunately, Members on the other side are either trying to ignore these two points or trying to circumvent the whole thing in

what I should say—their own language. They get angry because we put before them what the man in the street thinks about these engines and the Finance Minister, when he is told that the country's money is not utilised properly and is diverted into channels, into which it ought not to have been diverted, does not know whether he has to weep or laugh. I am surprised at this.

This resolution brings two charges. No useful purpose is served if members on the other side get angry. They must answer the two charges that are brought up. One is the question of corruption and the other is that the money is not being properly utilised. It is said that the Minister concerned will reply to these. That is all right.

One other thing is whether the scheme itself is in the best interests of the grow-more-food campaign. We are accused of certain things. They are welcome to accuse us and it is for the people outside to believe it or not. I do not think the people will believe the sweeping charges that are levelled against us.

The whole thing is whether these oil engines which are being supplied are really being used for growing more food. Are they going to those people who are really anxious to grow more food or are they being black-marketed outside? The question is whether these engines are being supplied to those people who are capable of using them for growing more food. That question, they do not prefer to answer. They deliberately do not want to see that these oil engines are going into the hands of those people who do black-marketing with them. They do not see that these engines are going into the hands of those who can as well get hundreds of oil engines from outside. I do not want to enter into the spirit of the language of the resolution. The other side is more concerned with the language of the resolution and not its spirit. This resolution says that the method of giving the oil engines is not the proper method for growing more food. That is the spirit of the resolution. I wish that the Members on the other side calmly think about it. That is what I would like the Members to do who have spoken or who wish to speak on this resolution.

\* شری لکشمون کوئٹا - سٹر اسپیکر سر۔ رزویوشن کو پیش کرنے والے جن خلافات کا اظہار کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس ہماری کا بوری طرح سے ہاندا ہوئے گے

ئئے کافی ہیں - اصل میں روزولیوشن ایک ذمہ دار پارٹی کے ممبر کی طرف سے آیا ہے اوس پارٹی کی بانی میں کو کہا کرتے ہوئے اس روزواہشن کو پیش کیا گیا ہے جس میں آئینہ انجمن کے خلاف نہماں گیا ہے - بھر اس پارٹی کی جانب سے ایک ذمہ دار آئریل ممبر نے جو اس پارٹی کے لیڈر بھی ہیں امنستان پیش کیا ہے - اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اس پارٹی کے سامنے کوئی واضح اور صاف پالیسی زراعت کے تعلق سے آئینہ اجنب کے بارے میں نہیں ہے - یہی ایک چیز یورے روزولیوشن کی مخالفت کرنے کیا ہے کافی ہے - بہت سی باتیں اہمی طور پر پیش ہوئی ہیں لیکن خاص واقعات کو بطور مثال پیش کر کے کافی حلے کرنے کی کوشش کیگئی ہے - اچھا ہوتا کہ اس ذمہ دار ہاؤز کے ذمہ دار ممبرس کی حیثیت سے واقعات کو پیش کرنیکی کوشش کیجاتی جنک معقول جواب دیا جاسکتا تھا -

۲۔ لاکھ روپیہ دینے کی بات ایک آئریل ممبر نے کہی ہے - یہ بے بنیاد واقعات ہیں - آئینہ انجمن کے تعلق سے جو واقعات بتائے گئے ہیں اور تیس چالیس ہزار روپیہ کا جو تذکرہ تیا کیا ہے وہ بالکل بے بنیاد اور غیر صحیح ہے - کہا گیا کہ اخبارات میں آریکس آئے ہیں - آیا کہیں - گورنمنٹ کے لئے یہ تو ممکن نہیں ہے کہ اخبار میں جو بھی آریکل آئے ایسی تحقیقات کئے ہیں - آئی ڈی یا کسی مشتری کو مقرر کر دے اور اگر ایسا کیا جائے تو ایک بڑا اڈمنیستریشن بھی کافی نہیں ہوگا - صحیح واقعات کو معلوم کر کے غلط فہمی کو دور کرنا واقعی ایک صحیح طریقہ ہے لیکن ایسی حالت میں جبکہ خود کو صحیح حالات معلوم نہیں "فلاور آف دی ہاؤز" میں لانا اور اس پر تفاہیر کرنا میں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں - اور اگر ایسا جائے تو یہ کوئی اچھی خدمت نہیں ہے - آئینہ انجمن کے مسائلہ میں کیا شدیاں دینا چاہئے اسکی ترمیم پیش کر کے تواریخ میگئی ہیں - حالانکہ سابق میں ہی بارہ گما ہے کہ آئینہ انجمن کی خربی کے لئے نیاش یعنی رقم بطور تنقیٰ حاصل کر کے اس سے شادیاں نیگئیں ہیں - اور یہ بھی کہ جہوڑے رائند پیش کر کے رقومات حاصل کئے گئے ہیں .. اسکے لئے بھی حکمت نو ہی ذمہ دار قوارڈیا گیا حالانکہ یہ ایسی باتیں ہیں جنکے لئے سی - آئی ڈی یا اور کوئی مشتری کا رکھنا بے سود ہے - بجاۓ رقم دینے کے اگر آئینہ انجمن دیکر انکو زرعی اراضیات پر قائم کیا جاسکتا ہے تو یہ ایک بہتر طریقہ ہے - کیا شدیاں کے بارے میں اگر بداعنوایاں ہوتی ہیں تو انکو روکنے کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے ؟ اسکی ذمہ داری ان اوگوں پر خائد ہو گی ؟ اس طریقہ کار میں تبدیلی نیجا سکتی ہے یا سابقہ طریقہ ہی جاری رہا چاہئے ؟ یہ ایسے مسائلہ نہیں کہ اس قلور پر بحث کر کے کوئی تصنیفہ کیا جاسکے ان امور پر کافی خور و خومن کی ضرورت ہے - آئینہ انجمن کے لئے تقاضی رقم کی شکل میں دی جائے یا شئے کی شکل میں ، ایک بیشادی حیثیت کا مسئلہ ہے - اس ریزولیوشن یا ترمیم کے ذریعہ ان اہم مسئلہ کا تصنیفہ نہیں ہو سکتا - اسلئے مجھے ضرورت پیش آئی کہ میں اس روزولیوشن اور ترمیم کی مخالفت کروں جو روزولیوشن پیش دیا گیا ہے اگر اس سے واقعی دیش کی کوئی بھالی مقصود ہے تو خوشی کی بات ہے - لیکن محض اپوزیشن پارٹی کے ایک رکن کی جانب سے اس طرح کی قوارداد

اور اس قرارداد میں ایسی پارٹی کے لیڈر کے جانب سے اضطرح کی تربیہ جو اصل فرازدادتے  
مشائیں کے مطہاد ہے پیش ہو کر اسپلی سے نامنظور ہوجائے تو اس سے اس مقصد ہی فیث  
ہو جاتا ہے۔ اگر سچ اچ دیش کی بھلائی مقصود ہے تو تعییری غور و نکر کے ساتھ مختلف  
پارٹیوں کے ساتھ اسپلی کے باہر رائے مشورہ کر کے اسپلی میں کچھ ٹھنڈی چیز نہیں ہائے تو  
اسکا ضرور خیر مقدم ہرگا۔ کسی چیز کی بابتہ ایک پارٹی آپس میں ہی ڈسکشنز بر کے نئے  
کرنے سے وہ سب کے لئے قابل قبول نہیں بتا جیکہ وہ پارٹی انٹریت نہیں رہتی۔ ساتھے  
جب تک مختلف پارٹیوں اور ہم خیالوں کا کوا بریشن حاصل نہ کریں ابھی تحریکیں اور  
ترمیموں کے لانے سے دیش کی کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔ ابتدہ دنیہ کو بد جانے کے  
مقصد پورا ہونا ممکن ہے کہ اپوزیٹ پارٹی ایک ترقی پر تھے صریقہ کار انخیار کرنا چاہتی  
ہے لیکن ٹرٹی بندچ کی جانب سے اسکو قبول نہیں تیਆ جاتا۔ لیکن دنیہ یہ بنی جان  
لیگی کہ اس میں شخص دکھاؤ مضمیر ہے۔ اس قرارداد و ترمیم کے حیرے ایک خص و قدر  
کے بارے میں حملے شروع کئے اور الزانت لگائے گئے۔ اگر سکن قبیل حقیقت ہو معلوم  
کر لیا جاتا اور فیکش اور فیگرس کے ساتھ انکو پیش کیا جاتا تو بہتر ہونا مکر ایسا نہیں  
کیا گیا ایسی باتیں سے سوائے دیش کے نقصان کے کوئی بھلائی کا کم نہیں ہو سکتا۔ اس  
لئے میں عرض نہونگا ہے یہ ریزولوشن سعہ ترمیم کے واپس لیا جائے تو مناسب ہے۔

*Shri V.D. Deshpande* : Mr. Speaker, Sir, I move that this Resolution be now put to vote. There are some 30 or 40 resolutions and we want to see that this resolution is finished today, so that the other resolutions may be taken up later. I, therefore, move that this Resolution be now put to vote.

شی. دی. کے. دوستکار :—میں جیس کلوجر (Closure) کو مुखالیکت کرتا ہوں۔ ہالاںکی  
جیس تاریکے میں، اور جن ہالات میں یہ پےش کیا گया ہے اُسکو میں تاریک کرتا ہوں۔ اپنے  
جو شان پارٹی کا س्टریٹجی (Strategy) کو میں اپریچیٹ (Appreciate) کرتا ہوں کی  
بُوہنؤں نے اُسے بُوہم تما سے س्टریٹجی کے لئے ہے کہ اب تک کیسی نے کبھی اُسے نہیں لے لیا ہے۔  
اور چیلکوں ایک اینسولینٹ (Innocent) تاریکے سے جیس رے جو لیو شن کو پےش کیا گیا ہے۔ میں سوچ  
رہا ہا کہ اُن پروگریسیو پارٹی (Progressive Party) نے یہ کیا رے جو لیو شن پےش کیا ہے۔  
جو رے جو لیو شن بھایا ہے وہ اُن کا چالاکی کے ساتھ پےش کیا گیا ہے، اور اُسے سوالات سے کہ کہ  
دیکھ بیوے ہے جیس کا بُوہنے کبھی سپنے میں بھی س্পاہل نہیں ہے۔ جیس رے جو لیو شن پر جیس تاریکے سے  
کھڑکرے کو گہری بُونکا بُوہی تاریکے سے مکاٹل اور جو رہا اور سے جواب دینا پडے گا۔ وہ دھن سے  
بُونکر ان بُولنا چاہتے ہے۔ مینیسٹر جین چارب کو بھی بُولنا پडے گا۔ جیس لیلیے میری جیسٹ-  
بُونکا ہے کہ جو کلوجر بُونک ہے اُسکو جیس کوکت نہیں لینا چاہیے۔

شری وی۔ ڈی۔ دشپانڈے میں کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ منسٹر انجوں  
اس کے بارے میں جواب نہ دیں۔ لیکن کلوڈر (Closure) کے سوو (Move)  
ہونے کے بعد یہی تقریبی ہو سکتی ہیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر میں سمجھتا ہوں کہ ڈسکشن بر کنی وقت صرف ہوا ہے۔ اب  
مسٹر صاحب جنتا وقت چاہتے ہوں وہ انہیں دینا ہو گا۔

شی. وی. کے. کورٹکر:- سंવंधیت مंत्रیکے پشچاٹ مुझے بھی کوچ کہنا ہے ।

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - ہاں - آپ کہہ سکتے ہیں ۔

مسٹر فارسپلائی اگر یکلچر اینڈ پلانگ (ڈاکٹر چنان یڈی) - مسٹر اسپیکر سر -  
جو بباحث ہوئے انہیں میں دلچسپی سے ستا رہا - مجھے بڑی خوشی ہوئی - اچھا ہوا کہ  
اس قسم کی بحث چھٹی اور کچھ واقعات ہافز کے علم میں آنے کا موقع مل گیا - یہی چیز  
ڈیمو کریٹک اصول کی روح ہے - جس توب کے ساتھ ہافز میں ان سوالات کو لا یا گیا وہ  
تعمیری نقصہ نظر سے ضروری ہیں اور میں اپوزیشن پارٹی کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان  
کے جذبات کی میںے دل میں قدر ہے - اگر یہی جذبات رہیں تو بڑی خوشی کی بات ہے -  
لیکن میں کہونگا کہ اس مسئلہ کو لا نے کے اور بھی طریقے ہو سکتے تھے - پھر بھی مجھے  
نہ کوئی شکایت ہے اور نہ کوئی عذر - افسوس بھی ہوتا ہے کہ ہافز کا پلیٹ فارم یعنی فلور  
اسکے لئے استعمال کیا گیا ہے - میں آج صحیح جیکہ ہاری پارٹی مینٹنگ ہوئی اوس وقت موجود  
تھا - وہاں میں نے اپنی معلومات کے تحت بتایا کہ آئیل انجنیس اور بریچڈ ٹینکس کے  
مسئلہ پر کسطر چوچا جانا چاہئے - میں آنریبل مبرس آف دی اپوزیشن کو یہ یاد دلانا  
چاہتا ہوں کہ گزشتہ سال میں ڈیمانڈس پر ڈسکشن کے وقت شری گوبال راؤ ممبر آف  
دی اپوزیشن نے بڑی خوبی کے ساتھ اس مسئلہ کو پیش کیا تھا - میں نے یہ سمجھا کہ  
یہ اوسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے - انہوں نے اوسوقت اس کو کافی محنت سے ثابت کرنے کی  
کوشش کی تھی - اوس وقت میں نے اس کا اعتراض کیا تھا کہ کافی محنت کے ساتھ فیکس  
کو سامنے رکھتے ہوئے آئیل انجنیوں اور بریچڈ ٹینکس سے متعلق انہوں نے اپنے  
تجربہ کی بناء پر یہ بتانے کی کوشش کی تھی کہ دونوں میں سے تالابوں کو ترجیح  
دینے کی ضرورت ہے - گواون کے آر گیومنٹ سے کچھ اختلاف تھا لیکن میں نے کہا تھا کہ  
دونوں میں سے کسی ایک کے طبع کرنے کے بجائے دونوں بھی لئے جاسکتے ہیں تو پھر  
(اومن سائیڈ کے آنریبل ممبر کو ان دونوں میں سے کسی پر اصرار ہے تو جس ایریا میں  
ضرورت ہو گی وہاں کے متعلق روپیہ فراہم کر سکتے ہیں) - اپوزیشن کے ممبر کو  
اعتراض نہ ہوتا چاہئے - یہ مجھے یاد پڑتا ہے - اوس وقت میں نے ہافز کے دوسروے  
مبروں کو یہ بھی یاد دلا یا تھا کہ حیدرآباد میں مائنر اریکیشن کے ریپریس کے سلسلہ  
میں کام ہو رکھا ہے اس وقت اسکے لئے پیسوں کی کمی نہیں ہے اس لئے جو بھی کہا جا رہا  
ہے وہ غلط فہمی ہو مبنی ہے - میوریاٹس تھے - جس رفتار سے کام ہو رہا تھا میں پوری  
ذمہ داری سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اوس سے مجھے بھی تشغیل نہیں ہے - میرا خیال تھا کہ  
اور بھی تیزی سے کام ہوتا چاہئے - چنانچہ پی - ڈی بیلو - ڈی اس کی کوشش کرو رہا  
تھا - گزشتہ سال گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے ہم کو پیسے ملے تھے لیکن ہم کے پلے بھی بھٹ

میں گنجائش گئی۔ اسٹاف کی کمی، سروے کرنے والوں اور انجینیروں کی کمی یہ سب با تین تھیں۔ ایک چیز اور بھی تھی۔ جو اگری علاقے تھے اون کا حکومت حیدرآباد یا پی۔ ڈبلیو۔ ڈی سے کوئی سمبندھ نہیں تھا چنانچہ جیسا کہ آنریل میرس کو معلوم ہے جا گیری علاقوں کے ٹینکس اور تالابوں کی کیا حالت تھی۔ انہی مسئلہ کی وجہ سے بریچڈ ٹینکس کی تعداد بڑھ گئی اور ہمارے سروے کرنے والوں کے اسٹاف سے کام نہیں ہو سکا۔ گزشتہ سال محبوب نگر میں بھی فلاں (Floods) کی وجہ سے بارہ سو سے زائد تالاب شکست ہو گئے تھے۔ چھ سات سو تالابوں کی تعمیر کے بعد بھی مزید تعداد تالابوں کی رہ گئی۔ جسکے متعلق پی۔ ڈبلیو۔ ڈی نے بتلایا کہ (۰۔۰) لاکھ روپیوں کی ضرورت ہو گی۔ جسکے لئے گورنمنٹ آف انڈیا سے رقم ملی۔ اسوقت منٹر کے Food and Agriculture منٹر شری رفیع صاحب یہاں تشریف لائے تھے اور لوں پر اس رقم کو منظور فرمایا تھا اسکے علاوہ اور بھی تالاب ریزنس کے تھے۔ اوسکے لئے (۲۵) لاکھ کی رقم ملی اور اس سال (۶۵) لاکھ کی رقم موازنہ میں موجود ہے۔ ایکن جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کام کی رفتار سے خود پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے منٹر اور چف منٹر کو بھی تشکی نہیں ہے۔ اس لئے پورا سسٹم جانتے کے لئے وقت لگ اور سروے پارٹی کے اسٹاف کو بڑھانے۔ انجینیروں کو فراہم کرنے اور گہے داروں کے بجائے خود گذوں والوں کو کچھ کام سپرد کر دینے کے متعلق طے کیا گیا۔ مجھے جو معلومات ہیں اونکی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ اب ہمارے آفسر تیزی کے ساتھ کام کرسکتے ہیں۔

جس وقت ان آنریل میبر نے جنہوں نے ریزویشن پیش کیا تقریر شروع کی تو مجھے ایک دم تعجب سا ہوا۔ پریشانی تو نہیں ہوئی۔ لیکے بخلاف میں نے اس کو غنیمت سمجھا کہ مجھے اس پر کمپنی کا موقع ملا۔ اور یہ اپنے معلومات کی بناء پر کافی ذمہ داری کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ جو کام میرے ڈپارٹمنٹ نے کیا اوسکی ذمہ داری مجھے پر ہے۔ اور اس کا مجھے وشواس ہے کہ نہ صرف ادھر کے آنریل میبروں کا بلکہ اپوزیشن کے میبروں کا بھی سپورٹ اور انڈارس منٹ (Support & Endorsement) مجھی مل جائیگا۔ گزشتہ ہفتہ اس ہاؤز کے ایک آنریل میبر فرام ملگ (From Mulug) شری جی۔ ہمنت راؤ نے اس سلسلہ کا ایک سوال کیا تھا اور اس سلسلہ میں یچنی سے سوالات آتے رہے۔ چنانچہ ۱۔ اکٹوپر کو بھی ایک سوال آئے والا ہے۔ بازار میں۔ ٹرام میں۔ ٹرین میں۔ رکشا میں لوگ کیا کیا باتیں کرتے ہیں یہ مجھے معلوم نہیں کیونکہ میں اسکا دعویٰ تر نہیں کرتا کہ پہلک سے اس طرح کا سبندھ رکھتے والا ہوں۔ سکن میں وہ لوگ دعویٰ کریں۔ ۱۔ اکٹوپر کو جب سوال آئیا تو میں نے سوچا کہ جواب دونگا۔ لیکن اوس وقت بھی شائد مجھے ہاؤز میں اس سسٹم کو صاف کرنے کا موقع نہ ملے۔ اسی لئے میں اسی موقع کو غنیمت سمجھتا ہوں۔ مجھے اس کی شکایت نہیں کہ آئیل انجینس کے مسئلہ کو غلط ڈھنگ میں پیش کیا گیا۔ اور جو ترمیم آئی ہے اوسکے نتیجہ کل باتوں کو بھی میں اہمیت نہیں دیتا۔ امن ریزویشن میں اس پر اصرار اور نقد نہیں دیا گیا کہ آئیل انجینس

زیادہ کام کر رہے ہیں یا نہیں۔ تلنگانہ میں اور دوسرے حصوں میں جو آئیل انجنس تقسیم کئے گئے ہیں وہ صحیح طور پر استعمال کئے گئے ہیں یا نہیں۔ تالابوں کے سلسلہ میں اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ کی جانب سے جو کام ہورہا ہے اوسکے متعلق میں مکمل جواب دونگا اور کافی تقسیل سے عرض کروں گا اور اگر یہ بحث آئندہ بھی جاری رہے تو اوس دن بھی میں عرض کروں گا۔ اصل چیز جس پر اپوزیشن کے اور اس طرف کے ممبروں کو اثر لیکر اور کافی ذمہ داری سے سوچنا ہے وہ آئیل انجنس کی تقسیم کے سلسلہ میں ہے۔ میں اس ڈپارٹمنٹ کا منسٹر ہوئے کے سبب اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ کی آئیل انجنس تقسیم کرنے کی پالیسی کے متعلق تقسیلات بتاؤں گا۔ ایک بنیادی سوال یہ ہے کہ انہیں مینیو فیکچرڈ آئیل انجنس لینا چاہئے یا نہیں۔ بہت سے لوگوں نے یہ کہا کہ حکومت کیوں اسکا ٹھیکہ لینا چاہتی ہے۔ کیوں اس کے متعلق پریشان ہے۔ اس سلسلہ میں جو شبد اوس طرف کے آتریل ممبروں نے استعمال کئے وہ شائد کسی غلط فہمی کی وجہ سے استعمال کئے گئے ہونگے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب میں وزارت میں آرہا تھا (ورنہ مجھے ان کے انہرینٹ ڈیمو کریٹک احساسات ہر و شوام ہے) اور میں کم از کم ذمہ داری کے ساتھ یہ کہوں گا تو میں اپنی مرضی سے اس پورٹفولیو (Portfolio) کوچنا۔ حیدر آباد کی جو پرستی ہی اسیں مجبتوں اور پریشانیوں کا مقابلہ کرتا تھا اور میں اس کام کو کامیابی سے کرنے کی غرض سے اپنے (Career) کو (Stake) کرنے کے لئے بھی تیار ہو گیا تھا۔ اس وقت مجھے اس کا وشوام تھا اور اب بھی ہے اور رہیکا کہ میری طاقت اور میری مدد کیا اسی کے ساتھیوں کے اندر کی (Inherent democratic spirit) کام آئیگی۔ اس سلسلے میں میں انہرینٹ ڈیمو کریسی کے الفاظ میں اپوزیشن کے ممبروں کو بھی شامل کر کے کہہ رہا ہوں۔ یہ سوال کیا گیا ہے کہ کیوں اس سال ہندوستانی مینیو فیکچرڈ انجمنوں کا ٹھیکہ لیا گیا ہے۔ سوال تو یہ ہوتا ہے کہ گزشتہ سال سے ہی یہ پالیسی کو کیوں نہیں عمل میں لا یا گیا۔ دراصل یہ میری کمزوری تھی کہ گزشتہ سال ہم نے اس کی ذمہ داری نہیں لی۔ انہیں مینیو فیکچر کے انجنس کو پیشوندانز (Patronise) کرنے کی ضرورت اس وقت کیوں پیش ہوئی۔ انٹریشنل افیرس (International affairs) یا انٹریشنل اکٹنامک افیرس (International Economic affairs) پر اسٹیٹ گورنمنٹ کی اسمبلیوں میں سوال شائد نہیں آتا لیکن سٹرل گورنمنٹ کو ڈالر اسچینچ (Dollar Exchange) یا اپورٹ اینڈ اسچیورٹ وسٹر کشن (Import & Export Restrictions) کے مسئللوں پر سوچنا پڑتا ہے کہ ان باتوں کو کب جائز کہیں اور کب جائز نہ رکھیں۔ ان تمام تقسیلات پر غور کر کے سٹرل گورنمنٹ کے طرف سے یہ قدم اٹھایا گیا۔ یہ قدم صحیح تھا یا غلط اسکی تقسیل میں جائے کی ضرورت نہیں۔ اس پر پارلیمنٹ کے ارکان اور کامن انسٹریویز منسٹریٹ کرپنگے لیکن سٹرل گورنمنٹ کی پالیسی کی سیورٹ اس ڈائرکٹ طریقہ سے ہم کرتے ہیں۔ اپنے مینیو فیکچر کو سیورٹ کرنے کے متعلق دو رائیں ہو سکتی ہیں۔ اسکو یہ تھوڑی دیر کئے لئے مان لیتا ہوں۔ اور ساتھ ہی ساتھ اگر (Manufacturers) سے راست گورنمنٹ اس

سلسلے میں معاملہ کرئے تو بچارے Dealers کا کیا حشر ہوگا۔ اور بھر ایک آنریل سبیر نے کہا کہ اگر ایسا ہو تو فارین الجنس کے ڈبلروں کا کیا ہوگا۔ میں کہونا کہ عبوری دور میں ایسے سوالات الٹ سکتے ہیں۔ مثلاً اگر یہ ریفارمس بل کے اچھے اور بے ہونے کی بحث میں اسوقت میں نہیں جاتا مگر بل کے ہائی ہونے کے بعد پاتیں مان لی جائیں تو بہت سے لوگ یہ کہیں گے کہ ہمارے ہاں ٹریکٹریں وغیرہ رکھئے ہوئے ہیں۔ آئرن پلوز (Iron Ploughs) رکھئے ہوئے ہیں لیکن آپ نے ہاری زمین لیکر بے دخل کر دیا ہے ہم کو پریشان کر دیا ہے اور ہاری روzi کو ختم کیا۔ اوس وقت کیا کہا جاتا۔ آنریل سبیرس کو بڑی سنجدیدگی سے اس پر سوچتا ہے۔ اسی طرح فارین الجنس سے متعلق ڈبل کرنے والے ڈبلس ہیدر آباد اور سکندر آباد شہروں میں رہنے والے خود کو ان حالات میں تقاضی کی تقسیم میں (Eliminate) پا کر ظاہر ہے پریشان ہو کر بے چین ہو کر اور شہروں میں رہکر اثرات رکھنے کی وجہ سے اس قسم کے ماحول کاف آسانی سے پیدا کرتے ہیں۔ گذشتہ سال یہ مسئلہ میرے سامنے آیا تھا گو میرے چارج لینے تک اسکا تصفیہ ہو چکا تھا کہ کتنے الجنس کہاں کہاں دئے جائیں۔ ڈپارٹمنٹ کے لوگوں کے مشوروں سے ہیدر آباد اسٹیٹ میکانیکل انجینئر کے مشوروں سے اگر یہ کچھ ڈپارٹمنٹ کے انجینئر کے مشوروں سے اور گزشتہ مالوں کے تعبیرہ کی روشنی میں ہم نے ہالیسی پناہنچ کے لئے کا نفرنس بلائی۔ اسی میں الجنس ڈبلس کے روپیٹشوویز سے ہات چلت کر کے یہ ایوالو (Evolve) کیا گیا اور وہ یہ تھا کہ ایک کاشتکار کو یہ سہ دیکر ان دو کاندراویں کے ہائی جا کر دھنہ کرنے اور پریشان ہونے کیلئے نہ چھوڑا جائے۔ قیمتیں کم زیادہ ہرق ہیدر اور اس سے بڑھ کر کوئی کا بھی خیال و کہنا چاہئے۔ ممکن ہے کہ کچھ لوگ پریچارس ہو کر اس مسئلہ کی اہمیت پر غور نہ کریں لیکن میں یہ سوچنے کی درخواست کروں گا کہ ایک کمبل پوش کاشتکار کو، ایک اگر یہ کچھ سوچنے کو جو پڑھا لکھا نہیں ہوتا اسے دیکھ کر بازار میں اسکو ٹھہر کی کس طرح کوپشیں کی جائیں۔ اسپر یہی خور کریکی کھروروت ہے کہ بازار میں کس کس قسم کے الجنس آئے ہوئے ہیں اور ان الجنس کو خرید لینے سے کیا کیا مشکلات پیدا ہوں گی جنکے بعد میں اسپر پارٹس (Spare parts) نہیں مل سکتے۔ میں ہائی کو یہ یاد دلاؤںکا کہ نارائیں پیٹھے کے آنریل سبیر نے یہ سوال ہائز میں کیا تھا کہ وہاں ایک ٹراکٹر ایک مال سے بیکار پڑا ہے۔ اسپر میں نے ڈپارٹمنٹ کھڑک سے مداخلت کی حالانکہ یہ ڈپارٹمنٹ کی ذمہ داری سے نہیں دیا گیا۔ اسپر لراکٹس وہ لوگ دیتے ہیں جو دو روز کیلئے دوکان کھولتے ہیں اور ایک ٹراکٹر پر ہزار دیڑھ ہزار کھلتے ہیں اسکے بعد اگر دوکان بند ہو جائے تو انہیں اسکی کوئی فکر نہیں لائیں ڈپارٹمنٹ نے یہ پیاراٹل کر (Parental Care) لیا۔ یہ کہا گیا ہے کہ آپ ذمہ دار ہیں۔ یہ ذمہ داری آپ ہی نے مجھے سوپی ہے اور میں اسکا احترام کرتے ہوئے ہی یہ ہائیکل کھد میں نے لیا ہے۔ اور اسی لئے میں نے گزشتہ مال ہی خریدے جانے والے لیبلریوں کے (Makers) مقرر کر دئے۔ اسی مال ایک قدم آگئے رہے اور ہماری خوبی کو صرف ملک میں ملک

انجمنوں کی حد تک محدود کیا گیا ہے۔ گروشنٹہ ہفتہ میں ایک سوال کے جواب میں میں نے اس مراسلہ کا حوالہ تک دیا جو ۲۳۔ مئی کا تھا جس کی رو سے سٹرل گورنمنٹ نے ۲ ہارس پاؤر کے اندر کے آئیں انجن کی باہر سے در آمد کو روکا ہے۔ تو ہم نے دنیا بھر کے انجن لینے کے بجائے صرف انڈین انجن ہی لینا طریقہ کیا۔ اس پر کچھ لوگ میرے پاس آئے اور کہا کہ قیمت تقد دینے کی ضرورت نہیں صرف ڈپارٹمنٹ ذمہ داری لے کے کاشتکار سے اقساط وصول کر کے دینے گے۔ میں نے اس بات کو قبول نہیں کیا حالانکہ بھار اور بنگال میں ایسا نہیں ہوتا ہے۔ وہاں پوری قیمت ادا کر کے انجن خرید کر دئے جاتے ہیں۔ آج بھی شائد ایک آنریل دوست نے کہا کہ میں انکے ساتھ بھٹی چلوں۔ میں چلوں گا یا جو کچھ بھی ہو گا وہ بعد میں ہو گا وہاں کے اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ کی روپورٹ موجود ہے۔ اس روپورٹ کی موجودگی کے باوجود بھی اگر انہیں یقین نہ آئے تو میں محیور ہوں۔ اس روپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ بھٹی گورنمنٹ نے گروشنٹہ سال کرلوسکر انجنس چار سو سے زائد اس عرض کے لئے خریدے تھے۔ انہوں نے خود یہ انجن خریدے ہیں اور آج انکے پاس تقریباً دس لاکھ کے انجنس انکے گودام میں ہیں۔ میں نے اس چیز کو دیکھا ہے لیکن حیدر آباد کے کاشتکاروں کیلئے جو پچاس فیصد تقد اور پچاس فیصد انسٹالمنٹ کا آفر تھا میں نے یہ کہکروں نہ کیا کہ ہم کاشتکاروں کو محیور نہیں کرتے کہ وہ فلاں انجن ہی خریدیں۔ دوسرے انجنیس نہ خریدیں۔ ہم نہیں کہتے کہ صرف یہی انجن لو۔ بھی ہوئے انجنوں کی قیمت کی ادا شدہ رقم سود کے ساتھ واپس مل جائیگی۔

اور بھی تفصیلات ہیں جنکا عرض کیا جانا ضروری ہے لیکن سب سے اہم قیمت کی بات ہے اور وہ بھی کرلوسکر انجنیوں کی قیمتیوں سے متعلق۔ اتفاق ہے اگر کسی اور انجن کی قیمت کے بارے میں اعتراض کیا جاتا تو یہ میرے لئے بڑی مشکل کا پاعتھ ہوتا اور میں اسوقت ہاؤز کو دوسری جگہوں بھٹی گورنمنٹ وغیرہ سے معلومات حاصل کر کے یقین دلانے کے موقعیت نہ ہوتا۔ لخوشی قسمتی ہے کہ کرلوسکر انجنیوں کے بارے میں ہی اعتراض کیا گیا ہے۔ بھٹی گورنمنٹ نے گروشنٹہ سال یہی انجن خریدے ہیں اور ہم نے بھٹی گورنمنٹ سے یہ چیز لکھ کر دریافت کی تھی۔ اور ویسے بھی آنریل میمبر جنہوں نے پیٹلٹ کا حوالہ دیا ہے انہیں اور ہاؤز کو میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ وینکٹیشور راؤ صاحب جو آئیں انجن ڈیلرس اسوسیشن کے سکریٹری ہیں انہی کی دوکان کی یہ وسیدہ ہے جسے میں آنریل اسپیکر صاحب کی اجازت سے ٹیبل پر رکھتا چاہتا ہوں۔ سکندر آباد کے دوکاندار وینکٹیشور راؤ صاحب اس قسم کا پیٹلٹ اسن وجہ سے نکالے کہ وہ انہی انجن نہ پیچ سکے تو انہیں بڑی تکلیف ہوئی۔ اصلیٰ انہوں نے بہت گزیر چاہی۔ اُن کی دوکان سے اسی انجن کو ماہ ڈسمبر سنہ ۱۹۵۲ء میں سری کندی سرینواں راؤ صاحب کو بھجا گیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ٹسپیر زیادہ دور نہیں ہے۔

اس وقت ایک فائل بھی میرے پاس ہے اسکا نمبر بھی میں ہاؤز کو بتلاتا ہوں۔ نمبر یہ ہے۔  
Medak district File No. ENG/1/1, dated 28-2-1951 for the  
year 1952-53.

کندی سری نواس راؤ صاحب جواہر کذہدار شخص ہیں جو آج حیدر آباد میں کاندھی سیموریل ٹرمٹ کے سکریٹری ہیں اور پارلیمنٹ کی سیٹ کیلئے الکشن میں کھڑے ہوئے تھے ایک اچھے ایڈوکیٹ ہیں۔ اور کئی سالوں کے کانگریسی ہیں اس رسید پر انک اور خود ویکٹیشور راؤ صاحب کے دستخطین ہیں تقاضو کے قسم میں یہ طریقہ ہوتا ہے جیسا کہ اس بازو کے آنریبل ممبرس شری گوبال راؤ صاحب اور جی۔ ہنمت راؤ صاحب جانتے ہیں کہ دوکاندار کی رسید محکمہ زراعت میں داخل ہونا ضروری ہوتا ہے مکمل سے رقم کے ارسال کیلئے اور گورنمنٹ اس نئے طریقہ میں اس انجن کو ۹۲۸ روپیہ کدار قیمت طے کیا ہے۔  
میں سمجھتا ہوں کلدار اور حالی کے باوجود بھی اس کے مانترے میں کہ (۱۴۰۰) حالی کے مقابلہ میں ۹۲۸ کلدار زیادہ نہیں ہے۔ کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ ایک جاہل۔ کمبیل پوش کا معاملہ ہوتا تو اس پر یقین نہ کیا جاتا۔ یہ سب کاغذات اور انجن دیتے سے متعلق رسید میں آنریبل اسپیکر کی اجازت سے ہاؤز کے ٹیبل پر رکھتا ہوں۔ کرلوسکر پیٹر انجن کی قیمت ۱۳۰۰ روپیہ حالی ہے۔ اس میں سٹریفیو گل پہپ۔ فٹ والو وغیرہ الگ ہیں اور الگ طور پر چارج کئے گئے ہیں۔ میں ان ڈیٹیلز میں جانا نہیں چاہتا کیونکہ میں اسکو ہاؤز کے ٹیبل پر رکھنا چاہتا ہوں۔ یہاں سٹریفیو گل پہپ۔ فٹ والو اور بلنگ ان سب کی علاحدہ علاحدہ قیمت بھی بتلانے کی ہے۔ اس طرح ہائی ہاؤس پاور کلرو سکریٹری انجن کی قیمت چودہ سو روپیہ حالی ہے اور گورنمنٹ نے اس نئے طریقہ میں اس انجن کی قیمت کو ۹۲۸ روپیہ کلدار طے کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کلدار اور حالی کے باوجود بھی اسکے مانترے میں کہ ۱۴۰۰ حالی کے مقابلہ میں ۹۲۸ کلدار زیادہ نہیں ہیں۔  
کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ پورے اکسسریز ملکر بل میں جملہ قیمت ۲۴۰۰ روپیہ حالی ہے۔ اسکے مقابلہ میں امن قائم معاملہ میں جملہ ۱۳۸۰ کلدار ہے بھی گورنمنٹ نے گزشتہ سال ۹۸۶ روپیے صرف انجن کی قیمت دی ہے۔ اتنا ہی نہیں یہ بھی بتایا ہے کہ قیمت کے معاملہ میں میرے پاس اگرمنٹ بھی ہے جس میں انہوں نے یہ لکھا ہے

“We give you our assurance that no party will be able to offer you the Pump Sets fitted with Series I Engines and sell to you with the conditions of service and delayed payment at a price lower than that quoted by us. Of course it is not possible to control a stray sale here or there but our assurance is for a responsible party offering you a minimum of at least 50 sets” (vide letter GA/G8/227, dated June 1st, 1953 from Gunti & Co.).

مطلوب یہ ہے کہ گورنمنٹ آف بھیو نے ۹۸۶ روپیہ ہوئی رقم الوانس دیکر ختم ہے اور ہم ۹۲۸ روپیہ دیتے ہیں اور ہائی شرائط یہ کہ صرف ۵۰ فیصد قد دیتے اور ہائی رقم دو سال

کے بعد کاشتکاروں سے وصولی کر کے اقساط میں دیتے ہیں۔ اسکے بعد انہوں نے یہ لکھا ہے۔

Our assurance is for a responsible party offering you a minimum of at least 50 sets.

اسئئے میں ہاؤز کے سامنے چیلنج نہیں استدعا کرتا ہوں اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس برغوث کرے۔ اگر اسکے باوجود بھی یہ کہا جاتا ہے کہ کلوسکر انجن بوسیلہ ہے۔ خراب ہے تو یہ کہوں گا کہ آئرن اینڈ اسٹیل انڈسٹریز میں انکاریوٹشن ہے۔ میں یہ کمہر کیلئے تیار ہوں کہ وہ

## The Pioneer Industrialist in Agriculture Engineering.

اور یہ چیز سرو ہی شور ایرنے کرلوسکر کی نسبت مہارا ششا چمپر آف کامرس کے ایک جلسہ میں (گذشتہ ماہ میں ہی شری کرلوسکر تقریباً ۸۲ سال کے عمر کے) جو انہیں میپاستامہ عطا کرنے کے مسلسلہ میں ہوا تھا فرمائی ہے۔ آج کرلوسکر کے اجنس۔ انکرے شو گر کرشرس اور انکرے ( Iron ploughs ) وغیرہ کئی سالوں سے موجود ہیں۔ میں ان تفصیلات میں جا کر ہاؤز کا وقت لینا نہیں چاہتا۔ لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نہ صرف ہاؤز میں بلکہ ہاؤز کے باہر سڑکوں پر۔ چوراہوں پر پس من اور رکشاؤں میں ساری دنیا کے سامنے صرف ایک طرف کے اور غلط سلط معلومات کی بناء پر ایسی باتیں کرنے سے کچھ حاصل نہیں۔ اس سے ڈیمو کریسی کو تقصیان پہنچیگا۔

اگر بڑھ کر ایک دوست نے یہ بتلایا کہ اگر اس دریان میں قیمتیں کم ہو جائیں تو؟ اگریکلچر ڈپارٹمنٹ جسکی ذمہ داری مجھے پر ہے اور جسکے لئے میں انٹویجویلی چیف منسٹر کے پاس ذمہ دار ہوں مگر اس Augustus ہافز کے سامنے بھی میں خود کو ذمہ دار سمجھتا ہوں۔ گو مجھے چیف منسٹر Cabinet ( میں نامزد کئے مگر اسکو قبولیت وقت پورے ہافز نے ) کی۔ اس میں backing ( ) Inherent Opposition ( ) بھی شامل ہے۔ اور انکے اندر کی democratic spirit ( ) پر میرا وشوام تھا۔ ( ) Agreement میں قیمتون کے مسلسلہ میں انہوں نے یہ اشورنس دیا ہے۔ Agreement میں یہ لکھا ہوا ہے۔

"Our Principals are prepared to give an assurance that if during the period of the contract the price of the pump set is reduced, this reduction in price will be passed on to you". (vide letter GA/G3/227 of 1-6-53 from Gunti & Co.).

میں یہ پوچھتا چاہتا ہوں کہ یہ سب کیا ہے - ہمارے پاس ڈاکوٹری ایوبیلنس میں لیکن مجھے افسوس ہے کہ ایسی باتیں کہیں گئیں - اب وہ دوکان پنڈ کر کے کرنول جلے گئے ہیں۔ اسوقت اس کچھی گئے ترتیبوں کے مسلسلہ میں کارروائی ہے مگر میں عمدًا فوری کونفی (Action) نہیں لیا اور اس کارروائی کو ویسا ہی رکھا اسلئے کہ ان حالات میں آسانی سے یہ غلط فہمی پیدا کی جاتکی ہے کہ میں (Vengeance) کی غرض

سے یہ کیا ہوں - مختصر اسلئے کہ لوگ بغیر کسی غلطی کے بھی پریجوئیڈ ہو سکتے ہیں - ایک اور چیز کہونگا کہ راؤ انجینیرنگ کمپنی کے معاونہ بروفار ما ریبورٹ ماہ نومبر سنہ ۱۹۵۲ء کی قابل غورتہ) (میری مثال کے پیج ۱۸ میں اسکی کپی کرنے کے بعد اسپیکر صاحب کی اجازت سے ہاؤس کے ٹیبل پر (کہونگا) -

### RAO ENGINEERING CO.

Proforma showing the ruling prices and the stock position of the different makes of oil engines for the month of December, 1952.

Make	H. P.	Stock on hand	Price per engine
B. G. Sanders engine	6½/8H.P.	Ten	O.S. Rs. 2,400/-
Kirloskar Petter	5 H.P.	one	O.S. Rs. 1,400/-

(Vide page 18 of File No. ENG/1/1, dated 28-2-1951 for the year 1952-53, relating to Medak district).

من پر بھی میں نے اکتنا نہیں کیا - میں سمجھتا تھا کہ ایسی چیز ہو سکتی ہے۔ میں نے بھی گورنمنٹ کو ریفر کیا۔ بھی گورنمنٹ نے اسکی قیمت ۹۸۶ روپیہ بتائی ہے۔ وہ پوری ذمہ داری لیتے ہیں اور ہم صرف .۰ فیصد رقم کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ بعد میں بھی ہوئے انہیں میتو فیکچر کو واپس ہوں تو پوری رقم واپس لیتے اور اس پرسوا چہ فیصد حدود لیتے ہیں۔ یعنک میں پیسہ رہے تو شائد فینائنس منسٹر صاحب بتلاسکینگ کہ اتنا مسود نہیں ملتا۔ روپنیو ڈپارٹمنٹ کا نشکنڈپارٹمنٹ ہے۔ فینائنس ڈپارٹمنٹ ایک پے انکڈپارٹمنٹ اور اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ ایک آر گنائزنس ڈپارٹمنٹ ہے ان تینوں ڈپارٹمنٹ کے Secretaries ہمیں میں (صرف یہی لاکھ) میں میں یہ سب انتظام آہن دعا سے کامیاب طور پر کروں تو آہکو اس پر خصر کرنا چاہتے ہیں۔ میں اس سیکالوجی (Psychology) سے کام لہا ہوں کہ جوار وغیرہ کی تقسیم کے سلسلہ میں ۰۰ تھیلے مانگے جاتے تو میں کہا کرتا تھا کہ کیا۔ ۰۰ تھیلے مانگ رہے ہو۔ لو ۱۰۰۰ تھیلے لو اور لو گوں کو دو۔ میں کل ہی واتھ میں ایک بیجے جنگاوں سے واپس آیا ہوں۔ وہاں بھی یہ یہ کہا کیا کہ ہمارے پاس سے انہیں کی اور ضرورت ہے۔ میں نے کہا کیا۔ انہیں پوچھتے ہو۔ ۰۰۰۔۰۰۔ کہوں نہیں پوچھتے۔ آج صبح مرہواڑہ کے چند دوستوں نے یہی یہ کہا ہے۔ گزشتہ سال تک مقابلہ ہیں تین گناہ زیادہ ہیں۔ لیکن اسکے باوجود یہی آپ ڈیمائڈ کرتے ہیں تو ہم آہکا ڈیمائڈ پورا کریں گے۔ ٹسٹرکش میں دینے کے بعد جو انہیں بھجتے ہیں وہ دکھنے کرئے ہیں۔ اور تقریباً دوسو انہیں سنٹر کے پاس ریزو میں ہیں۔ ممکن ہے کہ میں چند ہزار روپے جانتا ہوں اور میں یہ سمجھتا تھا کہ آپ بیہرے سکھائیں گے کسی - Manufacturer

یا ذیلریا سے ڈپارٹمنٹ کا کوئی تعلق نہیں ہے - ان سے ڈائرنکٹ کنٹراکٹ نہیں کیا گیا  
ہے ونکٹیشور راؤ صاحب ہوں یا کوئی اور (Manufacturer) کے ساتھ ہارا جو  
اسکے اندر ہی کام کرنا پڑی گا جیسے افسوس ہے کہ میں انکی کوئی مدد نہیں کر سکتیں  
agreement

With malice towards none and with good feeling for all.

کے اصول بر کام کرنے کی کوشش کرتا ہوں ممکن ہے اس میں  
مجھے زیادہ کدیابی نہ ہوی ہو مجھے خوشی ہوئی اگر میں انکی مدد کرسکتا۔ کرنوں میں  
مدد کرسکتا ہوں تو کروں گا۔ انکا پہنچ (Department) کے پاس ہے۔ میں انہیں یقین دلاتا  
ہوں کہ میں انہیں دشمن نہیں سمجھتا۔ یہ بدقدستی ہے کہ بعض مذہل میں جیسا کہ زمین کے معاملہ  
میں لینڈ لا رڈس ہوتے ہیں گالیاں دیکر جاتے ہیں۔ انہیں ستنا ہی پڑتا ہے۔ لیکن وہ پولیٹکل  
اشیوں نہیں بننی چاہئے۔ میں نے کٹی لوگوں سے کہا ہے کہ میرے والد منسٹر نہیں تھے  
میرے دادا منسٹر نہیں تھے۔ میں ہوں تو میں بھی جانیوالا ہوں مجھے اسکی فکر نہیں  
ہے کہ اگر منسٹر نہ رہے تو کیا ہوگا۔ یہ اسکنڈل مانگرنس (Scandal mongering) Fantastic and imaginary (Fiction) فیکر دے  
ہیں وہ میرے ڈپارٹمنٹ میں ہیں۔ اور اسی پر یہ ساری تفصیلات آگئیں۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا آنریبل منسٹر زیادہ وقت لینگے؟

ڈاکٹر چناریڈی - مجھے چند اور امور کے بارے میں بھی وضاحت کرنا ہے اسلئے مجھے  
کم از کم مزید ۱۰ منٹ دئے جائیں تو ٹھیک ہوگا۔

یہ کہا گیا کہ آپ تو انہن پھینک دیتے ہیں لیکن ان لوگوں کو ڈسٹرکٹس اور  
تعلقوں سے یہاں آنا پڑتا ہے اس سلسلہ میں ڈپارٹمنٹ کافی تفصیل سے غور کر کے ضرور توں  
کے طرف رجوع ہو کر مناسب انتظامات کیا۔ میں بھی کلیوٹر کا درد جانتا ہوں اسکے لئے  
انہیں دل میں تڑپ رکھتا ہوں۔ میں یہ تو دعویٰ نہیں کرتا کہ (Farmers) کو  
آرگنائز (Organise) کرنے کا پورا ذمہ میرا ہے بلکہ میرے پولیٹیکل فیلڈ  
میں آئیں ایک آدھ وجہ یہ بھی ہے۔ میرے پولیٹیکل اپونٹیشن میرے خلاف کہنے والے تو  
میرے قد پر بھی اعتراض کریں گے۔ میری عمر پر بھی اعتراض کریں گے میرے رنگ پر  
بھی اعتراض کریں گے لیکن یہ مانتا پڑیگا کہ میں گاؤں میں بھرتا ہوں۔ بلکہ اکثر یہ  
شکایت رہی ہے کہ میں زیادہ گھووما کرتا ہوں۔ میری بھی خامی طاقت ہے کہ میں لوگوں  
کے درمیان جاتا ہوں۔ مجھے انکے مشکلات کا کافی اندازہ ہے۔ میں اسپر غور کرتا ہوں  
کہ کس طرح حالات کو ٹھیک کرنا چاہئے۔ ونکٹیشور راؤ صاحب کا کیس جو موضوع بحث  
بنا ہوا ہے .....

شری نریندر - یا موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

ڈاکٹر چنار یڈی - (Services and repairs) کے بارے میں جو امور طے پائے ہیں اس سلسلہ میں تفصیلات کا ذکر کروں گا۔ اس بارے میں میں کندی سری نیواں راؤ اور ونکٹیشور راؤ کے گیارہی مرضیں پیش کرتا ہوں۔ ہمارے حالیہ شرائط میں یہ درج ہے

“ If required we agree to transport the pumping set and accessories at a flat rate of As. 12 per mile and Rs. 8/- for loading and unloading from godown to place of installation”.

اسکے مقابلہ میں میں ونکٹیشور راؤ صاحب سے متعلقہ file میں سے ان کی شرط بتلاتا ہوں

“ We undertake to transport the pumping set complete with accessories to the spot of installation at the following charges to be paid by the cultivator.

1. O.S. Re. 1/- per mile for transport & O.S. 10 for loading and unloading, etc.

اب سوال صرف معمولی حساب کا رہجاتا ہے کیا ان کے ایک روپیہ حالی سے ہمارے بارے آنہ کلدار اور اسی طرح سے ان کے دس روپیہ حالی سے ہمارے آئندہ روپیہ کلدار زیادہ ہیں؟ اس حساب میں غلطی یا غلط فہمی ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔

اس کے علاوہ ہمارے نئے شرائط میں

Installation charge for the pumping set will be I.G. Rs. 50.

اس کے مقابلہ میں ونکٹیشور راؤ صاحب کے ( ) میں

“ We undertake to instal the pumping set at the cultivator's well on payment of O.S. Rs. 75”.

(۵) روپیہ حالی (.) روپیہ کلدار سے کم تو نہیں ہیں اس کے بعد بھی ملزم میں۔ اور مستغث کچھ اور لوگ بن جاتے ہیں۔ ایک اور چیزیہ کہ پہلے چہ مہینے Free service کے ساتھ ساتھ ان اخنوں میں سے کسی ایک کو چتری کا اختیار کاشتکار کو ہے اور اس وجہ سے manufacturers کو ظاہر ہے کہ گہوم گہوم بکر کا مکون کو تیار کرونا ہڑیگا۔ گورنمنٹ خود کو ان Manufacturers کے Selling Agents کے ( ) Distributors کے حالت کو ( Reduce کیا اور جو اجنبی جس کسی کمپنی کے پیچے جاتے ہیں وہ انہیں واہیں کریں گے اور ان کی رقم معہ سود کے وصول کریں جائیگی اور پھر گاؤں کے لوگوں کو پہنچانے والی بھی ہوتے ہیں۔ اس میں روپرینگ اس قدر کرنی پڑتی ہے اور کاشتکاروں کا اعتداد حاصل کرنا پڑتا ہے کہ وہ کامیابی میں لگ سکیگی یا نہیں یہ ان پر چھوڑ دیتا ہوں۔ اس میں چہ مہینے کے بعد فری سروس کا جو خرچہ آئیگا اس کے بارے میں بھی عرض کرنا ہے۔

After the first six months, for minor repairs there will be a charge of I.G. Rs. 15

اور ان کے پاس

" We undertake free servicing and repairs for six months from the date of installation. Afterwards the following charges will be made for repairs.....

O.S. Rs. 20. "

پندرہ کلدار کے مقابله میں ۲۰ حالی ہیں - میں اس بارے میں زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا۔ ڈپارٹمنٹ کے آفیسرس پر چھوڑنا نہیں چاہتا - میں ہر قدم پر اس کی ذمہ داری لیتا ہوں - غلط ہوا ہے تو میں ہی سلزم نمبر ایک ہوں اور اگر کوئی سراہتی ہیں تو اس کا بھی حصہ میں ہوں - اور اگر آپ یہ کریڈٹ نہیں دیتے تو آپ ڈیمو کریسی کا دروازہ غلط طریقہ سے بند رکھتے ہیں اگر آپ اس کو ماننے کیائے تیار نہیں ہیں تو میں سمجھوں گا کہ ڈیمو کریسی کے دروازوں کو اور کھٹکھٹانا پڑیگا۔ ہاؤز اور Opposition کا بھی اچھے کاموں میں appreciation ملا ہے - مجھے تو اس بات پر فخر ہے - اور اس بارے میں کئی موقعوں پر میری ہمت افزائی بھی ہوئی ہے - اور خود اپوزیشن کی طرف سے مجھے اس کام میں کوآپریشن ملا ہے - اور پولیٹیکل پارٹیز نے جب کہ میں ٹورنر تھا اس بارے میں کافی کسٹر کشیوں سعیشنس دیتے - ایسی صورت میں میں دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں اس بارے میں ماہیوس نہیں ہوں۔ آریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کو بھی میری طرف سے ماہیوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے - میں یہ بھی کہدینا چاہتا ہوں کہ کاشتکاروں کو نقد پسہ کیوں نہیں دینا چاہتے۔ اور اس سے کیا ہوتا ہے - پولیٹیکل کاریہ کرتا بھی اس بارے میں کیا کوشش کرتے ہیں - ہوتا یہ ہے کہ لوگ تقاضی لیتے وقت غلط طریقہ سے ہی کیوں نہ ہو سمجھتے ہیں کہ ہمیں پھر واپس دینا نہیں پڑیگا۔ چنانچہ اسی تصور میں ۲۵ فیصد تک بھی کسی کو روشن دیکر یا اور فضول طریقہ سے خروج کر کے سو میں سے ۵۰ روپیٹی بخوبی حاصل کر لیتے ہیں - اور یہ سمجھتے ہیں کہ ۵۰ روپیٹے ملکتے - مگر دوسال کے بعد جائزادگی، قرق، ضبطی، هراج وغیرہ کی کارروائی انکے خلاف ہوتی ہے۔ تو اس وقت کاشتکار کی کیا پریشانی ہوتی ہے اس کا میں اندازہ کر سکتا ہوں اور مجھے یقین ہے ادھر کے بہت سے آریبل میرس اندازہ فرماسکتے ہیں - میں اس قسم کے کئی Cases میں اب نہیں پہلے پبلک کارکن کی حیثیت سے اور پولس اکشن سے پہلے بھی ان مصیبتوں کو پہنچتے دیکھا ہوں - میرا تو خیال ہے کہ دوسرے وجہات کے ساتھ ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ (Co-operative Bank) کے قرضوں سے کاشتکار فائدہ انہائے کے بجائے بہت تقمیان انہائے اور پریشانی کا شکار ہوتے ہیں - اور آج وہ طریقہ اس طرح کامیاب نہیں ثابت ہوا - میں تو کاشتکار کا پیرنسل کیرد (Parental Care) کرننا پڑتا ہے -

' You have to do this, you have to accept this' ہم کوئی بے ایمانی نہیں کر رہے ہیں - اگر بے ایمانی کریں گے تو وہ بوا ہو گا - ہوتا ہے کہ رسید پیش کرنا کوئی مشکل نہیں ہوتا دوکندار سے کہتے ہیں کہ ۰ ۰ روپیے زیادہ لیکر زیادہ کی رسید لکھدو - وہ لکھدیتا ہے۔ اسلئے اسپر نگرانی رکھنی بڑی - پہلے تو چار ہزار فی المجن مقرر تھا - لیکن میں نے اس کو تین ہزار کردار دیا - میں چانتا تھا کہ زیادہ ہے زیادہ لوگ اس پیسے سے فائدہ اٹھائیں - آنریبل مبر جیورگی نے یاد پڑتا ہے کہ گزشتہ کسی موقع پر یہ الزام لگایا کہ پہلے تین ہزار تھے اب چار ہزار کردار گئے ہیں - لیکن واقعہ یہ ہے کہ پہلے چار ہزار تھے اور اب تین ہزار کردار گئے ہیں - تو اس وقت اس آنریبل مبر کا کہنا میرے پر الزام نہیں ہے بلکہ میرے لئے (Compliment) ہے - یہ صحیح ہے کہ جو رقم دی جا رہی ہے وہ بھیک تو نہیں ہے - وہ قرضہ ہے اور سود کے ساتھ واپس دینا پڑتا ہے مگر اس سے زیادہ لوگوں کو بھی فائدہ پہنچانے کی ضرورت ہے - دو ور ڈھائی ہزار کی لمبی بھی رکھی گئی ہے خاص طور پر کرلوسکر انجن انڈین مینوفیکچرڈ ہونے پر چیلنج کیا گیا - میں ایسے چلسس سے گھبرا تا ہوں - اسلئے کہ ایسے جذبات میں آکر اصل واقعات سے دور ہونے کا اور غلط نتیجوں پر پہنچنے کا احتیل رہتا ہے ورنہ میں بھی خوب بولنے والا ہوں - اور بول سکتا ہوں - کانگریس میں اور دوسرے پبلک زندگی میں بھی میرا یہ روپیٹشنس ہے کہ میں خوب بولتا ہوں اور سختی کے ساتھ بول سکتا ہوں - میں اس چیز میں پکا ہوں - لیکن اس طرح جذبات میں آکر صحیح اور غلط میں تمیز کرنے میں خلطی نہیں کرنی چاہئے۔ کرلوسکر کے انڈین مینوفیکچر ہونے کے بارے میں کہا گیا - میں خود اس فیکٹری کو دیکھا ہوں - بلم پلی فیکٹری بھی دیکھا ہوں وہاں کے لیبرریز کے نمائندوں اور ان کے صدر صاحب ہافز کے ایک معزز رکن شری یم - بچا بھی یہاں پیشہ ہوئے ہیں - ان سے بھی ملا ہوں اور میں سب دیکھا ہوں - میں ایسے لوگوں میں سے نہیں ہوں جو کسی آدمی کو نہ دیکھیں - اور ایک بند کمرے میں پیٹھکر کچھ کریں - اگر بھی ڈیمو کریسی ہے تو میں اسکو نہیں مانتا - تو میں کہہ رہا تھا کہ میں نے کرلوسکر فیکٹری کو دیکھا ہے - آنریبل فینانس منٹر نے جو منی میں فیکٹری دیکھنے میں جتنا وقت لگایا میں نے اس سے زیادہ وقت ہی دیا ہے - تفصیلات بھی دیکھا ہوں - یہ صحیح ہے کہ پراگا کے کچھ ٹولس وہاں جاتے ہیں - آنریبل منٹر کاموں اپنے انڈیا شریز بھی اسکی وضاحت کریں گے کہ یہ انڈین مینوفیکچر ہے یا کیا ہے - جہاں تک میں نے دیکھا ہے صرف ایک پارٹ باہر سے ( Import ) ہوتا ہے - مجھے اسکا نام یاد نہیں اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آج یہ بھٹ یہاں ہوئے والی ہے تو میں اسکو معلوم کر کے آتا - یہ ایک پارٹ انڈیا کے باہر سے امپورٹ کیا جاتا ہے - لسکے لئے گورنمنٹ آف انڈیا نے لائسنس بھی دیا ہے - مجھے تعجب تو یہ ہے کہ اس طرح ایک پارٹ فاؤن سے ( Import ) ہونے پر کوئی اگر عذر ہو سکتا ہے تو وہ لوگ اکثر باہر کے انجنیوں میں ( Deal ) کرنے والی ونکیشور راؤ جیسے ( Dealers ) کے وکالت کی طرح کریں گے ہیں - میں آپ سے کہوں تاکہ مسٹر کرلوسکر سنل کوئی

( ) کے ممبر ہیں۔ انکو حکومت بھئی نے روڈ ٹرائنسپورٹ اکسپرٹ کے طور پر بلایا تھا۔ اب اگر آپ یہ کہیں کہ شری مرار جی دیسانی کو جو بھئی کے چیف منسٹر ہیں ان کے لڑکے کے ساتھ کرلوسکر خاندان کی ایک لڑکی کی شادی ہوئی یا یہاں کے بعض ممبرس بلکہ اپوزیشن میں سے بھئی میرے عزیز ہوتے ہیں تو بیہلا بتلانے ان باتوں سے کیا حاصل ہے۔ خیر پھر بھئی مجھے خوشی ہے کہ چاہے کسی مسلسلہ میں کیوں نہ ہمیں ان تمام باتوں پر غور کرنے کا موقع ملا ہے اور غلط فہمی دور کرنے کا موقع ملا۔ ڈیموکریسی میں ایسی باتیں حقیقی ہیں۔ دوسرے لوگ کہیں تو براہے لیکن ہم خود آپس میں ان باتوں پر ایک دوسرے کے ( Good will ) کے ساتھ غور کریں تو اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ڈیموکریسی کی شاندار جیت ہو سکتی ہے اور یہ ڈیموکریسی کی شاندار جیت ہے۔ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ میں ناجربہ کار ہوں نوجوان ہوں اسلئے ممکن ہے کہ ڈپارٹمنٹ والی مجھے جیسا چاہے چکر دیتے ہونگے۔ یہ کس حد تک ٹھیک ہے اس کا اندازہ آپکو ڈپارٹمنٹ والوں کے ان خیالات سے ہو گا کہ وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ میں بہت چھوٹی چھوٹی تفصیلات کی چہاں بین کرتا ہوں اور تفصیلات سے واقف ہوں وہاں ڈپارٹمنٹ کے اہم اور ضروری باتوں سے بھی بے خبر نہیں ہوں۔ چکر وغیرہ دینے کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے تمام ضروری باتوں پر روشنی ڈالی ہے۔ میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں پہنچ رہ یہس منٹ سے زیادہ وقت نہیں لونگا۔ مجھے اپنا وعدہ پورا کرنا ہے۔ باقی جو چیزوں ویل اریکیشن، کاستھ آف کلیشوریشن، کاستھ آف اریکیشن پر ایکر ( Cost of irrigation per acre ) میٹر اریکیشن، Tanks وغیرہ کے بارے میں رہگئی ہیں وہ کسی اور وقت زیر بحث لائی جائیں گی۔ اور بالخصوص آنریبل ممبر ( ورنگل ) نے جن چیزوں کی جانب جس سنجدگی سے توجہ دلائی اس سنجدگی سے اور ہوئے سائنسنک ( Scientific ) اور تیکنیکل ( Technical ) معلومات کے ساتھ ان کا جواب بھئی میں کسی اور موقعہ پر دونگا۔

7. 20 p.m. The House then adjourned till Two of the clock on Monday the 21st September, 1953.

---

